حج ومقامات حج

ایک رہبر کتاب جس میں مسائل حج وعمرہ کے بیان
کے ساتھ اہم مقامات کی جغرافیائی تشریح بھی کی گئی ہے۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ

کے مقدمہ کے ساتھ

:تالیف:

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

ناشر

مجلس تحقیقات ونشریات اسلام، لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

سلسلۂ مطبوعات:۲۷۲

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ)

طبع پنجم

۱۴۳۳ھ - ۲۰۱۲ء

نام کتاب	:	حج ومقامات حج
نام مؤلف	:	مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی
کتابت	:	حامد
صفحات	:	۲۰۸
طباعت	:	آفسیٹ انڈیا، لکھنؤ
تعداد اشاعت	:	دو ہزار (۲۰۰۰)

طابع وناشر

مجلس تحقیقات ونشریات اسلام

پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

فون: 0522-2741539

www.abulhasanalinadwi.org

فہرست

مقدمہ از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی	۱۱	پلگرام پاس	۲۸
حج کی فرضیت وفضائل	۱۸	تیاری سفر حج	۳۰
حج کی فرضیت	۱۸	معلّم کا انتخاب	۳۰
حج کے فضائل	۱۹	سامان سفر	۳۱
عمرہ وحج کا فرق	۲۰	ضروری اشیاء	۳۲
حج مبرور	۲۱	آغاز سفر	۳۵
حج کی ادائیگی کب صحیح ہے	۲۱	مکان سے روانگی	۳۵
حج بدل	۲۲	بحری سفر بمبئی سے	۳۷
حج شروع کرنے سے قبل کرنے کے کام	۲۳	جہاز کے لیے روانگی	۳۷
سفر حج کے راستے اور اس کے قانونی لوازمات	۲۴	سمندر کا سفر	۳۸
سفر حج کے راستے	۲۴	عدن	۳۹
ہوائی جہاز کا راستہ	۲۴	سقوطرہ	۴۰
بحری راستہ[۱]	۲۶	باب المندب	۴۰
خشکی کا راستہ[۲]	۲۶	یمن	۴۱
جہاز میں نشست محفوظ کرانے کی کارروائی	۲۷	کامران وحدیدہ	۴۲

www.abulhasanalinadwi.org

میقات یلملم	۴۳	مسجد حرام	۶۶
حج کے اقسام	۴۴	کعبۂ معظمہ	۶۹
احرام کا طریقہ اور آداب	۴۵	باب کعبہ	۷۵
احرام کی حالت میں جو چیزیں منع ہیں	۴۸	ملتزم شریف	۷۵
جو چیزیں منع نہیں ہیں	۴۹	حجر اسماعیل	۷۶
ساحل جدّہ	۴۹	حطیم	۷۷
جدّہ	۴۹	مقام ابراہیم	۷۷
آبادیٔ شہر	۵۰	مطاف	۷۸
سرزمین تہامہ وحجاز	۵۱	چاہ زمزم	۷۸
مکّہ مکرمہ کا راستہ	۵۵	باب بنی شیبہ	۸۰
حدیبیہ وحدود حرم	۵۶	ابواب حرم	۸۱
حدیبیہ کی خصوصیات	۵۷	باب السّلام	۸۱
مکّہ مکرمہ کا داخلہ	۵۸	باب النّبیؐ	۸۱
مکّہ مکرمہ	۶۱	باب عباسؓ	۸۲
جائے وقوع اور پہاڑیاں	۶۱	باب علیؓ	۸۲
پانی	۶۲	باب البغلہ	۸۲
آب وہوا	۶۴	باب الصفا	۸۲
تاریخی حالات	۶۵	باب الجیاد	۸۳

www.abulhasanalinadwi.org

باب اُمّ ہانی	۸۳	دار النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۰
باب الوداع	۸۳	مولد سیدنا علی کرم اللہ وجہہ	۱۰۱
باب ابراہیمؑ	۸۴	دار الارقم بن الارقم	۱۰۱
باب العمرہ	۸۴	دار ابی سفیان	۱۰۲
باب الزیادہ	۸۴	صفا و مروہ	۱۰۲
مسعی	۸۵	جبل بو قبیس	۱۰۳
داخلہ مسجد حرام	۸۷	جبل ہندی	۱۰۳
اقسام طواف	۸۸	جبل عمر	۱۰۳
طواف کا مسئلہ	۸۹	شعب ابی طالب اور اس سے شمالی محلے	۱۰۳
		دار الندوہ	۱۰۴
طواف کا طریقہ	۹۰	دار سیدنا عباس بن عبد المطلب	۱۰۵
رمل و اضطباع	۹۲	مکہ مکرمہ کی بڑی اور مرکزی سڑک	۱۰۵
رکعتین طواف	۹۳	محلہ الشامیہ	۱۰۶
سعی کا مسئلہ	۹۳	محلہ جیاد	۱۰۶
وہ مقامات جہاں حضورؐ نے نماز ادا فرمائی	۹۷	مسفلہ	۱۰۶
اندرون کعبہ حاضری	۹۸	معلاۃ	۱۰۷
مکہ مکرمہ کے تاریخی اور مذہبی مقامات	۱۰۰	غار ثور	۱۰۷
(شہر کے اندر کے مقامات)		جبل النور، غار حرا	۱۰۸
مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۰	التنعیم	۱۰۸

www.abulhasanalinadwi.org

مکہ مکرمہ کے باشندے	۱۰۹	سیل کبیر (قرن المنازل)	۱۲۵
مقاماتِ حج	۱۱۰	الجعرانہ	۱۲۶
منیٰ	۱۱۰	کرا اور الہدیٰ	۱۲۷
عرفات	۱۱۲	طائف	۱۲۷
مزدلفہ	۱۱۳	مدینہ طیبہ کی حاضری	۱۳۱
بطن محسّر	۱۱۴	مدینہ منورہ کے راستے	۱۳۲
حج کا طریقہ	۱۱۵	ینبوع	۱۳۳
حج کا احرام	۱۱۵	ینبوع النخل و جبل رضویٰ	۱۳۳
منیٰ روانگی	۱۱۶	ینبوع البحر	۱۳۳
عرفات روانگی	۱۱۶	الوجہ	۱۳۴
مزدلفہ روانگی	۱۱۸	موجودہ راستہ اور اس کے مقامات	۱۳۵
منیٰ واپسی	۱۱۹	رابغ	۱۳۵
دسویں تاریخ کے کام	۱۲۰	مستورہ	۱۳۷
منیٰ میں تین روز	۱۲۱	بدر	۱۳۷
مکہ مکرمہ واپسی	۱۲۳	ذوالحلیفہ	۱۳۹
حج سے واپسی	۱۲۴	عہد اوّل کا راستہ	۱۳۹
مکہ مکرمہ سے طائف تک	۱۲۵	مرّ الظہران	۱۳۹
وادی حنین وغیرہ	۱۲۵	تنعیم و سرف	۱۴۰

www.abulhasanalinadwi.org

عُسفان	۱۴۰	جبل احد	۱۴۹
قُدَید	۱۴۱	وادیاں	۱۵۰
الجحفہ	۱۴۱	زغابہ اور ثنیۃ الودع	۱۵۱
الابوا	۱۴۲	یثرب اور دوسرے نام	۲۵۲
السقیا	۱۴۲	مسجدِ نبویؐ شریف	۱۵۳
العرج	۱۴۳	روضۂ جنّت	۱۵۶
الاثابہ	۱۴۳	روضۂ نبویؐ شریف	۱۵۷
الرُّویثۃ	۱۴۳	صفۃ الاغوات	۱۵۹
الرّوحا	۱۴۳	زیارت مدینہ	۱۶۱
السَّیالہ	۱۴۴	درود شریف اور نماز	۱۶۱
ذوالحلیفہ	۱۴۴	شہر کے سامنے	۱۶۲
حجۃ الوداع کا راستہ اور مقامات	۱۴۴	باب العنبریہ	۱۶۳
پہلی منزل ذوالحلیفہ	۱۴۴		
ذی طویٰ	۱۴۵	داخلۂ مسجد	۱۶۴
مدینہ منوّرہ	۱۴۶	زیارت وسلام	۱۶۵
جائے وقوع	۱۴۶	مسجد شریف کے اندر	۱۶۸
نام اور خصوصیات	۱۴۶	دیگر متبرک مقامات ومساجد	۱۷۱
شادابی اور آب وہوا	۱۴۸	محلۂ قباء	۱۷۱

www.abulhasanalinadwi.org

بئر اریس	۱۷۳	بئر عرس	۱۸۰
دیگر مساجد	۱۷۳	بئر بضاعہ	۱۸۰
مسجد جمعہ	۱۷۳	بئر بصہ	۱۸۱
مسجد فتح	۱۷۴	بئر حاء	۱۸۱
مسجد قبلتین	۱۷۴	بئر عہن	۱۸۲
مسجد مصلی یا مسجد غمامہ اور مناخہ	۱۷۵	بئر رومہ	۱۸۲
مسجد سقیا	۱۷۵	بقیہ آثار و مقامات	۱۸۳
مسجد ذباب	۱۷۶	فصیل شہر	۱۸۳
مسجد الفضیح	۱۷۶	مشہور سڑکیں اور بازار	۱۸۳
مسجد بنی ظفر یا مسجد البغلہ	۱۷۷	عین الزرقاء و عین الشہداء	۱۸۴
مسجد الاجابہ	۱۷۸	کھجور	۱۸۵
مسجد سجدہ یا مسجد البحیر	۱۷۸	احد سیدنا حمزہؓ	۱۸۵
مسجد ابیؓ	۱۷۹	جبل سلع	۱۸۶
مسجد بنی حرام	۱۷۹	دار ابی ایوب انصاریؓ	۱۸۷
مسجد ابو بکر	۱۷۹	سقیفہ بنی ساعدہ	۱۸۷
مسجد ابراہیم بن محمد رسول اللہ	۱۷۹	بقیع شریف	۱۸۸
متبرک کنویں	۱۸۰	چند دیگر مساجد	۱۸۹
بئر اریس	۱۸۰	بعض دیگر مزارات	۱۸۹

www.abulhasanalinadwi.org

مزارات بقیع کی کچھ تفصیل	۱۹۰	وادی القریٰ	۱۹۵
حجاز کے بعض دوسرے اہم مقامات	۱۹۲	وادی الصفراء	۱۹۶
خیبر	۱۹۲	ربذہ	۱۹۶
فدک	۱۹۳	شمالی حجاز کا ساحل	۱۹۶
حنا کیہ	۱۹۳	مدین	۱۹۷
العلاء	۱۹۳	بقیہ مواقیت حج	۱۹۷
تبوک	۱۹۳	یلملم	۱۹۷
الحجر	۱۹۴	قرن المنازل	۱۹۸
تیما	۱۹۴	ذات عرق	۱۹۸
مہد ذہب	۱۹۴	مآخذ کتاب	۱۹۹

www.abulhasanalinadwi.org

فہرست نقشہ جات و تصاویر

حج کے تعلق سے اہم شہروں اور مقامات کے مابین فاصلے	۱۵
حجاز و نجد کے اہم مقامات کے درجات حرارت سنٹی گریڈ کے حساب سے	۱۷
جزیرہ نمائے عرب مع قریبی ممالک	۲۵
جزیرہ نمائے عرب بہ تفصیل علاقہ جات	
حجاز کے اہم اور بڑے راستے	۵۴
مکہ مکرمہ، شہر و مضافات	۶۳
مسجد حرام مع کعبہ	۶۵
عرفات	۱۱۲
منیٰ، حاجیوں کے خیمے اور مسجد خیف	۱۱۴
رمی جمرات	۱۱۶
مدینہ منوّرہ اور اس کے قرب و جوار کے مقامات و راستے	۱۳۶
مدینہ منوّرہ و مضافات	۱۴۷
مسجد نبوی	۱۵۷
روضۂ جنّت	۱۶۱
مواجہ شریف	۱۶۱

www.abulhasanalinadwi.org

مقدمہ

(از:۔ مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی)

الحمد للہ کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

امّا بعد! حج اسلام کا ایک عظیم الشان رکن اور فریضہ ہے، ایک دینی فریضہ اور اہم عبادت ہونے کی حیثیت سے وہ اسی طرح کا رکن ہے جیسا نماز، روزہ اور زکوٰۃ، لیکن تینوں ارکان کے مقابلہ میں جن میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ نہایت باعظمت اور جلیل القدر رکن ہیں، اس کی ادائیگی میں سب سے زیادہ طویل وقت صرف ہوتا ہے، اس کے مناسک و اعمال چند خاص مقامات پر ادا کئے جاتے ہیں، جہاں پہونچنے کے لیے اکثر اوقات طویل راستہ طے کرنا پڑتا ہے، اس کے لیے بہت سے ایسے اہتمام کرنے پڑتے ہیں، اور ایسی پابندیاں ضروری ہیں، جو بقیہ تین ارکان کے لیے ضروری نہیں، وہ مختلف مالی و بدنی عبادتوں پر مشتمل ہے، ایک خاص شہر اور اس کے چند مضافات و نواحی سے اس کا تعلق ہے، جن کے علاوہ اس کے مناسک اور کہیں ادا نہیں ہو سکتے، ان خصوصیات کی بنا پر اس کو

www.abulhasanalinadwi.org

نوعیت ارکان ثلاثہ (نماز، روزہ، زکوٰۃ) سے بہت مختلف ہوگئی ہے، اور انھوں نے اس کی اہمیت، کام کی نزاکت اور فرض ادا کرنے والے نیز اس میں مدد دینے اور اس میں رہبری اور رہنمائی کرنے والے کی ذمہ داری میں بڑا اضافہ کر دیا ہے، اس کے لیے بڑے وسیع علم، عملی واقفیت و تجربہ اور اس مقدس مقام و دیار سے جن سے اس فریضہ اور اس کے مناسک کا تعلق ہے باخبری و ذاتی شناسائی کی ضرورت ہے۔

دنیا کی ہر اُس زبان میں جو مسلمان بولتے اور لکھتے ہیں، حج کے مسائل و مناسک اور حج کے سفرناموں کی اتنی بڑی تعداد ہے کہ اس سے خود ایک کتبخانہ بن سکتا ہے، یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ کسی ملّت کی کسی عبادت پر اتنی کتابیں نہیں لکھی گئی اور نہ اتنا لٹریچر تیار ہوا جتنا اسلام کے اس رکن اور حج اس کے فریضہ پر ہو چکا ہے، ہماری اُردو زبان کا نمبر غالباً عربی کے بعد سب سے آگے ہے ہندوستانی مسلمانوں کو اپنے دینی جذبہ، حرمین شریفین سے بُعد مسافت اور بلاد مقدسہ سے جذباتی تعلق کی بنا پر اس کا شروع سے اہتمام رہا ہے، اور اس موضوع پر چھوٹی بڑی اتنی کتابیں لکھی گئیں کہ ان کا شمار مشکل ہے، اور یہ بابرکت سلسلہ برابر جاری اور انشاء اللہ جاری رہے گا، لیکن عام طور پر یہ کتابیں مسائل حج یا اپنے ذاتی تجربات و مشاہدات اور مشوروں و ہدایات پر مشتمل ہیں، چونکہ ان کے مصنفین کو بلاد مقدسہ سے عام طور پر تاریخی یا جغرافیائی واقفیت نہیں ہوتی تھی، یا ان کو اس سے دلچسپی اور اس کی ضرورت کا احساس نہیں تھا، اس لئے پڑھنے والے

www.abulhasanalinadwi.org

کی معلومات میں اس سلسلہ میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوتا تھا، اور وہ اکثر ایسا محسوس کرتا تھا کہ وہ ایک تاریک سرنگ کے اندر سفر طے کر رہا ہے، جس سے اس کو کوئی واقفیت نہیں، حالانکہ انسان کی جبلّت ہے کہ وہ جس جگہ تھوڑا سا وقت گزارتا ہے، اس سے واقف ہونا چاہتا ہے، سوال و تجسّس انسان کی سرشت ہے، اور اپنے ماحول سے اُنس اور رابطہ پیدا کرنا اس کی فطرت اور اس بارے میں وہ حیوانات سے ممتاز ہے، اس سرشت نے انسان کو بھی بہت نفع پہونچایا اور علم و تہذیب و تمدّن کو بھی بڑی ترقی دی، اس لیے اگر خانۂ خدا کا مسافر اور مدینہ کا زائر ان مقامات کی تھوڑی سی تاریخ اور جغرافیہ سے واقف ہونا چاہے تو یہ فطرت کے عین مطابق اور اس کے تعلّق اور ربطِ روحانی میں اضافہ کرنے والی بات ہے، لیکن ہمارے ان مصنفین کی مجبوری بھی ظاہر ہے کہ وہ خود بھی عام طور پر ایک دو بار حج و زیارت کے لیے گئے اور ان کی نظر کلیتہً اپنے مقصد اور موضوع پر رہی۔

خوش قسمتی سے پیش نظر کتاب کے مصنّف کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ انھوں نے حجاز مقدّس میں کئی بار طویل طویل عرصہ تک قیام کیا، وہ سب سے پہلے ۱۹۵۰ء میں پہلی بار حج کو گئے، حج کے بعد عربوں میں دعوت و تبلیغ کا کام کرنے کے لیے ایک سال مقیم رہے، اس سلسلے میں انھوں نے مکّہ معظّمہ اور مدینہ طیبہ کے اطراف و نواح کو خوب دیکھا، وادیوں اور قبائل میں گئے، اپنے علمی و جغرافیائی ذوق کی بنا پر معلومات بھی کیں، اور حجاز کے اہل علم اور واقفین سے ملتے اور اپنی

www.abulhasanalinadwi.org

معلومات میں اضافہ کرتے رہے، پھر "جزیرۃ العرب" کے جغرافیہ پر انھوں نے ایک کتاب لکھی جو شاید اُردو میں اپنے موضوع پر پہلی کتاب تھی، اور وہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے نصاب میں داخل ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو بار بار حج کی سعادت عطا فرمائی اور وہ بار بار جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ اور رابطہ عالم اسلامی کی دعوت پر میرے رفیق سفر بن کر گئے اور ہفتوں اور مہینوں قیام رہا اس طرح ان کو حج کے ضروری مسائل و مناسک، حاجیوں کی مشکلات، غلطیوں اور ان کی ضروریات کا ذاتی طور پر علم ہوا اور وہ ان مقامات کے نشیب و فراز سے ایسے واقف ہو گئے جیسے کوئی آدمی کسی قریبی شہر کے مقامات سے واقف ہوتا ہے، جہاں اس کا بار بار آنا جانا ہوتا ہے۔

اس طرح یہ کتاب دونوں پہلوؤں کی جامع ہے، اس میں بقدر ضرورت مسائل و احکام بھی ہیں، ہدایات و مشورے بھی اور ان مقامات کا تعارف بھی جن سے حجاج کا واسطہ پڑتا ہے، یا وہ ان جگہوں سے کوئی قریبی تعلق رکھتے ہیں، اس طرح راقم سطور کے خیال میں یہ کتاب اس موضوع کی کتابوں میں ایک قیمتی اضافہ کرتی ہے۔ امید ہے کہ عازمانِ حج کو اس سے مدد بھی ملے گی، ان کی معلومات میں اضافہ بھی ہوگا، اور وہ ایک سہل الحصول اور مانوس رہبر اور ایک تجربہ کار رفیق کا بھی کام دے گی، اللہ تعالیٰ مصنف کی سعی مشکور فرمائے اور حجاج کرام کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچائے۔

والسلام
ابوالحسن علی
۲۴ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ

دائرہ شاہ علم اللہ
تکیہ کلاں رائے بریلی

حج کے تعلق سے اہم شہروں اور مقامات کے مابین فاصلے

(سڑک کے ذریعہ)

از		تا		۷۵ کیلومیٹر		
جدہ		مکہ مکرمہ			بجانب	مشرق
〃	〃	مدینہ منورہ	〃 ۴۲۴	〃	〃	شمال
〃	〃	رابغ	〃 ۱۵۵	〃	〃	〃
〃	〃	مستورہ	〃 ۱۹۹	〃	〃	〃
〃	〃	بدر	〃 ۲۷۵	〃	〃	〃
مکہ مکرمہ		مدینہ منورہ	〃 ۴۶۰	〃	〃	〃
〃	〃	ذوالحلیفہ	〃 ۴۴۲	〃	〃	〃
〃	〃	بدر	〃 ۳۰۲	〃	〃	〃
〃	〃	رابغ	〃 ۱۸۵	〃	〃	〃
〃	〃	الجحفہ	〃 ۱۷۵	〃	〃	〃
〃	〃	قرن المنازل	〃 ۹۴	〃	بجانب	شمال مشرق
〃	〃	ذات عرق	〃 ۹۴	〃	〃	〃 〃
〃	〃	یلملم	〃 ۷۰	〃	بجانب	جنوب

www.abulhasanalinadwi.org

از	مکہ مکرمہ	تا	طائف براہ عرفات	۸۱ کیلومیٹر	بجانب مشرق
〃	〃	〃	طائف براہ قرن المنازل	۱۲۵ 〃	〃 〃
〃	〃	〃	عرفات	۲۱ 〃	〃 〃
〃	〃	〃	ریاض	۹۷۰ 〃	〃 〃
〃	مدینہ منورہ	〃	ینبوع البحر	۲۲۰ 〃	بجانب مغرب
〃	〃	〃	تبوک	۶۸۶ 〃	بجانب شمال
〃	〃	〃	خیبر	۱۷۳ 〃	〃 〃
〃	〃	〃	بدر	۱۴۹ 〃	بجانب جنوب مغرب
〃	طائف	〃	ریاض	۹۰۰ 〃	بجانب مشرق
〃	ریاض	〃	ظہران	۴۴۵ 〃	〃 〃

نوٹ: کیلومیٹر کا میل سے تناسب ۱۶ــــ ۱۰ کا ہے، یعنی ۱۶۰ کیلومیٹر ۱۰۰ میل کے برابر ہوتے ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

حجاز و نجد کے اہم مقامات کے درجات حرارت سنٹی گریڈ کے حساب سے

حجاز و نجد کے اہم شہروں کے درجات حرارت کا ایک نقشہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے، اس میں صرف انتہائی گرمی اور انتہائی سردی دکھائی گئی ہے، باقی کا اندازہ خود کیا جا سکتا ہے، بارش اصلاً جاڑوں میں ہوتی ہے۔

	اگست میں زیادہ سے زیادہ	جنوری میں کم سے کم	
مکہ مکرمہ	۴۷ سی	۱۵ سی	پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہے اس لیے سردی کم ہوتی ہے۔
مدینہ منورہ	۴۵ ″	۶ ″	یوپی کے شہروں کا درجہ حرارت اس کے قریب قریب ہے
طائف	۳۷ ″	صفر ″	پہاڑ پر واقع ہے اس لیے سردی زیادہ گرمی کم ہوتی ہے۔
جدہ	۲۱ ″	۹ ″	سمندر کے کنارے ہے اس لیے دونوں موسم ہلکے ہوتے ہیں۔
ریاض	۴۵ ″	۱ ″	بلند سطح زمین ہے اس لیے سردی زیادہ ہوتی ہے۔
ظہران	۴۶ ″	۵ ″	

نوٹ:۔ جزیرہ نمائے عرب میں اصل بارش جاڑوں میں ہوتی ہے، اس لیے موسم گرما اکتوبر تک باقی رہتا ہے جولائی اگست کے مہینے وہاں گرم ترین مہینے ہوتے ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

حج کی فرضیت وفضائل

حج کی فرضیت

حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے، جس طرح نماز، روزہ زکوٰۃ، اسی طرح حج، اس کی فرضیت قرآن شریف، حدیث شریف، اجماع اور عقل ہر طرح سے ثابت ہے، اس کی فرضیت کا انکار کفر ہے، ہر اس شخص پر جو آزاد، عاقل بالغ، تندرست ہو اور اس کے پاس اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد اتنا زائد ہو کہ اس سے مکہ مکرمہ جانے آنے اور دوران سفر کے اخراجات پورے ہو سکیں، عمر میں ایک بار فرض ہوتا ہے، جس کی ادائیگی زندگی بھر میں ضروری ہوتی ہے، حج کی استطاعت کے ہونے کی صورت میں بھی حج نہ کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بہت بُرا قرار دیا گیا ہے، اور اس پر بڑی وعید آئی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ. (آل عمران ۹۷)

www.abulhasanalinadwi.org

"اور اللہ کا حق ہے لوگوں پر، حج کرنا اس گھر کا جو کوئی پاوے اس تک راہ
اور جس نے کفر و انکار کیا تو اللہ غنی و مستغنی ہے تمام جہان کے لوگوں سے"
اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو اس کو جلدی کرنا چاہیئے" اور فرمایا:۔

"جس شخص کو کسی ضروری حاجت یا مرض شدید یا ظالم بادشاہ نے نہیں روکا اور وہ بلا حج مر گیا تو اس کی مرضی جو چاہے کرے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر"

قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حج کا نہ کرنا کفر کی طرح کی بات ہے اور حدیث شریف سے کھلا ہوا اشارہ مل رہا ہے کہ حج کا نہ کرنا گویا اسلام سے رشتہ ناطہ توڑ دینا یا اسلام سے بے تعلقی کے مرادف ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے ان فرمودات کے بعد کسی مسلمان کے لیے حج ترک کرنے یا اس کی ادائیگی میں سستی و کوتاہی کرنے کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے، بہت ڈرنے کی بات ہے، حج کی استطاعت ہوتے ہی کسی بھی مسلمان کے لیے زیبا نہیں کہ اس کی ادائیگی میں تاخیر کرے، کیونکہ خدانخواستہ اگر حج نہ کر سکا تو قیامت میں اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا کتنا افسوس ناک مقام ہوگا۔

حج کے فضائل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "جس شخص نے محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے حج کیا، اور اس میں جماع، فحش باتوں اور گناہوں سے بچا رہا تو وہ

www.abulhasanalinadwi.org

ایسا پاک ہو کر لوٹتا ہے جیسا کہ وہ پیدا ہونے کے وقت بے گناہ تھا۔"

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو حاجی سوار ہو کر حج کرتا ہے، اس کی سواری کے ہر قدم پر ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو پیدل حج کرتا ہے، اس کے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم کی نیکیوں میں سے لکھی جاتی ہیں۔"

حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ "حج میں خرچ کرنے کا ثواب جہاد میں خرچ کرنے کے ثواب کے برابر ہے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے، جو دونوں عمروں کے درمیان ہوں اور حج مبرور کی جزاء صرف جنت ہے۔"

عمرہ و حج کا فرق

عمرہ چھوٹا حج ہے، اس لیے اس کو حج اصغر بھی کہا جاتا ہے، اور اس کے مقابلہ میں حج کو حج اکبر سے تعبیر کیا جاتا ہے، عمرہ اور حج میں فرق یہ ہے کہ حج میں جتنی شرطیں ہیں، اور وہ جتنی تفصیل سے ضروری ہیں، اتنی عمرہ میں نہیں ہیں، عمرہ سال کے کسی بھی حصہ میں ہو سکتا ہے، سوائے صرف ان چار پانچ دنوں کے جن میں حج کا وقت مقرر کیا گیا ہے، لیکن حج صرف اپنے مقررہ دنوں میں کیا جا سکتا ہے، عمرہ میں منیٰ، مزدلفہ، عرفات جانے اور وہاں کے شعائر

www.abulhasanalinadwi.org

ادا کرنے کی ذمہ داری نہیں ڈالی گئی ہے، اس میں صرف طواف اور سعی کافی قرار دی گئی ہے، جب کہ حج میں ان مذکورہ جگہوں پر بھی جانا اور وہاں کے شعائر ادا کرنا ضروری ہے اور عرفات کی حاضری کے بغیر تو حج ہوتا ہی نہیں۔

حج مبرور

حج مبرور وہ حج ہے، جس میں کوئی گناہ نہ ہو، علماء کہتے ہیں کہ اللہ کے یہاں مقبول حج ہی کا نام حج مبرور ہے، بعض کہتے ہیں کہ جس میں نام ونمود اور دکھاوا نہ ہو وہ حج مبرور ہے، بہرحال حج کی جو بہترین اور اعلیٰ قسم ہو سکتی ہے وہ حج مبرور ہے، ہر مسلمان کو دعا اور کوشش کرنی چاہیئے کہ اس کو اللہ تعالیٰ حج مبرور کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین

حج کی ادائیگی کب صحیح ہے

۱۔ صحیح یہ ہے کہ جب حج کے شرائط پائے جائیں تو بلا تاخیر حج کرنا چاہیئے، دوسرے سال پر اٹھا رکھنا اچھا نہیں ہے۔

۲۔ ناجائز مال سے حج کرنا حرام ہے۔

۳۔ کسی کے ماں باپ اُس کی خدمت کے محتاج ہوں یا کسی کا قرضہ اس کے ذمہ ہو اور اس کے پاس مال نہ ہو، یا کسی کی ضمانت ہو تو ان سب صورتوں میں ماں باپ سے یا قرض خواہ سے یا جس سے ضمانت

www.abulhasanalinadwi.org

کی ہو اس سے اجازت طلب کرنا ضروری ہے، بلا اجازت حج کرنا مکروہ تحریمی ہے، لیکن جس کے ماں باپ اس کی خدمت کے محتاج نہ ہوں اس کو اجازت لینا ضروری نہیں ہے، لے لے تو اچھا ہے۔

۴۔ عورت حج کو جائے تو ضروری ہے کہ ساتھ میں شوہر یا محرم یعنی کوئی ایسا آدمی ہو جس سے اس کا نکاح درست نہ ہو جیسے باپ، چچا، بھائی، بیٹا یا دودھ شریک بھائی یا سسر وغیرہ۔ ایسے ساتھ کے بغیر عورت کا سفر کرنا جائز نہیں ہے، اگر کرے گی تو گنہ گار ہوگی۔

حج بدل

جو ذی حیثیت مسلمان اس درجہ معذور ہو گیا ہے کہ اب خود حج ادا نہ کر سکتا ہو، یا اس کا انتقال ہو گیا ہو، اور اس کی اولاد اس کی طرف سے نفلی حج ادا کرانا چاہے تو اس کے لیے حج بدل کی صورت ممکن ہے، اس کے لیے کسی ایسے مسلمان کو جو خود اپنا حج کر چکا ہو، اس ذی حیثیت شخص کے وطن سے حرمین شریفین تک پھر واپسی اس کے وطن تک کے قیام و طعام و سفر کے تمام ضروری اخراجات دے کر حج کے لیے بھیجا جا سکتا ہے۔

حج بدل کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ جس کی طرف سے حج بدل کر رہا ہو، اس کی نیت سے اس طرح حج کرے جیسا اپنا حج کرنا، اس کے دیئے ہوئے مصارف کو صرف مقصد سفر اور اس کے ضروری متعلقات

www.abulhasanalinadwi.org

ہی میں خرچ کرے، اپنی ذاتی ضروریات میں صرف نہ کرے، کھانے پینے نیز قیام کے مصارف بھی حج بدل کے مصارف میں شمار کئے جائیں گے، اگر حج بدل میں بھیجنے والا اجازت واختیار دیدے کہ وہ اپنی مرضی سے آزادانہ طریقہ پر خرچ کرسکتا ہے تو پھر اس کے لیے جائز ہے۔

جن لوگوں نے اپنا حج پہلے کبھی نہ کیا ہو تو ان کو بھی حج بدل میں بھیجا جاسکتا ہے، اس کی کچھ شرطیں اور تفصیل ہے، ایسا کرنے والے کو مفتی سے معلوم کرلینا چاہیئے۔

حج شروع کرنے سے قبل کرنے کے کام

حج سے پہلے تمام گناہوں سے اس طرح توبہ کرنی چاہیئے کہ اپنے کئے پر دل سے نادم وشرمندہ ہو اور خدا سے اس کی معافی چاہے، اور آئندہ نہ کرنے کا عزم بالجزم کرے۔ اگر حقوق اللہ (نماز روزہ) قضا کئے ہیں تو ان کی قضا کرے کسی آدمی کا کوئی مالی حق اس کے ذمہ ہو تو اس کو ادا کرے یا معاف کرائے اور اگر گالی دی ہے، یا مارا ہے، یا غیبت کی ہے، تو اس کو بھی صاحب حق سے معاف کرائے، اپنا حق معاف کرانے اور اپنے رشتہ داروں یا دوستوں سے رخصت ہونے اور اُن سے دعا کی درخواست کرنے کے لیے خود اُن کے گھر جائے، اور جب حاجی حج سے واپس آئے تو وہ لوگ اس سے ملنے اور دعا کرانے آئیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

سفرِ حج کے راستے

اور اس کے قانونی لوازمات

سفرِ حج کے راستے

جب تک ہوائی جہاز سے سفروں کی سہولت زیادہ نہیں ہوئی تھی۔ حجاج حج کے لئے بحری راستے کو اختیار کرتے تھے، اور ان کو ان کے ملکوں کے ساحلی مقامات سے مسافر بردار دخانی جہاز سمندروں کے راستوں سے لے جایا کرتے تھے۔ اور جدّہ کے ساحل پر ان کو پہنچاتے تھے۔ اس میں عشرہ کی مدّت ہندوستانی پاکستانی حاجیوں کو لگ جاتی تھی۔ لیکن اب ہوائی جہاز ہی سے حج کے سفر ہوتے ہیں، اس میں ہندوستانی ہوائی اڈہ سے جدّہ تک چار پانچ گھنٹے لگتے ہیں۔

۱- ہوائی جہاز کا راستہ

ہندوستان کے کسی بڑے شہر سے بذریعہ ہوائی جہاز جدّہ کے لئے

www.abulhasanalinadwi.org

جزیرہ نمائے عرب اور قریبی ممالک

www.abulhasanalinadwi.org

انٹرنیشنل پاسپورٹ یا بلگرام پاس کے ذریعہ سفر ہوگا۔ انٹرنیشنل پاسپورٹ کی حکومت میں تقرر کردہ انٹرنیشنل سفر کے قوانین کے مطابق اور بلگرام پاس کے ذریعہ حج کمیٹی کے مقرر کردہ ضوابط کے مطابق سفر ہوگا اور سفر کا اور حرمین شریفین میں قیام کا پورا بندوبست حج کمیٹی کے ذریعہ ہی کرنا ہوگا۔ اس طریقہ میں اخراجات سفر کی رعایت بھی ہے۔

ہوائی سفروں کی سہولت سے قبل حجاج عام طور پر بحری راستوں سے اور بعض بری راستے سے بھی سفر کرتے تھے۔ بحری راستوں سے سفر تو اب موقوف ہو چکا ہے۔ البتہ بری راستے سے بعض بڑی کمپنیاں کچھ مسافروں کے لئے انتظام کرتی ہیں۔ اس میں بھی سفر طویل اور کچھ مشقت کا ہوتا ہے۔ ہم ذیل میں معلومات کے طور پر بحری اور بری راستوں کا ذکر بھی کرتے ہیں۔

۲۔ بحری راستہ

پانی کے جہاز سے بمبئی یا کراچی سے عدن کے قریب سے گزرتے ہوئے اس سفر کے لئے بھی بلگرام پاس کافی ہوگا، اور حج کمیٹی کے اعلان کردہ نظام کے شرائط کے مطابق ہوگا۔

www.abulhasanalinadwi.org

۳۔ بحری راستہ

پانی کے جہاز سے بحرین و بصرہ و عراق ہو کر عراق کے راستہ سے سفر کرنے میں پلگرام پاس کافی ہوگا اور پلگرام پاس زیارت کا پاس کہلائے گا اور بحرین و ظہران کے راستہ سے سفر کرنے میں انٹرنیشنل پاسپورٹ کی ضرورت ہوگی۔

۴۔ خشکی کا راستہ

بذریعہ ریل کوئٹہ نوکنڈی ہوتے ہوئے زاہدان اور زاہدان سے بذریعہ موٹر یا بس مشہد، وہاں سے بذریعہ ریل طہران، خانقین، بغداد ہو کر کربلا نجف ہو کر مدینہ منوّرہ کو پلگرام پاس کافی ہے لیکن ہندوستان کو پاکستان کے لئے پاسپورٹ لینا ہوگا بہتر ہے کہ انٹرنیشنل پاسپورٹ حاصل کیا جائے، راستہ کی دشواری کی وجہ سے اس راستہ سے سفر کرنا پر مشقت بھی اور کبھی کبھی تاخیر و دشواریوں کے سبب حج فوت ہو جانے کا خطرہ بھی ہے۔

نوٹ:۔ معلومات پوری ہونے کی خاطر بحری اور خشکی کے سفر کی تفصیل دی گئی ہے ورنہ بحری سفر اب موقوف ہو گیا ہے، اب ہوائی سفر کا انتظام ہوتا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

عازمین حج جدہ پہنچنے پر اگر حج میں کافی وقت رہتا ہے تو پہلے بذریعہ موٹر یا بس یا ہوائی جہاز مدینہ منورہ کی زیارت کرتے ہیں، اور پھر وہاں سے مکہ معظمہ حج کرنے کے لئے آجاتے ہیں، اور کم وقت ہونے کی صورت میں حج کرنے کی غرض سے پہلے مکہ مکرمہ ہی جاتے ہیں، جدہ سے تمام سفر خشکی کا ہے، البتہ مدینہ منورہ ہوائی جہاز سے بھی آ اور جاسکتے ہیں۔ جدہ سے مدینہ منوّرہ کا بذریعہ سڑک فاصلہ جدید راستہ سے چار سو ایک (۴۰۱) اور ساحل کے راستہ سے دو سو چوبیس (۲۲۴) کیلومیٹر ہے۔ اور جدہ سے مکہ مکرمہ کا پچھتر (۷۵) کیلومیٹر۔ اور مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ براہ راست ۴۴۴ کیلومیٹر کا ہے۔

جہاز میں نشست محفوظ کرانے کی کارروائی

جہازوں کی روانگی کے عارضی پروگرام ۹ ماہ قبل ہی شائع کردیئے جاتے ہیں، حسب قواعد ایک عرضی مع مطالبات حج کمیٹی کو بھیج کر اپنی درخواست منظور کرائیں۔

درخواست کا فارم ـــــ تمام درخواستوں میں مندرجہ ذیل تفصیلات کا ہونا ضروری ہے ـــــ (۱) پورا نام (۲) والد یا شوہر کا نام (۳) صنف یعنی مرد یا عورت (۴) عمر (۵) قومیت یعنی درخواست دہندہ ہندوستانی مسلمان ہے یا غیر ملکی (۶) پورا پتہ (۷) جہاز کا نام

www.abulhasanalinadwi.org

(۸) کس درجہ میں سفر کرنا ہے۔

نوٹ:۔ اگر کوئی عازم حج اپنے نام کی جگہ کوئی اور نام درج کرانا چاہے تو اس کی اجازت نہ ہوگی، درخواست فارم میں ایک خانہ ان امراض سے صحت کی تصدیق کا بھی ہوتا ہے، جن امراض میں حج ممنوع ہے، اس خانہ میں کسی ڈاکٹر سے صحت کی تصدیق کرانا ہوتی ہے۔

(۲) عرضی منظور ہونے کے بعد حسب ہدایت حج کمیٹی بعض امراض مثلاً چیچک اور ہیضہ کے ٹیکے لگوا کر انٹرنیشنل (بین الاقوامی) فارموں پر ان کے سرٹیفکٹ حاصل کرنا ہوتا ہے۔

(۳) ملک میں سنٹرل حج کمیٹی بھی ہے جس کا دفتر دہلی میں ہے اور ہر صوبہ کے صدر مقام میں اسٹیٹ حج کمیٹی دفاتر بھی ہیں عام طور پر حج کمیٹی کے ذریعہ حج کرنا چاہیئے۔ اور ان کے ضوابط کے مطابق درخواست وغیرہ کی کارروائی کرنا چاہیئے۔ انٹرنیشنل سفر کے ارادہ کی صورت میں کسی ٹراویل کمپنی سے معلومات حاصل کرنا چاہیئے۔

(۴) حج کمیٹی کے ذریعہ سفر میں ضلع حج کمیٹی ہو یا صوبہ حج کمیٹی کسی بھی دشواری کو دور کرنے یا مشورہ حاصل کرنے کے لیے اپنے علاقہ کی حج کمیٹی سے رجوع کیجئے اگر وہاں کامیابی نہ ہو تو سنٹرل حج کمیٹی سے خط و کتابت کیجئے۔

www.abulhasanalinadwi.org

تیاری سفرِ حج

جب مندرجہ بالا ابتدائی اُمور سے فراغت حاصل کرلی جائے تو پھر اطمینان سے تیاری سفر میں مشغول ہونا چاہیئے۔

معلّم کا انتخاب

سالہائے سابق سے مکّہ، جدّہ اور مدینہ میں قیام و معاملات کے سلسلہ میں مدد و رہنمائی کے لیے معلم کا انتخاب خود حاجی کو کرنا ہوتا تھا۔ اب یہ کام خود سعودی حکومت کی طرف سے ہوتا ہے اور معلم انہی ہی طرف سے مقرر کر دیا جاتا ہے۔

مدینہ منورہ میں معلمین کے بجائے مزوّروں کا طبقہ آپ کے لئے معلم اور مزوّر جو مقرر ہوں، ان سے آپ کو تعلق رکھنا ہوگا۔ اور ان سے اپنے تمام سفر و قیام کے سلسلہ میں مدد لینا ہو تو مکہ مکرمہ میں معلم اور اور مدینہ منورہ میں مزوّر آپ کے معاملات کو دیکھتے ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

سامان سفر

سامان سفر میں آپ کے ہمراہ حسب ذیل ضروری سامان رہنا چاہئے۔ ہوائی جہاز کے سفر میں بھاری سامان کی گنجائش نہیں، صرف ہلکا پھلکا ضروری سامان لینا چاہیئے، البتہ احرام کی دو چادریں اور اگر گرمی کا زمانہ ہے تو ایک عدد چھتری، دھوپ چشمہ ساتھ رکھنا مناسب ہوگا۔ اور اپنی صحت اور خاص ضرورت کی دوائیں یا اشیاء رکھی جا سکتی ہیں البتہ اس کا خیال رکھئے کہ حکومت سعودیہ نے کچھ دنوں سے حلوے، گھی، چٹنی جیسی ماکولات جو کہ کھلی یا گیلی ہوتی ہیں، عرب میں لانا ممنوع قرار دے رکھا ہے، اس لئے ایسی چیزوں کو عرب پہنچنے سے قبل صرفہ میں لے آیئے، کہ مبادا وہاں اترنے پر ضبط نہ ہو جائیں۔ دیگر یہ کہ منشیات کا شبہ کیا جا سکتا ہے جس کی سزا وہاں قتل ہے اس لئے ایسی ہر چیز سے پوری احتیاط کیجئے جس سے شبہ کا اندیشہ ہو۔

www.abulhasanalinadwi.org

www.abulhasanalinadwi.org

www.abulhasanalinadwi.org

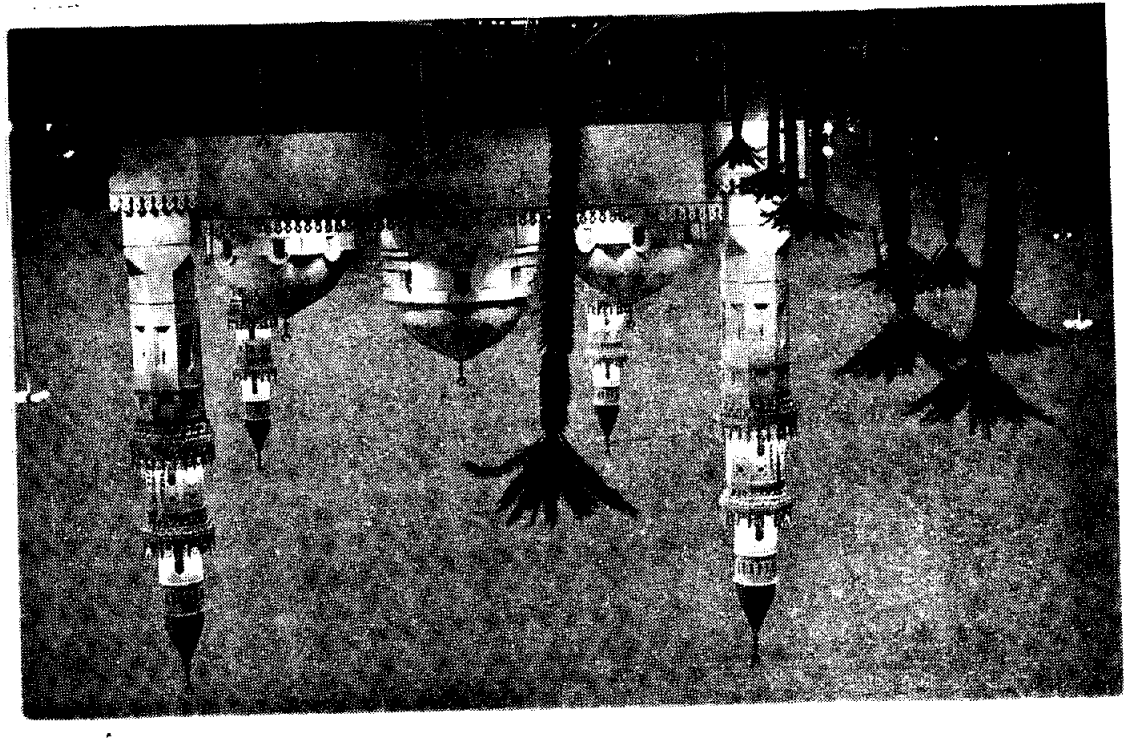

www.abulhasanalinadwi.org

www.abulhasanalinadwi.org

آغاز سفر

مکان سے روانگی

رخصت کرنے کے وقت حاجی اور رخصت کرنے والا دونوں یہ کہیں

"اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَاٰخِرَ عَمَلِکَ زَوَّدَکَ اللّٰہُ التَّقْوٰی وَغَفَرَ ذُنُوْبَکَ وَیَسَّرَ لَکَ الْخَیْرَ حَیْثُ کُنْتَ"

میں خدا پر دکرتا ہوں تمہارا دین اور تمہاری امانت اور تمہارے عمل کا اخیر، خدا کو تمہاری زاد راہ بنائے اور تمہارے گناہوں کو بخش دے اور جہاں بھی تم ہو تمہارے لیے اچھی بات کو آسان بنائے۔

جمعرات یا دوشنبہ کو دن کے پہلے وقت میں سفر کیجیے، لیکن یہ بات صرف مستحب ہے، کسی مستحب کے لیے ساتھیوں کی بدمزگی اور اختلاف پیدا نہ کیجیے۔

جب گھر سے نکلئے تو پہلے دو رکعت نماز سفر پڑھئے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو، ہو سکے تو کچھ خیرات کرے اور گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھیے:۔

"بِسْمِ اللّٰہِ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَاحَوْلَ

www.abulhasanalinadwi.org

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ "

"خدا کے نام کے ساتھ، خدا پر میں ایمان لایا، خدا پر میں نے بھروسہ کیا اور نہ طاقت ہے، اور نہ قوت مگر خدا کے سہارے"

جب کسی سواری پر ہوں تو سواری کی سہولت مہیا ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے اور یاد ہو تو یہ دعا پڑھے۔

"سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ "

"پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے تابع اور ضرورت کے لیے بنایا یہ اور ہم اس کے لائق نہ تھے، ہم کو اپنے رب کے پاس ہی لوٹنا ہے"

آپ جس وقت اپنے گھر سے حج کی نیت سے نکلیں گے آپ کا سفر حج شروع ہو جائے گا اس میں آپ ان تمام باتوں سے خصوصی طور پر پرہیز کیجئے جن سے اللہ ناراض ہوتا ہے، اور ان باتوں پر زیادہ سے زیادہ دھیان دیجئے اور عمل کیجئے جن سے آپ کا رب خوش ہوتا ہے، سفر کے دوران اپنے رفیقوں اور ساتھیوں سے تعاون و محبت کا معاملہ رکھیئے، لڑائی جھگڑے اور نامناسب باتوں سے بچئے، اپنے اوقات کو اچھے کاموں میں صرف کیجئے، سفر میں اگر تبلیغی جماعت کا ساتھ ہو جائے تو بہت ہی اچھا ہے ان میں شامل ہو جانے سے ان کے ساتھ مل کر آپ کے اوقات انشاء اللہ بہت اچھے گذریں گے، اور آپ غلط باتوں سے بڑی حد تک محفوظ رہیں گے۔

www.abulhasanalinadwi.org

آپ کا سفر ہوائی جہاز سے ہے اس لیے اپنے صوبہ کے صدر مقام کے یا دہلی یا بمبئی کے ایرپورٹ سے روانگی ہوگی اور آپ سفر میں زیادہ وقت صرف کئے بغیر جدہ پہنچ جائیں گے، لیکن اگر آپ کا سفر بحری جہاز سے ہے تو آپ کو بمبئی جانا ہوگا۔

ہوائی جہاز کے سفر میں تو راستہ کے کسی مقام یا جگہ کو دیکھنے کا موقع نہیں۔ بحری سفر میں جہاز متعدد مقامات کے سامنے سے گزرتا ہے، آپ کی معلومات کے لیے بحری راستہ کے مقامات ذکر کئے گئے ہیں تاکہ عرب اور اس کے اردگرد کا بھی آپ کو علم ہو جائے۔

سمندر کا سفر

ہندوستان و پاکستان کے ملکوں کے سامنے صرف دو سمندر ہیں، مشرق میں خلیج بنگال اور مغرب میں بحیرہ عرب، خلیج بنگال میں برصغیر کی مشہور بندرگاہیں مدراس، کلکتہ اور چٹاگانگ اور رنگون ہیں، اور بحیرۂ عرب میں بمبئی اور کراچی ہیں، بحیرۂ عرب کے مختلف اطراف میں اور بھی کئی ملکوں کے کنارے ملتے ہیں، مثلاً ایران، عمان، حضرموت، سقوطرہ، افریقی ملک صومالی لینڈ اسی بحیرۂ عرب میں ہے، اس کے شمال مشرق میں خلیج عمان اور خلیج عربی (جس کو خلیج فارسی بھی کہا جاتا ہے) ملے ہوئے ہیں، ان خلیجوں کے مغربی کناروں پر مسقط، عمان، دبئی، قطر، بحرین، احساء (ظہران)

www.abulhasanalinadwi.org

اور کویت اور آخر میں عراق کے ساحل اور علاقے ہیں، جو لوگ عراق جانا چاہتے ہیں، یا حجاز کے لیے اس طرف کا راستہ اختیار کرتے ہیں، ان کو ساحلوں کے سامنے سے گزرنا پڑتا ہے، لیکن جو لوگ براہِ راست جدّہ جانا چاہتے ہیں، وہ بحیرۂ عرب کے شمال مغربی سرے سے ہوتے ہوئے بحیرۂ احمر کے راستہ سے جدّہ چلے جاتے ہیں، حجاج عام طور پر یہی راستہ اختیار کرتے ہیں بحیرۂ عرب کے شمال مغربی سرے پر بحیرۂ احمر ہے، یہ ایک لانبا اور پتلا سمندر ہے، اس کے مشرقی کنارے پر حجاز اور یمن کے ملک اور مغربی کنارے پر مصر، سوڈان، حبشہ کے ملک ہیں، اس کا ایک سرا بحیرۂ عرب سے اور دوسرا سرا نہر سوئز سے ملا ہوا ہے، اسی لیے حاجیوں کو بحیرۂ عرب سے گزرنے کے بعد بحیرۂ احمر میں داخل ہونا پڑتا ہے تب وہ جدّہ پہنچتے ہیں، بحیرۂ عرب میں پہنچنے سے پہلے تمام جہاز بندرگاہ عدن کے پاس سے گزرتے ہیں۔

عدن

یہ ایک مشہور بندرگاہ ہے، اور جزیرہ نمائے عرب کے جنوب مغربی گوشے میں حضر موت اور یمن کی سرحد پر واقع ہے، پہلے چھوٹی بندرگاہ تھا، بعد میں اس کو انگریزوں نے قبضہ کرنے کے بعد کافی ترقی دی، اب یہ ایک متمدن چھوٹی لیکن اچھی بندرگاہ اور شہر ہے، یہ بمبئی سے ۱۶۶۰ میل مغرب میں اور بحر احمر میں داخل ہونے سے تقریباً ۱۱۰۰ میل پہلے ملتا ہے، یہ اب جمہوریہ یمن کا

www.abulhasanalinadwi.org

ایک بڑا شہر ہے۔

سقوطرہ

عدن کے قریب پہنچنے سے کافی پہلے مکلاّ کے جنوبی جانب کچھ تھوڑے فاصلہ پر ایک جزیرہ ہے، جس کا نام سقوطرہ ہے، یہاں بھی مسلمانوں کی آبادی ہے، جن کی زبان عربی ہے، اس جزیرہ کے قریب کا سمندر خاصا گہرا ہے، یہ زیادہ تر متلاطم رہتا ہے، اسی لیے حاجیوں میں یہ بات کافی مشہور ہے کہ سقوطرہ کا سمندر پریشان کن ہے، جزیرہ سقوطرہ کے شمال جانب سے حاجیوں کے جہاز گزرتے ہیں۔

باب المندب

جب آپ سقوطرہ کے سمندر کو پار کریں گے اور عدن سے آگے نکلیں گے، بحیرۂ عرب ختم ہو جائے گا، اور آپ کا جہاز بحیرۂ احمر میں داخل ہونا شروع ہوگا، اب تک آپ کے جہاز کا رخ مغربی جانب تھا، اور اب باب المندب کے بعد بحیرۂ احمر میں داخل ہونے پر آپ کا رخ شمالی جانب ہو جائے گا، بمبئی سے یہاں تک آپ پونے اٹھارہ سو میل طے کر چکے ہیں اور اب آپ سے جدہ کا فاصلہ پونے سات سو میل رہ گیا ہے، باب المندب کے سمندر میں بڑی چٹانیں اور بعض چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں، اسی لیے

www.abulhasanalinadwi.org

یہاں سے جہاز کو احتیاط کے ساتھ گزرنا پڑتا ہے، پہلے جب جہاز رانی نے بہت ترقی نہیں کی تھی تو بعض وقت یہاں جہاز ٹکرا کر ڈوب جایا کرتے تھے، اسی لیے اس جگہ کا نام باب المندب پڑ گیا یعنی وہ دروازہ جو رونے کی جگہ ہے، یہاں بریم نامی ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے، جو دور سے دکھائی دیتا ہے، اس جگہ سمندر بہت پتلا ہو گیا ہے، اور دونوں طرف سے عرب اور افریقہ کے ملک قریب ہو گئے ہیں، جو دور سے دکھائی دیتے ہیں یہاں جہاز داخل ہو کر شمال کا رخ اختیار کر لیتا ہے، اور اب یہاں سے وہ علاقہ شروع ہو جاتا ہے، جس میں سمندر کے ایک طرف جزیرہ نمائے عرب کے دو ملک جنوبی یمن و شمالی یمن اور دوسری طرف افریقہ کے ملک صومالیہ اور اس سے متصل واقع علاقہ اریٹریا کے ساحل پڑتے ہیں، یہ دونوں ملک بھی مسلمان آبادی کے علاقہ ہیں، ان کے قابل ذکر ساحلی شہروں میں مصوّع اور زیلع ہیں، زیلع وہی ہے جس کی طرف امام زیلعی کی نسبت ہے۔

یمن

یمن جزیرۃ العرب کا بڑا تاریخی علاقہ ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی بہت تعریف فرمائی ہے، آپؐ نے فرمایا "الایمان یمان" اور کعبہ معظمہ کا بھی ایک اہم کونہ جو یمن کی طرف ہے یمن کے نام سے منسوب ہے، اس کو رکن یمانی کہتے ہیں، اس کونہ سے حجر اسود کے کونہ تک

www.abulhasanalinadwi.org

طواف میں خاص دعاؤں کے ساتھ چلتے ہیں، یمن کا ملک بڑا شاداب ملک ہے، یہ جزیرہ نما کے جنوب مغربی کونہ پر واقع ہے، رقبہ ۵، ہزار میل اور آبادی ۷۰ لاکھ ہے، یہاں خوب بارش ہوتی ہے پورے عرب میں سب سے اونچے پہاڑ اسی ملک میں ہیں، ان پہاڑوں پر شہر آباد ہیں، اس ملک میں بارش کی وجہ سے خوب کاشتکاری ہوتی ہے، اور طرح طرح کے پھل اور میوے پیدا ہوتے ہیں، یہ جزیرۃ العرب میں سب سے زیادہ شاداب اور تقریباً خوش حال ملک ہے، قدیم زمانہ میں یہاں ایک زبردست حکومت تھی، جس نے اس ملک میں ایک زبردست بند بنایا تھا، وہ بند سدِ مآرب کہلاتا تھا، کیونکہ وہ شہر مآرب میں تھا، مآرب شہر قومِ سبا کا پایہ تخت رہ چکا ہے، یہیں مشہور عرب ملکہ بلقیس گزری ہیں، جو حضرت سلیمان علیہ السّلام کے دربار میں آئی تھیں اور مسلمان ہوئی تھیں، مآرب بند کے علاوہ یہاں زبردست تجارت کی جاتی ہے، اس وقت یہاں قومِ سبا آباد تھی جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔

کامران وحدیدہ

یمن کے مغربی ساحل اور اس کے سمندر میں مشہور بندرگاہ حدیدہ ہے اس سے آگے نکل کر یمن کے ساحل سے قریب ہی جزیرہ کامران ہے، یہ ساحل سے بالکل قریب ہے۔ رقبہ ۲۲ مربع میل اور آبادی ۲۲ سو ہے، یہ عرصہ

www.abulhasanalinadwi.org

دراز تک تمام مشرقی حجاج کا قرنطینہ اسٹیشن رہا، انگریزوں کے زمانے میں تمام ہندوستانیوں کے لیے جدّہ سے پہلے یہاں اترنا اور قرنطینہ کرانا پڑتا تھا، یہ باب المندب کے جزیرہ بریم سے دوسو میل شمال میں واقع ہے۔

کامران سے جب آپ کا جہاز آگے بڑھے تو آپ کو اب جحاز پہنچنے کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے، کیونکہ جدّہ سے آپ کا فاصلہ اب صرف پونے پانچ سو میل رہ گیا ہے۔ جس کو آپ کا جہاز اندازاً دو روز سے کم میں طے کرلے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے حج کے لیے آنے والوں کے لیے مختلف میقاتیں مقرّر فرمائی ہیں، یہ پانچ کی تعداد میں ہیں، اور مکّہ مکرمہ سے مختلف سمتوں میں واقع ہیں، مکّہ مکرمہ کے جنوب سے آنے والوں کے لیے، یلملم مشرق اور شمال مشرق سے آنے والوں کے لیے ذات عرق اور قرن المنازل، شمال سے آنے والوں کے لیے الجحفہ اور ذوالحلیفہ، جو شخص بھی حج کی نیت سے آرہا ہو اس کو اپنی میقات ہی سے حج یا عمرہ کا احرام باندھنا ضروری ہے، چنانچہ آپ کی میقات یلملم پہاڑی ہے لہذا آپ کی یہی میقات ہے۔

میقات یلملم

یہ دراصل جدہ کے جنوب میں ۶۰ میل دور ایک پہاڑی ہے، جس کے پاس سعدیہ نامی ایک بستی ہے، یمن کی سمت سے آنے والا کوئی حاجی جو حج یا عمرہ کی نیت کے ساتھ آرہا ہو، ان کے سامنے سے بغیر احرام باندھے نہیں

www.abulhasanalinadwi.org

گزرے گا، البتہ اگر زیارت مدینہ کا ارادہ ہے تو مدینہ سے واپسی میں حج کی نیت پر مدینہ کی میقات ذوالحلیفہ سے احرام باندھے گا، اسی طرح اگر یہ حجاج کسی دوسرے راستے سے آرہے ہوں تو ان کو اسی طرف کی میقات سے احرام باندھنا چاہئے مثلاً جو لوگ عراق کی طرف سے آرہے ہوں تو ان کو ذات عرق، اور نجد کی طرف سے آرہے ہوں تو قرن المنازل سے، مصر کی طرف سے آنے والوں کے لئے الجحفہ کی میقات مقرر کی گئی ہے۔ ہندوستان سے بذریعہ ہوائی جہاز سفر کرنے والوں کو جدہ پہنچنے سے تقریباً آدھ گھنٹہ قبل بتادیا جاتا ہے کہ آپ میقات سے گزرنے والے ہیں جنہوں نے اس وقت تک احرام نہ باندھا ہو اب باندھ سکتے ہیں اور نیت کر سکتے ہیں۔

حج کے اقسام

حج کی تین صورتیں ہیں، افراد، قران اور تمتع، اور میقات سے صرف حج کا احرام باندھیں گے اور احرام کے وقت تنہا اسی کی نیت کریں گے تو حج افراد کہلائے گا، اور اگر میقات سے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھیں گے اور ایک احرام سے دونوں کو ادا کرنے کی نیت کریں گے تو یہ قران کہلائے گا۔

اور اگر میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھیں گے اور مکہ معظمہ پہنچ کر عمرہ کر کے احرام ختم کر دیں گے، اور عام شہری کی طرح ہو جائیں اور پھر عین وقت حج پر حج کا احرام باندھ کر حج کریں گے تو حج تمتع کہلائے گا، چونکہ حجاج کو اسی آخری صورت میں آسانی ہے، اسی لئے عموماً حجاج تمتع ہی کرتے ہیں۔ تمتع کی صورت میں میقات سے گزرنے سے قبل آپ صرف عمرہ کا احرام

www.abulhasanalinadwi.org

باندھیں گے اور مکہ مکرمہ پہنچ کر صرف عمرہ ادا کریں گے، اس کے بعد احرام کھول دیں گے اور مکہ مکرمہ میں وہیں کے باشندوں کی طرح معمول کے مطابق عام لباس میں رہ سکیں گے حتیٰ کہ حج کے ایام کی ابتداء یعنی ۸ ذی الحجہ کی تاریخ آجائے گی تب آپ مکہ مکرمہ ہی سے تمام اہل مکہ کی طرح حج کا احرام باندھیں گے اور حج کے لیے منیٰ روانہ ہوں گے اور حج کے شعائر ادا کریں گے۔

لیکن اگر کوئی شخص حج کی دوسری قسم یعنی افراد کی نیت کرتا ہے تو اس کو میقات ہی سے حج کا احرام باندھنا ہوگا اور یہ احرام حج کے شعائر کے پورے ہونے سے قبل کھولا نہیں جاسکتا لہٰذا افراد کا احرام جب بھی باندھا جائے دس گیارہ ذی الحجہ سے قبل کھولا جانا ممکن نہیں اسی طرح قران کا احرام بھی حج پورا ہونے کے بعد ہی کھولا جاتا ہے، البتہ اس کی نیت بیک وقت عمرہ و حج کی جاتی ہے، اور مکہ مکرمہ پہنچ کر پہلے عمرہ ادا کیا جاتا ہے اور احرام باقی رکھا جاتا ہے تاآنکہ حج بھی پورا ہو جائے، لہٰذا تینوں قسم کے حجوں میں سہولت کا احرام تمتع کا ہوتا ہے، اور اسی لیے عام طور پر لوگ اسی کو اختیار کرتے ہیں، البتہ ان تینوں قسموں میں سے صرف حج افراد میں قربانی واجب نہیں، ورنہ تمتع یا قران کرنے والے کو قربانی بھی کرنی ضروری ہوتی ہے۔

احرام کا طریقہ اور آداب

آپ کو اپنے راستے کی میقات آنے سے قبل احرام کے لیے تیار ہونا

www.abulhasanalinadwi.org

چاہیئے تاکہ میقات سے قبل آپ احرام باندھ سکیں۔

جدّہ پہنچنے میں جب تقریباً دو دن باقی رہ جائیں گے تو آپ کا جہاز میقات یلملم کے سامنے سے گزرے گا، آپ کو یہیں سے احرام باندھنا ہے کپتان کی طرف سے پہلے ہی اس کا اعلان ہو جائے گا، احرام کے لیے آپ کے پاس دو چادریں یا بڑے تولیے ہوں گے، آپ ان ہی میں سے ایک لنگی کی طرح باندھ لیجئے، اور دوسری کو اپنے جسم کے اوپری حصّہ پر اوڑھ لیجئے پھر دو رکعت نفل ادا کیجئے نماز کے دوران چادر سے سر کو ڈھکے رکھیئے اور سلام پھیرتے ہی سر کو کھول دیجئے اور عمرہ یا حج کی جیسا ارادہ ہو ویسی نیت کیجئے عمرہ کی نیت کے لیے آپ یہ الفاظ کہہ سکتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ

"اے اللہ میں عمرہ کا ارادہ رکھتا ہوں پس تو اسے میرے لیے آسان کر دے اور اس کو مجھ سے قبول فرما"

اور اگر حج افراد کی نیت کرنی ہے تو "العمرہ" کے بجائے "الحج" کا لفظ استعمال کیجئے اور اگر قران کی نیت کرنا ہے تو "العمرۃ والحج" دونوں کے الفاظ استعمال کیجئے اور اس کے بعد ہی بلند آواز سے کہیئے۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ۔

"میں حاضر ہوں اے اللہ، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں،

www.abulhasanalinadwi.org

ہیں حاضر ہوں، بے شک سب تعریفیں تیرے لیے اور ساری نعمتیں
تیری دی ہوئی ہیں اور بادشاہت تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں"
اس کے بعد پست آواز سے درود شریف اور یہ دعا پڑھیے:۔
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ
مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ۔
"اے اللہ میں تجھ سے تیری خوشنودی اور جنّت مانگتا ہوں اور پناہ
مانگتا ہوں تیری ناراضی اور جہنّم کی آگ سے۔

احرام باندھنے کے لیے آپ اگر اس کی نفل نماز نہ پڑھ سکے ہوں تو کسی بھی نماز کے بعد آپ مذکورہ بالا نیّت کے ساتھ احرام باندھ سکتے ہیں اور اگر کسی رکاوٹ کی وجہ سے نماز کا موقع نہ ملا ہو تو یہ نیت بغیر نماز کے بھی کی جاسکتی ہے۔

احرام کی نیت کا یہ طریقہ اختیار کرتے ہی آپ مُحرِم ہو گئے، اب اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، صبح و شام اور نمازوں کے بعد نیز لوگوں کی ملاقات کے وقت کثرت سے بہ آواز بلند لبیک پڑھیے۔ سر کو کھلا رکھیے خواہ نماز پڑھتے ہوں، سلا ہوا کپڑا نہ پہنیے پیروں کے اوپر کی ہڈی کو جوتوں کے اوپری حصّے سے نہ ڈھکنے دیجیے، ورنہ آپ "جنایت" کے مرتکب ہوں گے، یعنی ایسی غلطی ہوگی جس کے نتیجہ میں شریعت کی طرف سے آپ کو جرمانہ ادا کرنا ہوگا، عورتوں کو سلے ہوئے کپڑے پہننے جائز ہیں وہ سر بھی

www.abulhasanalinadwi.org

چھپائیں گی مگر اوپر اس طرح کپڑا نہ ڈالیں کہ منہ سے چھو جائے۔

احرام کی حالت میں جو چیزیں منع ہیں

احرام کی حالت میں بہت سی چیزیں ممنوع ہیں، ازاں جملہ:۔

۱۔ عورت سے ہم بستری اور وہ باتیں جن سے ہم بستری کی خواہش پیدا ہو۔

۲۔ اپنا یا کسی کا سر یا داڑھی مونڈنا یا نتراشنا، اور بدن کے کسی حصہ کا بال دور کرنا خواہ مونڈ کر یا کسی اور طریقہ سے۔

۳۔ ناخن تراشنا یا ترشوانا۔

۴۔ سلا ہوا کپڑا پہننا۔

۵۔ موزے یا پائتابے پہننا۔

۶۔ خوشبو ملنا یا خوشبو دار چیز میں رنگا ہوا کپڑا پہننا۔

۷۔ سر یا منہ یا ان کے کسی حصہ کو یا ناک کو کپڑے سے ڈھانکنا۔

۸۔ خشکی کے جانور کا شکار کرنا، یا پکڑنا، یا شکار میں مدد دینا وغیرہ۔

۹۔ جوئیں مارنا یا کپڑے سے نکال کر پھینکنا یا دوسرے کو دینا یا جس کپڑے میں جوئیں پڑی ہوں اس کو دھوپ میں ڈالنا کہ جوئیں مر جائیں۔

۱۰۔ سر یا بدن میں زیتون یا تل کا تیل استعمال کرنا۔

۱۱۔ حق تعالیٰ کی ہر نافرمانی ہر حالت میں بُری ہے، مگر احرام کی حالت میں اور زیادہ منع ہے، یہی حال جھگڑے تکرار کا بھی ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

جو چیزیں منع نہیں ہیں

۱۔ احرام کی حالت میں گھریلو جانوروں کا ذبح کرنا جیسے بکری یا مرغی کا ذبح کرنا منع نہیں ہے۔

۲۔ ہندوستان میں جو جوتے عام طور پر پہنے جاتے ہیں، اگر ان سے پیر کی ابھری ہوئی ہڈی نہیں چھپتی تو ان کا پہننا احرام میں جائز ہے۔

۳۔ ایسا کھانا جس میں خوشبو ڈال کر پکایا گیا ہو اس کا کھانا جائز ہے۔

ساحل جدہ

یلملم کے سامنے سے گزرنے کے کم از کم ایک دن کے بعد آپ انشاء اللہ جدہ پہنچ جائیں گے، جدہ مکہ مکرمہ سے بہت قریب ہے، اس کا وہاں سے فاصلہ صرف ۵۰ کیلو میٹر (۴۷ میل) ہے، وہ ایک بڑا بندرگاہ اور شہر ہے، اور مکہ مکرمہ کے اور اس کے درمیان بہت عمدہ سڑک بنی ہوئی ہے اس لیے سب مکہ مکرمہ جانے والے جدہ ہی میں اترتے ہیں۔

جدّہ

جدہ ابتداً ایک چھوٹا سا گاؤں تھا، جس میں اور اس کے اطراف میں اسلام سے قبل قبیلۂ قضاعہ آباد تھا، اس کے جنوب میں تقریباً ۱۲۔۱۳ میل کے

www.abulhasanalinadwi.org

فاصلہ پر الشعیبہ نامی ایک ساحلی بستی تھی، جو اس علاقہ کا اصل بندرگاہ تھی، لیکن کچھ آرام دہ اور عمدہ بندرگاہ نہ ہونے کے باعث حضرت عثمانؓ کے عہد میں لوگوں نے ان سے اس کی مشکلات اور دشواریوں کا ذکر کیا، اس وقت اس کے بجائے جدّہ کا انتخاب ہوا۔

روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جدّہ تشریف لاکر اس کے سمندر میں غسل فرمایا اور اس طرح اس کا افتتاح کیا۔

اس علاقہ کی بندرگاہ بن جانے کے بعد جدّہ نے ترقی کرنا شروع کی، اب بحر احمر کے پورے مشرقی ساحل پر اس سے بڑی بندرگاہ اور کوئی نہیں ہے جدّہ کے لفظ کا جیم عام استعمال میں زبر کے ساتھ ہے بعض لوگوں نے زیر اور بعض نے پیش کو صحیح قرار دیا ہے۔

آبادئ شہر

جدّہ اس وقت اپنی آبادی اور تمدّن کے لحاظ سے پورے حجاز کا دوسرے نمبر کا شہر ہے، اس کے سامنے کا سمندر بکثرت چٹانوں سے بھرا ہوا ہے، لہٰذا بڑے جہازوں کو ساحل تک پہونچانے والے راستے عام ملّاحوں کو معلوم نہیں جدّہ کا جائے وقوع اس کے طبعی بندرگاہ بننے کے لیے سازگار نہیں تھا لیکن مکّہ مکرمہ سے قرب کے سبب وہ بڑی بندرگاہ بنا، اس کے لیے سمندر کے اندر ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر اچھی اور عمدہ گودی بنا دی گئی ہے، اس لیے اس

www.abulhasanalinadwi.org

کے ساحل تک پہونچنے میں کوئی دشواری نہیں ہے، یہاں بڑے بڑے جہاز لنگر انداز ہوتے ہیں، شہر کی آبادی ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ہے، یہاں سے مکّہ مکرمہ اور مدینہ منوّرہ دونوں شہروں کی طرف عمدہ سڑکیں جاتی ہیں، یہاں پورے وسطی عرب کا تقریباً سب سے بڑا ہوائی مستقر بھی ہے، جدّہ کی مساجد میں مسجد عکاشہ سب سے بڑی اور اہم مسجد ہے، شہر کے باہر مشرقی جانب عام قبرستان ہے، اس کے اندر دروازے کے سامنے حضرت حوّا کی قبر بتائی جاتی ہے، یہ قبر کافی بڑی اور لانبی ہے، جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ اُن کے قد کے لحاظ سے بنی ہے، لیکن ان دونوں باتوں میں کوئی بات باوثوق طریقہ سے نہیں کہی جاسکتی۔

سرزمین تہامہ وحجاز

جدّہ سے مکّہ تک کے علاقہ کی زمین کو تہامہ کہا جاتا ہے، تہامہ کے معنی گرم اور نشیبی وساحلی زمین ہے۔ جدّہ سے مکّہ مکرمہ تک کے سفر میں آپ کو پہلی بار جزیرۃ العرب کی زمین پر چلنا نصیب ہو رہا ہے، بہتر ہے کہ اس زمین کے متعلق کچھ معلومات آپ کو بتادی جائیں، کیونکہ تہامہ حجاز بلکہ عرب کے اکثر علاقے اسی سے ملتے جلتے ہیں، جدّہ سے مکّہ مکرمہ تک کا یہ راستہ کبھی سیدھا اور کبھی گھومتا اور مڑتا ہوا ملے گا، اور آپ مکّہ مکرمہ سے جس قدر قریب ہوتے جائیں گے اسی قدر آپ کو چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں مٹیالے اور

www.abulhasanalinadwi.org

صاف رنگ کے پہاڑی ٹیلے ملتے جائیں گے انھیں کے درمیان آپ کا راستہ گھومتا اور مڑتا چلا جائے گا، یہ پہاڑیاں اور ٹیلے خشک اور عموماً سیاہ پتھر کے ہیں۔ پہاڑیوں کے علاوہ خالی زمین بھی آپ کو خشک اور بے کاشت و سبزے کی ملے گی، زمین کی مٹی ایسی معلوم ہوگی جیسے مورنگ و بالو کی، یا پتھر کی عام طور پر پسی ہوئی مٹی، یہ مٹی دیکھ کر خیال ہوگا کہ یہ مٹی کاشت کے قابل نہیں ہے، اس طرح کی مٹی اور اس طرح کی زمین اور اس طرح کے سنگین ٹیلے اس تمام علاقے میں عام طور پر پائے جاتے ہیں، اسی لیے یہاں کی زمین بہت کم کاشت کے قابل ہے، یہاں پانی بھی بہت کم ہوتا ہے، ہر جگہ کنواں کھود کر پانی حاصل نہیں کیا جا سکتا، البتہ جہاں پانی حسب ضرورت مہیا ہو جاتا ہے وہاں کاشت کی جا سکتی ہے، خواہ یہ پانی کنوؤں کے ذریعہ حاصل ہو اور خواہ وہ پانی ہو جو برسات میں پہاڑوں سے بہتا ہوا آتا ہے، اور نشیبی زمینوں میں جذب ہوا کرتا ہے، انھیں جگہوں کو جہاں کاشت کی جاتی ہے، نخلستان کہتے ہیں، یہ عام طور پر چشموں کے مقامات پر اور وادیوں میں پائے جاتے ہیں، مکہ مکرمہ جس جگہ ہے وہاں پانی کا اصل ذریعہ نہ ہونے کے باعث اس کو "وادی غیر ذی زرع" یعنی بے سبزے و بے کاشت کی وادی کہا گیا تھا، بعد میں وہاں اللہ تعالیٰ نے زمزم کا چشمہ پیدا فرمایا جس کا پانی یہاں رہنے والوں کے پینے کے کام آتا ہے، یہاں دور فاصلے سے نہر بھی لے آئی گئی ہے، جس کا پانی عام ضرورت میں صرف کیا جاتا ہے، یہ نہر پہلے صرف نہر زبیدہ

www.abulhasanalinadwi.org

تھی، جس کو خلیفہ ہارون رشید کی بیوی زبیدہ نے بنوایا تھا، پھر سعودی حکومت میں ایک دوسری نہر عین عزیزیہ مزید بنوائی گئی، مدینہ منوّرہ البتہ ایک اچھا نخلستان ہے، وہاں چشمے بھی ہیں اور کنویں بھی، اسی طرح خیبر، فدک وغیرہ یہ سب حجاز کے نخلستان ہیں، حجاز میں اسی طرح کی زمین جو مدینہ منورہ کے شمال سے جدہ کے جنوب تک اور ساحل سے لے کر اندرون ملک میں دور تک چلی گئی ہے، اسی میں مکّہ مکرمہ اور مدینہ منوّرہ اور دوسرے بہت سے شہر ہیں، اسی زمین کو عربی میں تہامہ کہتے ہیں، اس زمین میں سمندر کے قریب تو پہاڑیاں اور ٹیلے کم ہیں، لیکن جتنا آپ اندرون ملک میں بڑھتے جائیں یہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں، حتیٰ کہ مکّہ مکرمہ کے بعد یہ تہامہ ختم ہو جاتا ہے، اور اونچے اونچے پہاڑ شروع ہو جاتے ہیں، یہ پہاڑ بھی بالکل خشک ہیں، انھیں برسے برسات کا پانی بہ کر وادیوں میں ہوتا ہوا تہامہ میں آتا ہے، حجاز نام اصل میں انھیں پہاڑوں کا ہے، یہ پہاڑ شام سے شروع ہو کر مدینہ منوّرہ مکّہ مکرمہ وغیرہ کے قریب سے گزرتے ہوئے یمن اور حضر موت تک چلے گئے ہیں، ان پہاڑوں کے مغربی جانب مکّہ مکرمہ، مدینہ منوّرہ اور حجاز کے اکثر شہر ہیں، حجاز کے بعض شہر ان پہاڑوں پر بھی ہیں، جیسے طائف وغیرہ اسی لیے ان میں خوب ٹھنڈک ہوتی ہے، اسی طرح حجاز نام کا یہ پورا علاقہ تہامہ نامی ساحلی نشیبی علاقہ اور حجاز نامی پہاڑی علاقہ پر مشتمل ہے، اور جو علاقہ ان پہاڑوں کے دوسرے پار ہے وہ نجد کہلاتا ہے، مدینہ منوّرہ کے متعلق بعض عرب جغرافیہ دانوں کی

www.abulhasanalinadwi.org

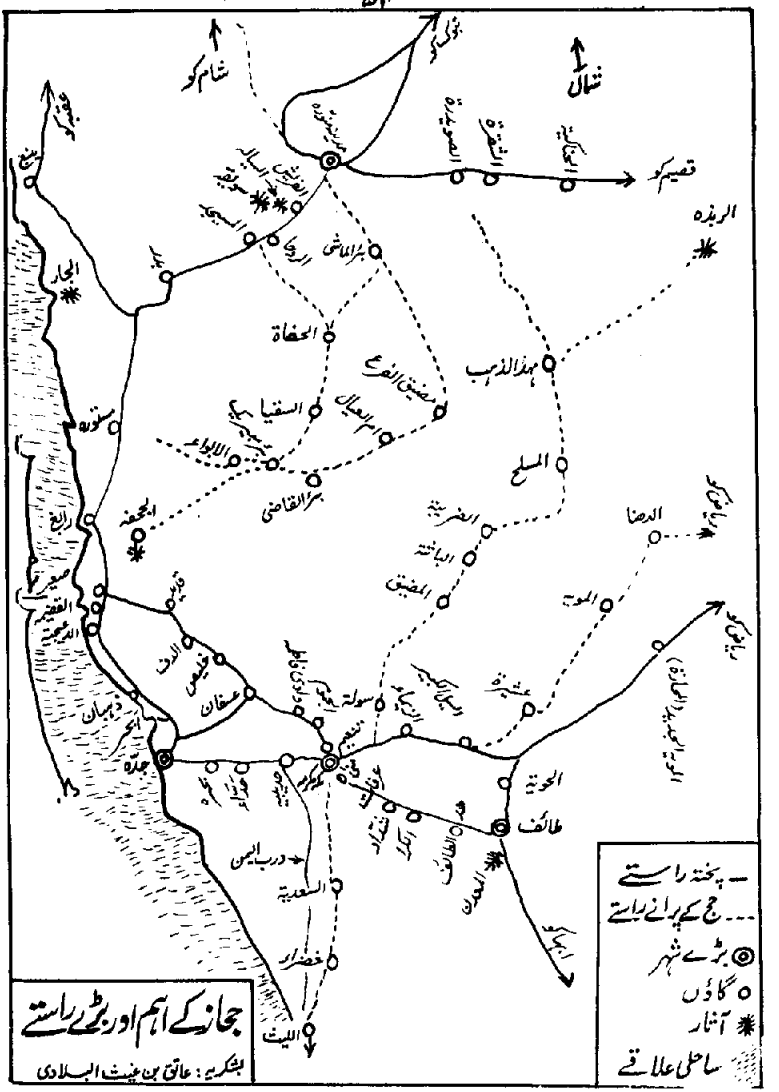

حجاز کے اہم اور بڑے راستے

بشکریہ: عاتق بن غیث البلادی

www.abulhasanalinadwi.org

رائے یہ ہے کہ وہ علاقہ حجاز میں واقع ہے، غالباً اسی کے سبب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو تہامی اور حجازی دونوں صفتوں سے موصوف کیا گیا ہے، اب حجاز ان پہاڑوں کو اور اس کے آس پاس کے تہامہ کو بھی کہتے ہیں۔

جدّہ میں آپ کو عمرہ یا حج کے سلسلہ کا کوئی عمل انجام نہیں دینا ہے، ان کے اعمال اب مکّہ مکرمہ پہنچ کر ہی انجام دینا ہوں گے، اس لیے آپ کوشش کیجئے کہ جدّہ میں بلا وجہ زیادہ نہ ٹھہرنا پڑے بلکہ جلد از جلد مکّہ مکرمہ پہونچئے کیونکہ جدّہ میں قیام کرنے سے آپ کے مقصد حج وعمرہ میں تاخیر ہی ہوگی اور کوئی خاص دینی فائدہ نہیں ہے۔

مکّہ مکرّمہ کا راستہ

جدّہ کے مشرقی سمت مکّہ مکرمہ کے لیے راستہ گیا ہے، یہ ایک نفیس سڑک ہے، جس کے دونوں طرف دور تک آبادی پھیلی ہوئی ہے، یہ راستہ جدّہ سے نکل کر اُمّ السّلم کے پہاڑ کے پہلو سے گزرتا ہے، یہاں اُمّ السّلم کی منزل بھی ہے، جہاں عموماً سواریاں نہیں ٹھہرتیں، ۲۰ - ۲۲ میل گزرنے کے بعد اس راستہ کی سب سے بڑی منزل بحرہ آتی ہے، یہاں عموماً سواریاں رکتی ہیں، یہ راستہ کی سب سے بڑی منزل ہے، یہاں وادی یعنی نشیبی زمین وسیع وعریض ہے اور اس کو دوسری طرف سے ایک دوسری بڑی وادی "مَرُّ الظہران" (وادیٔ فاطمہ) بھی قطع کرتی ہوئی گزرتی ہے، یہاں سے نکل کر ایک منزل حدّہ

www.abulhasanalinadwi.org

آتی ہے، اس کے بعد راستہ میں متعدد منزلیں آتی ہیں جن پر عموماً سواریاں رکا نہیں کرتیں جیسے جبل الشمیسی یعنی حدیبیہ، المقبلۃ، الجالیہ، البُستان، المعلم الشیخ محمود۔

حدیبیہ و حدود حرم

جبل الشمیسی کی منزل وہی مقام ہے، جس کا اصل نام حدیبیہ ہے، وہاں سڑک کے قریب ایک ستون بنا ہوا ہے، وہیں سے حرم کی حدود شروع ہوتی ہے۔

مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ حدود مقرر ہیں، جو جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتائی تھیں اور انھوں نے اس جگہ نشان لگا دیئے تھے، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان علامات کو بنوایا تھا، بعد میں انھیں کی کچھ تجدید ہوتی رہی، اب بھی ان جگہوں پر نشانات بنے ہوئے ہیں، ان کے اندر کی زمین میں کسی جانور کو مارنا اور وہاں کے درخت گھاس اور لکڑی کاٹنا حرام ہے، وہاں ان نشانوں اور ان سے قبل پڑنے والی میقاتوں کے درمیانی علاقہ کو "حِل" کہا جاتا ہے، اس میں شکار وغیرہ حلال ہے، حدود حرم کی پابندیاں ان کے لیے نہیں ہیں، حدود حرم کی اس سمت میں حدیبیہ ہی حدود حرم ہے، یہ وہ سمت ہے جہاں سے مکہ مکرمہ کا فاصلہ نسبتاً سب سے زیادہ ہے، ورنہ بعض سمتوں میں تو فاصلہ صرف ۳ میل ہی کا ہے، جیسے التنعیم، حدیبیہ سے آگے بڑھتے ہی آپ حدود حرم میں داخل ہو جائیں گے، اور حرم

www.abulhasanalinadwi.org

مکۂ مکرمہ کا مقدس علاقہ شروع ہو جائے گا، جب آپ حدود حرم پر پہنچیں تو ادب و احترام اور شوق و محبت کی ملی جلی ایک کیفیت آپ کے دل میں پیدا ہونی چاہیئے، اور ہو سکے تو عربی میں کہنا چاہیئے ورنہ اپنی زبان میں کہیئے کہ:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا اَمْنُکَ وَحَرَمُکَ الَّذِیْ مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا، فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ۔

"اے اللہ! یہ تیرا حرم ہے اور تیرے امن کی جگہ ہے کہ جو اس میں داخل ہوا اُس کو امن ملا، تو میرے گوشت پوست اور سارے جسم پر دوزخ کی آگ حرام کر دے اور قیامت کے عذاب سے مجھے امن نصیب فرما۔"

حدیبیہ کی خصوصیات

مقام حدیبیہ میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ۶ھ میں کفّار مکّہ سے صلح فرمائی تھی، یہ واقعہ اسلامی تاریخ کا بہت اہم واقعہ ہے، اس صلح سے اسلام کو بہت ترقی ہوئی اور کفّار کو نقصان ہوا، اور پھر صلح حدیبیہ فتح مکّہ کا ذریعہ بنی، قرآن مجید کی سورہ فتح میں اسی صلح کا ذکر ہے، اسی مقام حدیبیہ میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مسلمانوں سے حق کی راہ میں جان دینے کی بیعت لی تھی، جس کو بیعت الرضوان کہا جاتا ہے، اس کا سبب یہ ہوا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنا ایلچی بنا کر بھیجا تھا، پھر آپ

www.abulhasanalinadwi.org

کو خبر ملی کہ کفار نے حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا، اس پر آپ نے مسلمانوں سے بیعت لی، جس درخت کے نیچے آپ نے بیعت لی تھی، اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بعد میں کٹوا دیا تھا، تاکہ مسلمان اس کے احترام میں اس کی پرستش نہ کرنے لگیں، اس لیے اب یہاں وہ درخت نہیں ہے۔

یہاں ایک کنواں تھا، جس کا پانی کم تھا، روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی کی کمی کی شکایت کی گئی تو آپؐ نے اس میں اپنا تیر ڈالنے کے لیے دیا اس سے اس کا پانی بڑھ گیا اور سب مجاہدین صحابہ نے اس کو پیا اور لیا۔

مکّہ مکرّمہ کا داخلہ

حدیبیہ سے مکہ مکرمہ ۹ میل کے فاصلہ پر رہ جاتا ہے، اور یہاں سے آپ کا سفر حدود حرم میں ہوگا آپ کو یہاں سے ادب و احترام پوری طرح ملحوظ رکھنا چاہیئے، پھر جب مکّہ مکرمہ کی عمارتیں نظر آنے لگیں، تو حاجی کو اس مقدّس جگہ اپنے احرام کو مستحضر کرنا چاہیئے اور تواضع کے ساتھ لبیک پڑھنا چاہیئے، اور آسانی کے ساتھ جو دعا کر سکے کرنا چاہیئے، اور یاد رہے تو کہنا چاہیئے:۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ بِرَّۃً قَرَارًا وَارْزُقْنِیْ فِیْھَا رِزْقًا حَلَالًا۔

www.abulhasanalinadwi.org

"اے اللہ! تو مجھے اس میں سکون کے ساتھ ٹھہرنا نصیب فرما اور مجھے اس میں حلال روزی عطا فرما۔

اور یاد رہے تو یہ بھی پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ فَاِنَّا نَسْاَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا۔

"اے پروردگار سات آسمانوں کے اور ان کے جن کو یہ آسمان سایہ کیے ہوئے ہیں، اور پروردگار تمام زمینوں کے اور ان کے جن کو وہ اٹھائے ہوئے ہیں، اور پروردگار تمام شیاطین کے اور ان کے جن کو انھوں نے بہکا رکھا ہے، اور پروردگار تمام ہواؤں کے اور ان کے جن کو وہ اڑاتی رہی ہیں، بیشک ہم تجھ سے مانگتے ہیں اس بستی کی بھلائی اور یہاں والوں کی بھلائی اور تیری پناہ چاہتے ہیں اس بستی کے برے سے اور یہاں والوں کے برے سے اور یہاں والی چیزوں کے برے سے۔

جب مزدلفہ (جو قبرستان اور مسجد حرام کے درمیان ایک مقام ہے) پر پہنچے تو یہ کہے:۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ

www.abulhasanalinadwi.org

قِنَا عَذَابَ النَّارِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ نَبِیُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَسْتَعِیْذُکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَمِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

"اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر، اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا اے اللہ میں تجھ سے اس بھلائی میں حصہ مانگتا ہوں جو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے مانگا، اور اس برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ چاہی۔"

www.abulhasanalinadwi.org

مکّہ مکرّمہ

جائے وقوع اور پہاڑیاں

مکّہ مکرّمہ وادیٔ ابراہیم میں واقع ہے اور سطح سمندر سے اس کی بلندی تقریباً ساڑھے تین سو فٹ ہے، اس کا عرض البلد ۲۱ درجہ شمالی اور طول البلد ۳۹½ درجہ مشرقی ہے، آبادی اب تقریباً دو تین لاکھ بتائی جاتی ہے، بری راستہ کے لحاظ سے ساحل سمندر سے تقریباً ۸۰ میل مشرق میں واقع ہے، بکّہ مکّہ، اُم القریٰ اور البلد الامین بھی کہلاتا ہے، اس کی وادی ناقابل کاشت تنگ اور گہری وادی ہے، اس میں شہر مکّہ مکرمہ مشرق سے مغرب تک تقریباً چار پانچ میل میں پھیلا ہوا ہے، اس کا عرض دو میل کا ہے، یہ اصلاً جس

لہ وادی دراصل برساتی پانی کی بڑی گزرگاہ کو کہتے ہیں۔ یہ گزرگاہ کبھی کبھی میلوں چوڑی ہوتی ہے اور صرف ایک نشیبی زمین کی صورت میں نظر آتی ہے۔ اور اس میں صرف بارش کے چند گھنٹہ بعد تک پانی رہتا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

وادی میں ہے، وہ وادی دو پہاڑی سلسلوں سے گھری ہوئی ہے، جو مغرب سے مشرق تک پھیلے ہوئے ہیں ان میں ایک سلسلہ شمالی ہے اور ایک جنوبی، ان دونوں سلسلوں کو اَخْشَبَان کہتے ہیں، شمالی سلسلہ میں جبل الفلح، جبل القُعَیقان، اور جبل نَعْلَع پھر جبل کُداء ہے، جبل کداء مکّہ کے مشرقی سرے پر واقع ہے، یہ سرا مکّہ کا بلند حصّہ ہے، فتح مکّہ کے موقع پر حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم اسی طرف سے داخل ہوئے تھے، جنوبی سلسلہ میں جبل کدی پھر جبل ابو قبیس، پھر جبل خندمہ ہیں، ان سب پہاڑوں کے دامن اور بعض کی بلندیاں عمارتوں سے پُر ہیں، اور اب آبادی ان پہاڑوں کے دوسرے پہلوؤں اور کناروں پر بڑھتی جارہی ہے اور پہاڑیوں کو کاٹ چھانٹ کر اور جگہ جگہ پہاڑوں کے اندر سے سرنگ بناکر راستے نکال لیے گئے ہیں پہاڑوں کی وجہ سے شہر میں اونچی نیچی سطح اور نشیب و فراز ہے، حرم شریف شہر کے وسط اور نشیب میں ہے۔

پانی

شہر میں پانی کا دراصل ایک ہی چشمہ ہے، جس کو زمزم کہتے ہیں، چنانچہ پانی کی کمی کی وجہ سے یہاں کی زمین کاشت اور سبزہ کے لائق نہیں تھی، شہر میں صرف یہی ایک چشمہ ہونے کی وجہ سے پانی کی قلّت رہا کرتی تھی، جب عبّاسی خلیفہ ہارون رشید کی بیوی نے یہاں ایک نہر بنوائی تو پانی کی قلّت میں بہت کمی ہوئی پھر عہد سعودی میں یہاں مزید نہر پہونچانے کی وجہ سے اب

www.abulhasanalinadwi.org

مکّہ مکرّمہ ومضافات شہر

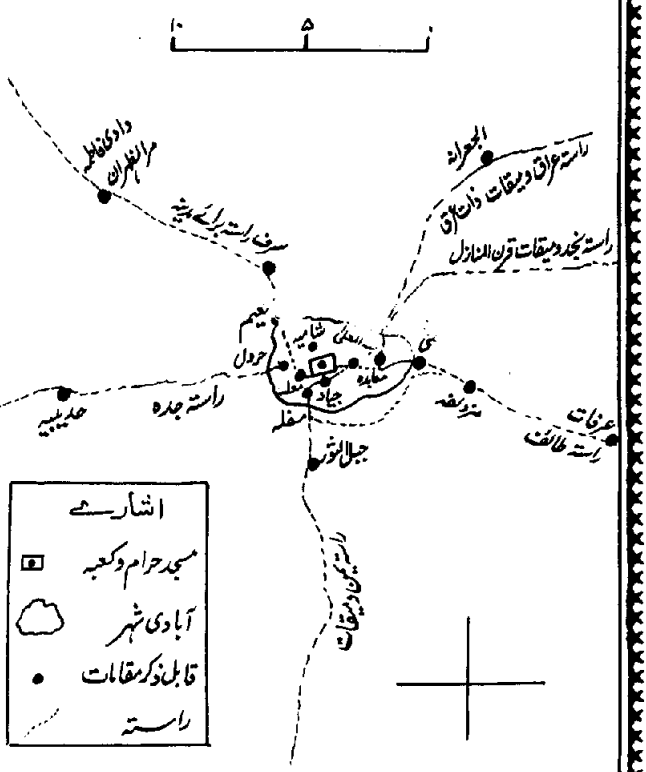

www.abulhasanalinadwi.org

پانی کی بالکل قلت نہیں رہی۔

مکہ چونکہ ایک وادی ہے، اس لیے ایام گذشتہ میں بڑے سیلابوں سے اس میں پانی بھر جایا کرتا تھا، اور حرم شریف میں پانی جمع ہو جاتا تھا، اب حکومت نے معلاۃ یعنی مکہ کے بالائی محلہ سے پہلے ایک بند بنا دیا ہے، حرم اور حرم کے آگے ایک زمین دوز بڑا نالہ بنا دیا ہے، اس میں سے شہر کا خراب پانی اور سیلاب کا پانی بہہ کر مسفلہ یعنی مکہ کے نشیبی محلہ کی طرف سے نکل جاتا ہے، لیکن کبھی کبھی اچانک سیلاب کا پانی آجانے اور نالے کا منہ تنگ ہونے کی وجہ سے اب بھی دشواریاں ہو جاتی ہیں۔

آب وہوا

پہاڑوں کے درمیان خصوصی طور پر گھرے ہوئے ہونے کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں زیادہ گرمی اور کم سردی ہوتی ہے، شہر کا موسم گرمیوں میں سخت ہوتا ہے، یہاں بارش صرف جاڑوں میں ہوتی ہے، اس کی سالانہ مقدار چار پانچ انچ سے زیادہ نہیں، لہذا گرمی کا موسم مارچ میں شروع ہو کر آخر اکتوبر تک رہتا ہے، پہاڑوں سے گھرے ہونے کی وجہ سے موسم سرما میں سردی کم ہوتی ہے، ہواؤں میں سب سے بہتر ہوا مغربی ہوا ہوتی ہے، یہ سمندر کی طرف سے آتی ہے، اس کے بعد شمالی ہوا، یہ بھی سمندر کی طرف سے آتی ہے اور سب سے گرم مشرقی ہوا ہے جو خشک پہاڑوں پر سے گزرتی ہوئی گرم ہو کر آتی ہے،

www.abulhasanalinadwi.org

اس سے کم گرم جنوبی ہوا ہے۔

تاریخی حالات

مکّہ مکرمہ کے پہاڑوں کو توریت میں جبال فاران کہا گیا ہے، یہ غالباً فاران بن عمرو ابن عملیق کی طرف انتساب ہے۔

اس شہر کو آج سے تقریباً چار ہزار سال پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اہلیہ حضرت ہاجرہ اور اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو یہاں ٹھہرا کر آباد کیا تھا، اور اسی وقت کعبہ کی دوبارہ تعمیر کی تھی، جب سے یہ شہر قرب وجوار بلکہ ساری دنیا کا مرکز بنا، اللہ کے نیک بندے اسی کا رخ بنا کر پانچ وقت اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسلیں یہاں مقیم رہیں اور کچھ نسلیں باہر بھی پھیلیں آخر میں قریش یہاں کے متولّی اور باشندے ہوئے، پھر یہیں قریش میں حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم کی ولادت باسعادت ہوئی اور آپ نے اپنی عمر کے ترپن ۵۳ سال یہیں گزارے، کعبہ اور کعبہ کی وجہ سے مکّہ مکرمہ کی عزّت اور احترام سارے جزیرۃ العرب میں یکساں طریقہ سے برابر کیا جاتا رہا ہے، اسلام سے ڈھائی ہزار سال پہلے سے عرب کعبہ کا طواف اور زیارت کیا کرتے تھے۔

مکّہ کی آبادی پہلے صرف خیموں میں رہتی تھی، ہجرت سے دو صدی

www.abulhasanalinadwi.org

www.abulhasanalinadwi.org

پہلے قُصَیّ بن کلاب قریشی جب شام سے آئے تو یہاں مکانات بننا شروع ہوئے اور اسلام کے آنے کے بعد شہر کو برابر ترقی ہوئی، اس وقت یہ اپنے قرب وجوار میں دُور دُور تک سب سے بڑا ہے، اور یوں پورے عالم اسلامی کا سب سے اہم مرکز اور مرکزی شہر ہے، شہر کے تقریباً وسط میں حرم شریف (مسجد حرام) ہے۔

مسجد حرام

یہ نہایت عالی شان کئی گوشہ مستطیل عمارت ہے، جس کے وسط میں خانۂ کعبہ واقع ہے، خانہ کعبہ کی شمالی دیوار سے ڈیڑھ گز کے فاصلہ پر ایک نصف دائرہ کی ہلالی شکل کی دیوار ہے، اس کے اندر کا حصہ حطیم کہلاتا ہے، اسی کے اندر خانۂ کعبہ کی چھت کی نالی کھلتی ہے جو میزاب کہلاتی ہے، حطیم اور خانۂ کعبہ کے ارد گرد پختہ فرش کا ایک وسیع اور گول صحن ہے، اس کو مطاف کہتے ہیں، اسی میں طواف کیا جاتا ہے، مطاف کے باہر باب کعبہ کے سامنے ایک طرف زمزم شریف کا کنواں ہے، جواب کچھ برسوں سے زمین دوز کر دیا گیا ہے تاکہ طواف کے لیے مزید جگہ مل جائے، اسی کے قریب مقام ابراہیم ہے، باب کعبہ کے قریب کے مشرقی کونے پر حجر اسود لگا ہوا ہے، حجر اسود سے باب کعبہ تک کی دیوار کو ملتزم کہتے ہیں۔

مطاف کے بعد چاروں طرف ایک وسیع صحن ہے اس کے بعد ہر جانب

www.abulhasanalinadwi.org

آگے پیچھے کئی کئی بڑے دالان ہیں، ہر دو دالان کے درمیان ستونوں کی صف ہے، اور ہر چہار جانب ستونوں پر مضبوط ڈاٹ لگائی گئی ہے، یہ دالان دو تعمیروں کے ہیں، ایک ترکی تعمیر جو کہ ایک منزلہ ہے، اور اس کے اوپر چھوٹے چھوٹے بے شمار قبے ہیں دوسری نئی تعمیر جو اس کے بعد ہے اور دو منزلہ اور نہایت شاندار ہے، یہ تعمیر سعودی حکومت کی ہے، یہ سب دالان حرم کعبہ کے لیے گویا فصیل کا بھی کام دیتے ہیں، ان کے درمیان کھلا وسیع صحن ہے، اور اس کے بالکل وسط میں کعبہ اور اس کا مطاف ہے، چند برس قبل دالانوں سے مطاف تک جانے کے لیے پتھر کی آٹھ سڑکیں قائم کی گئی تھیں، اور سڑکوں کے درمیان بقیہ زمین میں پتھر کی باریک بجری بچھی ہوئی تھی، جو آفتاب کے غروب ہوتے ہی ٹھنڈی ہو جاتی تھی، پختہ سڑکوں میں یہ خوبی رکھی گئی ہے کہ کسی طرف سے واپس ہو مگر خانۂ کعبہ کی طرف پشت نہیں ہوتی تھی اب پورے کھلے صحن کو سنگ مرمر کا فرش بنا کر مسطح کر دیا گیا ہے اور سابق درمیانی سڑکیں ختم ہو گئی ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد کی حد صرف اتنی تھی، جو اس وقت نصف مطاف کی ہے، اور حرم کے احاطہ کی دیوار بھی نہ تھی، بلکہ چاروں طرف مکانات تھے، اور مکانات میں آنے کے لیے ہر طرف کوچے چھوٹے ہوئے تھے، سیدنا عمر خلیفہ ہوئے اور آپ نے دیکھا کہ طواف کرنے والوں کو بڑی تنگی ہوتی ہے، تو آپ نے آس پاس کے مکانات خرید کر منہدم کرا دیئے

www.abulhasanalinadwi.org

اور ان کی زمین کو مسجد میں شامل فرمادیا، یہ پہلا اضافہ ہے، جو ۱۷ھ میں بغرض توسیع مسجد حرام کیا گیا، نیز آپ نے حد بندی کے لیے قد آدم سے نیچی ایک چہار دیواری بنوادی، جس پر چراغ روشن کرکے رکھ دیئے جاتے تھے تاکہ شب کو طواف کرنے والے آرام پائیں، آپ کے بعد حضرت عثمان غنیؓ نے پھر اضافہ کی صورت دیکھی اس لیے آپ نے اطراف کے مزید مکانات کو خریدا اور ان کی زمین کو داخل مسجد فرما کر چاروں طرف دالان بنوادیا کہ دھوپ اور بارش میں سایہ نصیب ہو۔ ۶۴ھ میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے نواح کے چار طرف کے مکانات خرید کر مشرقی وجنوبی دونوں سمت مسجد حرام کو بہت وسیع کردیا۔ ۷۵ھ میں جب عبدالملک بن مروان حج کے لیے آئے تو دیواروں کو بلند کردیا، مہدی عباسی کے زمانہ میں مسجد الحرام کی توسیع دوبار ہوئی۔

۹۷۹ھ میں مسجد حرام کا مشرقی دالان اتنا جھک گیا کہ گرنے کے قریب ہوگیا، اس وقت خلافت ترکیہ کا مشہور بادشاہ سلطان سلیم متوجہ ہوا، اور اطراف ملک سے مشاہیر کاریگروں کو حکم دیا کہ از سر نو تعمیر کی جائے، اور لکڑی کی جگہ پتھر کام میں لایا جائے کہ چھت بھی قبہ نما ڈاٹوں کی سنگِ مرمر و سنگِ سُرخ پر قائم ہو تاکہ ٹپکنے اور دیمک وغیرہ لگنے سے ہمیشہ کے لیے محفوظ ہوجائے۔

۹۸۴ھ میں یہ تعمیر مکمل ہوئی، ۱۳۰۷ھ تک صرف یہی تعمیر قائم تھی، اس تعمیر میں مسجد حرام ایک مستطیل وسیع عمارت تھی، جس کا طول مشرق سے مغرب تک ۲۱۱ گز، وعرض ۱۴۰ گز تھا، لیکن ادھر چند سال سے سعود اور ان کے

www.abulhasanalinadwi.org

بعد فیصل بادشاہ حجاز و نجد کے حکم پر مسجد حرام کی مزید توسیع کی گئی ہے، اور اس کے نتیجہ میں مسعی اور صفا و مروہ دونوں حرم کے اندر آ گئے ہیں، ورنہ پہلے حرم کی دیوار سے باہر تھے، اس توسیع سے حرم شریف کی گنجائش پہلے کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہو گئی ہے، پھر چند سال قبل شاہ فہد نے اس کے شمال مغربی جانب ایک وسیع اضافہ کروایا اس کی وجہ سے مسجد اور بھی وسیع ہو گئی، پہلے اس میں بیک وقت ۵، ہزار آدمی نماز پڑھ سکتے تھے، اب کئی لاکھ نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں، اس کے علاوہ عمارت نہایت پر شکوہ اور دو منزلہ ہو گئی ہے۔

کعبۂ معظمہ

اللہ تعالیٰ کی عبادت کی غرض سے بنائے جانے والے عبادت خانوں میں سب سے پہلے تعمیر کیا گیا۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ۚ (آل عمران: ۹۶)

"بے شک سب سے پہلا گھر جو اللہ کی عبادت کی غرض سے انسانوں کے لیے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ مکرمہ میں ہے، اور برکت والا اور سارے جہانوں کے لیے باعث ہدایت ہے"

کعبۂ معظمہ مسجد حرام کے تقریباً درمیان میں واقع ہے، اس کی شکل ایک بڑے کمرہ کی سی ہے، عمارت اونچی اور مربع ہے اور اس طرح بنی ہے کہ

www.abulhasanalinadwi.org

مشرق و مغرب شمال و جنوب کی سمتوں میں اس کے کونے پڑتے ہیں، اس کی بلندی ۱۵ میٹر ہے ـــــ اس کے شمال مشرقی دیوار میں جنوبی کونے کے قریب اس کا خوبصورت دروازہ ہے جو زمین سے سوا دو میٹر بلند ہے، عمارت کعبہ کے چاروں کونوں کے نام و سمتیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ رکن حجر اسود۔ مشرقی جانب

۲۔ رکن عراقی۔ شمالی جانب

۳۔ رکن شامی۔ شمالی جانب

۴۔ رکن یمانی۔ جنوبی جانب

رکن حجر اسود وہ گوشہ ہے جس میں حجر اسود نام کا پتھر لگا ہوا ہے، اسی گوشے کے سامنے زمزم شریف کا کنواں اور اس کے قریب مقام ابراہیم ہے، اور اسی رُخ پر حجر اسود قریب باب کعبہ اور دونوں کے درمیان ملتزم شریف ہے، بیت اللہ کا یہ رُخ ایسا ہے کہ اس پر حرم بیت اللہ کی متعدد اہم چیزیں جمع ہو گئی ہیں، اور ہندوستان، پاکستان اور مشرقی ایشیا کے ممالک کے لیے یہ بڑی سعادت ہے کہ یہ رُخ ان کی طرف پڑتا ہے۔

حجر اسود ایک باعظمت اور متبرک پتھر ہے، اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ سے قبل بے شمار انبیاء علیہم السلام اور صالح لوگوں نے اپنے ہاتھوں اور ہونٹوں سے مس کیا ہے اس کو استلام کرنا اللہ تعالیٰ سے قربت کی ایک نشانی ہے، اس کو اسی تصوّر کے ساتھ بوسہ دینا چاہیئے،

www.abulhasanalinadwi.org

اس کو نافع یا ضار نہ سمجھنا چاہیئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بوسہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں جانتا ہوں کہ صرف ایک پتھر ہے نہ نفع پہونچا سکتا ہے اور نہ نقصان، لیکن میں تجھ کو بوسہ دیتا ہوں، کیونکہ میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے، حجر اسود کا رنگ سیاہ لیکن سُرخی لیے ہوئے ہے، یہ اب چند ٹکڑوں پر مشتمل ہے، جو ایک ۱۰ انچ کے بیضوی پیالے میں جس پر چاندی کا حلقہ فریم کیا ہوا ہے جڑے ہوئے ہیں، یہ بالکل کونے اور ایک قد آدم کی بلندی پر لگا ہے آدمی اس کو کھڑے کھڑے بہ آسانی بوسہ دے سکتا ہے، ہر طرف طواف کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ اگر ممکن ہو تو ہر "شوط" پر اس پتھر کا بوسہ لے، یا اپنے ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ لے لے، رکن یمانی کو صرف ہاتھ سے چھونے کا حکم ہے، بوسہ کا نہیں ہے اور اگر ہاتھ سے چھونے کا موقع نہ ملے تو اس کے سامنے سے گزرتے ہوئے اشارہ بھی نہیں کیا جاتا، اور رکن عراقی اور رکن شامی کے کونے نہ چھوئے جاتے ہیں اور نہ ان کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ:۔

ان الحجر الاسود نزل من الجنه اشد بیاضا من اللبن فسودته خطایا بنی آدم۔

"حجر اسود جنّت سے دودھ سے زیادہ سفید اترا تھا، بنی آدم کی خطاؤں نے اُسے سیاہ بنا دیا"

www.abulhasanalinadwi.org

کعبہ بڑے مضبوط پتھروں سے بنا ہوا ہے، اس کی چھت سنگ مرمر کی سلوں سے بنائی گئی ہے، اور شمالی دیوار کے اوپر چھت کی نالی "المیزاب" کہلاتی ہے، جو خالص سونے کی بنی ہوئی اور حجر اسمٰعیل کی طرف کچھ جھکی ہوئی ہے۔

اس کو سب سے پہلے فرشتوں نے بحکم الٰہی حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے قبل بیت المعمور میں جو ساتویں آسمان پر فرشتوں کی عبادت وطواف کے لیے ایک مسجد ہے تعمیر کیا، اس کے بعد آدم علیہ السلام نے اور ان کے بعد شیث علیہ السلام نے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے باقاعدہ تعمیر کیا، یہ تعمیر انھوں نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر کیا، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پتھر لاتے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پتھروں کو جماتے تھے، وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرَاهِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمَاعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ انھوں نے کعبہ شریف کا دروازہ جانب مشرق اور دوسرا جانب مغرب رکھا، ان دروازوں کی دہلیزیں اس وقت زمین کی سطح کے مطابق تھیں، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو حکم ہوا "وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔

اس وقت سے بیت اللہ میں حج وعبادت کے لیے لوگوں کی حاضری شروع ہوگئی اور یہ حاضری ہر سال تسلسل کے ساتھ آج تک جاری ہے اسلام کے آنے سے قبل بھی حج ہوتا تھا، اسلام کے اصولوں اور باقاعدہ رہنمائی و نگرانی میں حج ۹ھ میں شروع ہوا، جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

www.abulhasanalinadwi.org

ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا امیر الحج بنا کر بھیجا اور ان کے بعد ہی متصلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سورۂ برأۃ کے اعلان کے ساتھ بھیجا کہ اب آئندہ سے کفّار یہاں نہ آسکیں گے اور نہ رہ سکیں گے، اور پھر ۱۰ھ میں خود حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مسلمانوں کے لاکھوں مجمع کے ساتھ حج ادا فرمایا، یہ آپ کا آخری حج تھا، جو حجۃ الوداع کہلایا، اسی حج میں دین اسلام کے مکمل ہونے کا اعلان ہوا کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے بعد کعبہ شریف کی تعمیر و مرمّت قبیلہ جرہم نے جو حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی اہلیہ کے خاندان کے اور قحطانی تھے، پھر عمالقہ نے، جن کی کچھ عرصہ کے لیے یہاں حکومت ہوئی تھی، ان کے بعد قصی بن کلاب نے (جو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے چوتھے دادا تھے، اور قبیلہ قریش کے اہم ترین جد مانے جاتے ہیں) مرمّت و تعمیر کروائی، پھر قریش نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانۂ قبل نبوّت میں تعمیر کی اور جب حجر اسود کے اٹھا کر اپنی جگہ پر رکھے جانے اور اس سعادت کو حاصل کرنے کے سلسلہ میں آپس میں کشمکش ہوئی تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہی حکیمانہ فیصلہ فرما کر ان کا جھگڑا ختم کرایا، آپؐ نے فیصلہ دیا کہ حجر اسود کو ایک چادر میں رکھا جائے اور اس کے کونے ہر قبیلہ سے ایک ایک آدمی پکڑ کر اٹھائے، پھر آپؐ نے اپنے دستِ مبارک سے اس کو اس کی جگہ پر جما دیا، آپؐ کے فیصلہ پر سب

www.abulhasanalinadwi.org

مطمئن ہوئے اور اس طرح پر آپ کی اہم شرکت اور رہنمائی شامل ہوگئی قریش رقم کی کمی وجہ سے کعبہ شریف کے ہر حصّہ کو اس کے سابقہ نقشہ کے مطابق مکمل نہ کر سکے، اور شمال مغرب جانب کا کچھ حصّہ چھوڑ کر دیوار اندر کی طرف ہٹا کر بنائی جس کی وجہ سے اندرون کعبہ کا ڈھائی تین گز کا حصّہ عمارت سے باہر ہوگیا، اس چھوٹے ہوئے حصّہ اور اس کے سامنے کے حصّہ کو حجر اسماعیل کہتے ہیں، یہ ایک ہلالی شکل کی ڈیڑھ گز کی دیوار سے گھرا ہوا ہے، کعبہ کا چھوٹا ہوا حصّہ حطیم فضیلت اور حکم کے لحاظ سے اندرون کعبہ ہی کی حیثیت رکھتا ہے، اسی لیے طواف اس کے باہر سے کرنا ضروری ہے، نیز قریش نے دو دروازوں میں سے صرف مشرقی دروازہ کو باقی رکھا مغربی جانب بنے ہوئے دروازہ کو بند کر دیا، اس طرح کعبہ حضرت ابراہیم کی تعمیر سے کچھ مختلف ہوگیا حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی خواہش حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے نقشہ کے مطابق بنانے کی رہی اس خواہش کی تکمیل بعد میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اپنی حکومت کے زمانہ میں کی، اور کعبہ کی عمارت میں تبدیلی کر کے اصل شکل میں کر دیا، لیکن بعد میں حجاج بن یوسف نے عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں یعنی ۷۳ھ میں کعبہ کی عمارت کو پھر قریش کے نقشہ کے مطابق کر دیا حجاج کے بعد کعبہ کی مرمّت و تعمیر سلطان مراد ترکی نے گیارہویں صدی ہجری میں حجاج کے نقشہ کو باقی رکھتے ہوئے کی، موجودہ انہی کی تعمیر ہے، حجاج بن یوسف کے بعد خلفاء اسلام نے باوجود خواہش کے قریشی نقشہ میں اس لیے تبدیلی نہیں کی علماء

www.abulhasanalinadwi.org

وقت نے منع کیا اور کہا کہ بار بار تبدیلی اہلِ اقتدار کا کھلونا بن جائے۔

باب کعبہ

بیت اللہ کے مشرقی گوشے سے متصل کعبہ کا دروازہ ہے، اور بیت اللہ میں داخل ہونے کے لیے صرف یہی ایک راستہ ہے، قریش کی تعمیر سے قبل اس کے مقابل مغربی جانب دوسرا دروازہ بھی تھا، لیکن جیسا کہ بیان ہو چکا ہے، وہ قریش نے اپنی تعمیر میں نہیں بنایا تھا۔

کعبہ معظمہ کے دروازے کی کرسی وہی ہے، جو بیت اللہ کے اندر فرش کی کرسی ہے، اور یہ کرسی بیت اللہ کے بیرونی صحن کی کرسی سے قدِ آدم سے زیادہ بلند ہے، کعبہ کا دروازہ عموماً بند رہتا ہے، خاص خاص موقعوں پر کھولا جاتا ہے، اندر جانے کے لیے سیڑھی لگائی جاتی ہے دروازے کے پٹ سونے چاندی کی منقش چادر سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ اس کے دروازے کی چابی شیبی خاندان میں رہتی ہے اور کھولنے بند کرنے کا حق ان ہی کا ہے اور یہ حق ان کو زمانہ جاہلیت میں حاصل تھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو برقرار رکھا چنانچہ آج تک یہ عزت ان ہی کو حاصل ہے اور رہے گی۔

ملتزم شریف

باب کعبہ کا فاصلہ بیت اللہ کے مشرقی گوشے سے جس میں حجر اسود لگا

www.abulhasanalinadwi.org

ہوا ہے، ڈھائی تین گز کا ہے، باب کعبہ کے شمالی کنارے سے اس گوشے تک کی دیوار کو ملتزم کہتے ہیں، ملتزم کے معنی ہیں لپٹنے کی جگہ، لوگ اس سے لپٹتے ہیں، اور دعائیں کرتے ہیں، یہ قبولیت دعا کی بڑی اہم جگہ ہے، حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ:-

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما دعا احد بشیء فی ھذا الملتزم الا استجیب لہ۔

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اس ملتزم پر جس نے کچھ مانگا اس نے پایا"

حجر اسمٰعیل

یہ ہلال کی شکل کی ایک دیوار سے گھرا ہوا ہے جو کعبہ کی شمالی دیوار کے سامنے رکن عراقی سے رکن شامی تک کعبہ سے ڈیڑھ گز کے فاصلہ پر نصف دائرہ کی شکل میں بنی ہوئی ہے، اس کی بلندی آدمی کے سینہ تک ہے اس کے اوپر نقش و نگار کے ساتھ پتھر جڑے ہوئے ہیں، اور اس کے اوپری حصہ پر دائرہ میں کچھ عبارت کھدی ہے، جس میں قرآن مجید کی بعض آیتیں لکھی ہوئی ہیں، ان ہی کے ساتھ تعمیر کرنے والے کی تاریخ بھی لکھی ہوئی ہے طواف کرنے والا اس کے باہر سے اُس کو اپنے بائیں جانب کر کے طواف کرتا ہے، اس کا کعبہ سے متصل ڈیڑھ گز کا حصہ جو کعبہ کے اندر نہیں داخل ہو سکا حطیم کے

www.abulhasanalinadwi.org

نام سے کعبہ کا ہی حکم رکھتا ہے اس کے اندر نماز نفل مسجد حرام کے عام دوسرے حصّوں کے مقابلے میں افضل بتائی گئی ہے۔

حطیم

کعبہ اور حجر اسماعیل کے درمیان کے فرش کو کہتے ہیں، یہ تقریباً تین میٹر دیوار کعبہ سے متصل فرش ہے، جو قریش سے پہلے تعمیر میں شامل تھا، قریش نے روپیہ کی کمی کی وجہ سے اس کو باہر کر دیا تھا، اس پر خوبصورت پتھر کا فرش بچھا ہوا ہے، اس پر نماز پڑھنا گویا خانۂ کعبہ کے اندر ہی نماز پڑھنا ہے، طواف کے دوران اس کو طواف کا راستہ بنانے میں طواف نہیں ہوتا، کیونکہ یہ قطعہ کعبہ کے اندرونی حصّہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

مقام ابراہیم

یہاں چند گز بلند جالیوں کی دیواروں پر ایک گنبد بنا ہوا ہے، اسی کے اندر مقام (وہ پتھر) رکھا ہوا ہے، جس پر کعبہ کی تعمیر کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السّلام کھڑے ہوا کرتے تھے، یہ مقام پہلے مطاف سے باہر ملتا تھا لیکن جب سے مطاف میں توسیع کر دی گئی ہے، یہ مقام مطاف کے اندر ہو گیا ہے، مقام کے پیچھے اور اس کے ارد گرد طواف کی دو رکعتیں پڑھنا اچھا بتایا گیا ہے، یہ پتھر بلور کے ایک ٹکڑے کے اندر رکھا ہے، اس پتھر پر اب

www.abulhasanalinadwi.org

تک قدموں کے نشان ظاہر ہیں، وہ ایک عظیم الشان اور اسلامی یادگار ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے زمانہ سے آج تک محفوظ رکھا ہے، اس کے پاس نماز پڑھنا مستحب ہے، یہ پتھر فتح مکّہ سے قبل دیوار کعبہ کے قریب اس گڑھے میں رکھا تھا جس کو الحجن کہتے تھے، فتح مکّہ کے بعد موجودہ جگہ پر منتقل کر دیا گیا، شاید اس لیے کہ طواف کعبہ کی صورت میں ایک پتھر کا طواف نہ ہو، اور اس کی تعظیم ایسی نہ ہو، جو بت پرستوں کے عمل سے مشابہت رکھتی ہو۔

مطاف

یہ وہ گول پختہ صحن ہے، جو کعبہ اور حطیم کے ارد گرد بنا ہوا ہے، اس پر سنگ مرمر بچھا ہوا ہے، اس میں بیت اللہ کے قریب کا تقریباً نصف صحن حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم اور حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں مسجد حرام تھا، اب اس پورے صحن میں طواف کیا جاتا ہے، اور اس کو مطاف (یعنی جائے طواف) کہتے ہیں، اب نئی ترمیم میں مسجد حرام کا پورا صحن اس کے مساوی بنا دیا گیا ہے ضرورت پڑنے پر طواف کے لیے استعمال ہوگا۔

چاہ زمزم

خانہ کعبہ کے مشرقی جانب واقع ہے، اس کے (نکلنے) کی تاریخ یہ بتائی

www.abulhasanalinadwi.org

جاتی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے جس وقت اپنی بیوی ہاجرہ اور بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو شام سے لے کر مکّہ کی طرف ہجرت کی تھی، مکّہ میں اس وقت نہ کوئی آدمی تھا اور نہ پانی ہی تھا، حضرت اسماعیل علیہ السّلام اور ان کی والدہ کو سخت پیاس معلوم ہوئی تو وہ پانی کی تلاش میں صفا و مروہ پر دوڑتی پھریں، لیکن انھیں پانی نہیں دستیاب ہوا، حتیٰ کہ انھوں نے ایک آواز سنی اور اس کی طرف وہ دوڑیں، تو جبرئیل علیہ السّلام زمزم کی موجودہ جگہ پر تھے، انھوں نے ایڑی سے کریدا، اور کہا جاتا ہے کہ اپنا پیر مارا زمین سے پانی ابل پڑا، حضرت ہاجرہؑ نے اس سے پیا اور اپنے بچہ کو پلایا جب سے یہ کنواں اور اس کا پانی متبرک سمجھا جاتا ہے، زمزم کے علاوہ یہاں پانی کا کوئی اور سوتہ نہ تھا، اسی لیے مکّہ کو وادی غیر ذی زرع یعنی بے کاشت کی وادی کہا گیا ہے، زمزم کا سوتہ ہو جانے سے یہ جگہ آباد ہونے لگی اور مکّہ ایک بے آباد جگہ سے آبادی بن گیا، قبل اسلام عربوں کی بے توجہی سے یہ کنواں ڈھک گیا تھا حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دادا عبدالمطلب نے اس کو کھلوایا تب سے دوبارہ جاری ہو گیا، اور اب تک فراوانی کے ساتھ جاری ہے۔

حضرت جابرؓ نے اس کی فضیلت کے بارہ میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ "ماء زمزم لما شرب لہ"، کہ (زمزم سے وہ ملتا ہے، جس کے لیے وہ پیا جاتا ہے) اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ

www.abulhasanalinadwi.org

"خیر ماء علی وجہ الارض زمزم"، (سطح زمین میں سب سے بہتر پانی آبِ زمزم ہے) کیمیائی تحقیقات اور طبّی مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ زمزم کا پانی ان اجزاء پر مشتمل ہے، جن سے جگر، معدہ، آنتوں اور گردوں کو فائدہ پہونچتا ہے، کم پینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے، اور زیادہ پینا مزید مفید ہے اور اس میں کوئی ضرر نہیں، اور بعض لوگ حجاج کو مشورہ دیتے ہیں کہ طواف قدوم کے بعد ہی زمزم خوب پی لینا چاہیئے تاکہ سفر کی وجہ سے معدہ میں جو خرابی ہو گئی ہو دور ہو جائے۔

باب بنی شیبہ

مقام ابراہیم کے سامنے دروازہ ہے، اس میں نصف دائرہ کی شکل میں محراب بنی ہے، اس کا نام نبی صلّے اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ سے چلا آرہا ہے، حضورؐ کے عہد میں یہی باب السّلام تھا اور یہی مسجد حرام کی حد تھی، نبی صلّے اللہ علیہ وسلّم اس دروازہ سے مسجد حرام میں داخل ہوتے تھے، اور اسی سے نکلتے تھے، باب بنی شیبہ تو اس لیے کہا گیا کہ یہ لوگ قبل اسلام اسی کے سامنے آباد تھے اور کعبہ کی کلید کے رکھنے والے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم سے بھی مکّہ کی فتح کے بعد چابی انہی کو ملی، اس کو باب بنی عبد الشمس بھی کہا گیا تھا، اور باب السلام اس لیے اس کا نام ہوا کہ طواف قدوم کے لیے حجاج کا پہلا داخلہ اسی دروازہ سے ہوتا ہے، اور جس طرح ملنے کی

www.abulhasanalinadwi.org

غرض سے آنے والا دروازہ سے سلام کرتا ہوا داخل ہوتا ہے، اسی طرح اس دروازہ پر پہونچتا ہے تو "اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ" پڑھتا ہوا داخل ہوتا ہے۔

ابواب حرم

حرم کی توسیعات کے ساتھ ساتھ حرم شریف کے دروازے بھی بنتے اور بڑھتے گئے ترکی عہد سے ان کی تعداد بیس کے قریب رہی خاص دروازے حسب ذیل ہیں۔

باب السّلام

یہ دروازہ باب بنی شیبہ یعنی اصل باب السّلام کے سامنے بنا ہوا ہے، اسی لیے اسی کے نام پر اس کو بھی باب السلام کہا جاتا ہے، اس کے ترکی حصّہ میں بانی تعمیر سلطان سلیم کے نام کا کتبہ بھی ہے، اور طواف قدوم کے لیے حجاج کا داخلہ اسی دروازہ سے ہوتا ہے، یہ حرم کے شمالی گوشے پر ہے۔ ترکی اور سعودی دونوں تعمیروں میں یہ دروازہ باقی رکھا گیا۔

باب النبیؐ

اس کا نام باب النبی ہے کہ اُم المومنین حضرت خدیجہؓ کا مکان اسی

www.abulhasanalinadwi.org

جانب تھا، اور اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا جانا اسی راستہ سے ہوتا تھا، یہ دروازہ مسعیٰ میں ہے، اور صرف ترکی تعمیر میں ہے۔

باب عباس

حضرت عباسؓ عم رسولؐ کا مکان اسی کے مقابل مسعیٰ میں واقع تھا، یہ دروازہ بھی مسعیٰ میں ہے، اور یہ بھی صرف ترکی تعمیر میں ہے۔

باب علی

اس باب کا نام باب بنی ہاشم بھی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جدی خاندان بنو ہاشم اور آپ کے چچا یعنی حضرت علیؓ کے والد ابوطالب کے مکانات اسی جانب واقع تھے، یہ دروازہ بھی مسعیٰ میں کھلتا ہے، اور یہ بھی صرف ترکی تعمیر میں ہے۔

باب البغلہ

اس کو باب ابی سفیان بھی کہتے ہیں، کہ حضرت ابوسفیان کا گھر اسی طرف تھا، یہ بھی مسعیٰ پر کھلتا ہے، اور یہ بھی صرف ترکی تعمیر میں ہے۔

باب الصفا یہ جبل صفا کے سامنے ہے، اور سعی کے لیے اس راستہ

www.abulhasanalinadwi.org

سے جانا ہوتا ہے، اس کا نام باب بنی مخزوم بھی ہے کیونکہ یہ خاندان ادھر آباد تھا، یہ دروازہ ترکی وسعودی دونوں تعمیروں میں ہے۔

یہ سب مذکورہ دروازے حرم شریف کے شمال مشرقی اور مشرقی دروازے ہیں۔

باب الجیاد

یہ محلہ جیاد کے سامنے ہے، اور باب الصفا کے جنوب میں واقع ہے۔

باب ام ہانی

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہن ام ہانی کا مکان یہیں تھا، ان کے مکان میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم وقتاً فوقتاً تشریف لے جایا کرتے تھے، یہ دروازہ حرم شریف کے جنوبی گوشے سے متصل ہے، یہ صرف ترکی تعمیر میں ہے البتہ اس کے سامنے سعودی دروازہ بھی ہے، جس کا نام باب الملک عبدالعزیز ہے۔

باب الوداع

حجاج رخصت ہوتے ہوئے عام طور پر اس دروازے سے جاتے ہیں، اس لیے یہ باب الوداع کہلاتا ہے، یہ حرم شریف کے جنوبی گوشے میں ہے، اس کو باب حزورہ بھی کہتے ہیں، کیونکہ بزمانہ جاہلیت یہاں بازار لگا کرتا تھا، جس کا نام حزورہ تھا، وہ تمام بازار داخل مسجد ہوگیا، اس کو باب بنی الزبیر

www.abulhasanalinadwi.org

بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیر بن العوام کا جدی مکان اسی جانب تھا، یہ دروازہ صرف ترکی تعمیر میں ہے۔

باب ابراہیم

ابراہیم جن کی طرف یہ دروازہ منسوب ہے، حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نہیں ہیں، بلکہ یہ ایک درزی تھا جس کی دکان اس دروازے کے قریب تھی، اسی کی جانب یہ دروازہ منسوب ہوا، یہ دروازہ اس اضافہ کا ہے، جو ۳۷۶ھ میں مقتدر باللہ عباسی نے کیا۔[1]

باب العمرہ

یہ دروازہ حرم شریف کے مغربی گوشے پر ہے، عمرہ کرنے کی غرض سے جانے والے عموماً اسی دروازہ سے جاتے ہیں، یہ دروازہ ترکی و سعودی دونوں تعمیروں میں ہے۔

باب الزیادہ

یہ حرم شریف کا ایک بڑا اور وسیع دروازہ ہے، جو چھوٹے چھوٹے کئی دروازوں پر مشتمل ہے، یہ اسی جگہ ہے جہاں قریش کی مشاورتی مجلس دارالندوہ

---

[1] زیارۃ الحرمین، از مولانا عاشق الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

www.abulhasanalinadwi.org

تھی، یہ دروازہ بیت اللہ کے رکن عراقی کے سامنے ہے۔

یہ چند مشہور دروازے ہیں ورنہ چھوٹے دروازے جگہ جگہ ہیں اور زیادہ ہیں اور سعودی تعمیر میں دروازوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔

مسعی

مسعی سعی کرنے کی جگہ کو کہتے ہیں، سعی دوڑنے یا تیز چلنے کو کہتے ہیں، مسعی صفا اور مروہ پہاڑوں کے درمیان ایک راستہ ہے، اور بیت اللہ شریف کے شرقی جانب حرم شریف کے کنارے واقع ہے، صفا و مروہ کی پہاڑیاں اب موجود نہیں ہیں، وہ کٹ کٹا کر تقریباً ختم ہو گئی ہیں، صرف ان کی جگہوں پر پتھر کے کچھ ٹکڑے اور ذرا کچھ بلندیاں باقی رہ گئی ہیں، وہاں چند چند سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں ان دونوں مقامات کا آپس کا فاصلہ تقریباً ڈیڑھ فرلانگ کا ہے، پیدل چلنے والا تقریباً پانچ منٹ میں ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہونچتا ہے، انہی دونوں مقامات کے درمیان حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ حضرت ہاجرہؓ پانی کی تلاش میں بار بار آئی گئی تھیں، اسی کے بعد اللہ تعالیٰ نے زمزم شریف پیدا فرمایا اسی وقت سے ان دونوں مقامات کے درمیان آنا جانا ایک عبادت ہے، جو کہ حج اور عمرہ میں ادا کی جاتی ہے۔

اسلام سے قبل عربوں نے ان دونوں پہاڑیوں پر ایک ایک بت رکھ دیا تھا، صفا کے بُت کا نام اساف تھا، اور مروہ کے بت کا نام نائلہ تھا،

www.abulhasanalinadwi.org

عرب ان پر چڑھاوے چڑھاتے اور قربانیاں کرتے تھے، اور حج کے موقع پر سعی بھی کرتے تھے اسلام کے آنے کے بعد یہاں سے بُت ہٹا دیئے گئے، لیکن مسلمانوں کو ان کے درمیان سعی کرنے میں تکلّف ہوا کہ یہ مشرکوں کی نقل نہ ہو، لیکن قرآن مجید میں ان کے درمیان سعی کرنے کا حکم آیا، اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ" الخ (بے شک صفا و مروہ اللہ کی مقدّس نشانیوں میں سے ہیں، پس جو حج یا عمرہ کرے اس کو کوئی گناہ نہ ہوگا کہ ان کے درمیان چکّر لگائے۔)

صفا کی پہاڑی جبل بوقبیس کے دامن میں تھی، وہیں سے سعی شروع ہوتی ہے، صفا کے سامنے حرم شریف کا جو دروازہ ہے، اس کو باب الصفا کہتے ہیں، سعی کے لیے جانے والے اسی دروازہ سے نکل کر صفا جاتے ہیں، مسعی کا راستہ حرم شریف کے مشرقی پہلو میں ہے، اس راستہ پر چند سال قبل دو رویہ دوکانیں تھیں، اور یہ ایک شاندار بازار بھی تھا، درمیان میں عمدہ سڑک تھی، جس پر سعی کرنے والے سعی کرتے تھے، اور خرید فروخت کرنے والے خرید فروخت، اب حرم شریف کی نئی تعمیر میں مسعی کا پورا راستہ حرم کے اندر لے لیا گیا ہے، اب یہ حرم شریف کے مشرقی پہلو میں ایک طویل دو منزلہ دالان کی شکل اختیار کر چکا ہے، اور حرم شریف کا ایک حصّہ ہے، دالان کی دونوں منزلیں سنگ مرمر کے عمدہ فرش سے مزین ہیں، دالان کشادہ ہے، اور آنے جانے والے راستوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے، درمیان میں عمدہ ریلنگ بنا دی گئی ہے، دالان کی اوپری منزل پر جانے کے لیے باب صفا پر ایک زینہ بھی بنا ہوا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

مسعی کے اس حصّہ میں جو صفا سے قریب ہے، ایک تھوڑا فاصلہ سبز ستونوں سے نمایاں کیا گیا ہے،، ان کو میلین اخضرین کہتے ہیں، ان کے درمیان[1] سعی کرنے والا تیز چلتا ہے، یہ حضرت ہاجرہ کے زمانہ میں ایک چھوٹی وادی تھی، یہاں سے حضرت ہاجرہ تیزی سے گزری تھیں، صفا اور مروہ دونوں جگہوں پر کئی کئی زینے ہیں، جن سے مسعی کا راستہ دونوں طرف ملا ہوا ہے، اور ایک سرے سے دوسرے تک جانے پر سعی کا ایک چکر پورا ہوتا ہے، جو شوط کہلاتا ہے۔

داخلہ مسجد حرام

بیت اللہ کے اردگرد چاروں طرف کے پورے خطہ کو مسجد حرام کہتے ہیں[1]، مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے ہی مسجد حرام میں حاضر ہونا مستحب ہے، مسجد حرام میں داخلہ باب السّلام سے مستحسن ہے، کیونکہ مسجد حرام میں داخلہ کے لیے اصل دروازہ یہی ہے، موجودہ باب السّلام قدیم اور اصلی باب السّلام کے سامنے بنا ہوا ہے، لہٰذا اس دروازہ سے داخل ہو کر اصلی باب السّلام سے جو باب بنی شیبہ بھی کہلاتا ہے، گزرنا آسان ہوگا۔

جب آپ مسجد شریف میں داخل ہونے لگیں تو دل کے پورے ادب

---

[1] قرآن مجید میں پورے مکّہ مکرمہ کے لیے اور پورے حرم کے لیے بھی مسجد حرام کا لفظ استعمال فرمایا گیا ہے، اس فرق کو موقع محل کے لحاظ سے سمجھنا چاہیئے۔

www.abulhasanalinadwi.org

کے ساتھ اور بسم اللہ پڑھ کر پہلے داہنا پاؤں دروازے کے اندر رکھیں اور وہی دعا پڑھیں جو ہر مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھی جاتی ہے، یعنی "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

پھر اندر پہنچ کر بیت اللہ شریف پر جب آپ کی نظر پڑے تو اللہ تعالیٰ سے آپ دعا کریں۔ "اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَكَ ھٰذَا تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا وَمَھَابَةً وَّزِدْ مِنْ شَرَّفَهٗ وَکَرَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ اَوِاعْتَمَرَهٗ تَشْرِیْفًا وَّتَکْرِیْمًا وَبِرًّا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ" (اے اللہ اپنے اس پاک اور مبارک گھر کو اور زیادہ عظمت اور برکت دے اور حج وعمرہ کے لیے آنے والے تیرے بندوں میں سے جو تیرے اس گھر کی پوری پوری تعظیم کریں تو ان کے درجے بلند کر اور یہاں کی خاص برکتیں اور رحمتیں ان کو نصیب فرما، اے کعبہ کے رب دنیا و آخرت کی سب تکلیفوں اور بُری حالتوں سے مجھے اپنی پناہ میں رکھ۔)

اس کے علاوہ اور بھی جو چاہیں اس وقت دعا مانگیں، یہ دعا کی مقبولیت کے خاص موقعوں میں سے ہے۔

اقسام طواف

مسجد حرام میں پہونچنے کے بعد خواہ آپ عمرہ کر رہے ہوں خواہ حج آپ کو

www.abulhasanalinadwi.org

طواف کرنا ہوگا، حج کے لیے مکہ مکرمہ آنے والے پر طواف تین قسموں کا ہوتا ہے، ایک طوافِ قدوم یہ حرم شریف میں آنے پر ادا کرنا ہوتا ہے، اور یہ صرف سنّت ہے، دوسرا طوافِ زیارت یہ حج کا رکن ہے، اس کے چھوٹ جانے سے حج نہیں ہوتا، یہ دس ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ تک ادا کیا جاسکتا ہے، البتہ ۱۱ر نار یخ کو ادا کرنا مستحب ہے، تیسرا طوافِ وداع ہے، یہ مکہ مکرمہ سے [illegible] ہونے پر کیا جاتا ہے، اور یہ واجب ہے، طواف کی یہ قسمیں دراصل حج کے طوافوں کی ہیں، عمرہ میں اختصار ہے، اور وہ یہ کہ صرف ایک طواف کافی ہوجاتا ہے اور وہ فرض طواف ہے۔

حج وعمرہ کے علاوہ کیئے جانے والے طوافوں میں نفلی طواف، نذر کا طواف اور تحیۃ المسجد طواف ہے، نفلی طواف جس قدر کرسکیں کریں، حرم شریف میں نفل نماز سے افضل نفل طواف ہے۔

طواف کا مسئلہ

طواف کے لیے نیّت اور مسجد حرام میں طواف کرنا شرط ہے، اس کے، شروط (جمع) ہوتے ہیں، ان میں سے چار شروط فرض اور بقیہ واجب ہیں، طواف کے بقیہ واجبات حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ طہارت

۲۔ ستر عورت

www.abulhasanalinadwi.org

۳۔ داہنی طرف سے طواف کرنا۔

۴۔ حطیم کے باہر سے طواف کرنا۔

طواف کی ادائیگی میں ان مذکورہ باتوں کا التزام ضروری ہے، طواف حجر اسود کے سامنے شروع کیا جاتا ہے، اور سات چکر پورے ہو جانے پر وہیں ایک طواف پورا ہوتا ہے۔

طواف کا طریقہ

طریقہ یہ ہے کہ جب طواف کرنے کا ارادہ ہو تو حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں کہ اپنا داہنا مونڈھا حجر اسود کے بائیں کنارے کی سیدھ میں ہو اور پورا حجر اسود آپ کے داہنی جانب ہو، یہاں کھڑے ہو کر آپ طواف کی نیت کریں، نیت دراصل دل کے ارادہ کا نام ہے، لیکن اچھا ہے کہ اس وقت زبان سے بھی کہیں کہ:۔

"اے اللہ میں تیرے حکم کے مطابق تیرے اس پاک گھر کا طواف کرنا چاہتا ہوں تو صحیح طریقہ سے اس کو ادا کرادے اور قبول کرلے"

یہ نیت اور دعا کرنے کے بعد اب ذرا داہنی طرف ہٹ کر حجر اسود کے بالکل مقابل میں آجائیں کہ حجر اسود آپ کے چہرہ اور سینہ کی سیدھ میں ہو، اور نماز کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر کہیں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"، پھر اگر موقع ہو تو آگے بڑھ کر ادب سے حجر اسود کو چومیں اور اگر طواف کرنے والوں کی

www.abulhasanalinadwi.org

کثرت اور کشمکش کی وجہ سے حجر اسود کو چومنے کا اس وقت موقع نہ ہو تو آپ صرف اتنا کریں کہ اپنا داہنا ہاتھ اس کو لگا کر بس ہاتھ کو چوم لیں۔ اور اگر یہ بھی مشکل ہو تو بس صرف اتنا کافی ہے کہ حجر اسود کے مقابلہ میں جہاں آپ کھڑے ہیں وہیں سے اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں حجر اسود کی جانب کر کے (اس طرح کہ اس وقت آپ کے ہاتھوں کی پشت آپ کے چہرہ کی طرف ہو) بس اپنی ہتھیلیوں ہی کو چوم لیں، شریعت میں یہ ایسا ہی ہے، جیسا حجر اسود کو چومنا، تو ان میں سے جو صورت بھی ممکن ہو سکے، آپ اسی کو اختیار کر کے طواف شروع کر دیں۔

ایک طواف میں خانہ کعبہ کے سات چکّر لگائے جاتے ہیں، اور طواف کرنے والا حجر اسود کے سامنے سے چل کر جب پھر حجر اسود کے سامنے پہونچتا ہے تو ایک چکّر پورا ہوتا ہے، اور یہ ایک شوط کہلاتا ہے، سات شوط پورے ہونے پر ایک طواف ہوتا ہے، ہر چکّر میں اس کا لحاظ رہے کہ بیت اللہ کی طرح حطیم، حجر اسمٰعیل بھی آپ کے بائیں جانب رہے، اگر طواف کرنے والا حجر اسماعیل کے اندر سے نکلے گا تو اس کا طواف نہ ہوگا۔

ہر چکّر میں جب حجر اسود کے سامنے سے گزرنا ہو اور اس کو چومنے کا موقع ملے تو ہر دفع اس کو چومیں ورنہ جیسا بتایا گیا ہے، اپنا داہنا ہاتھ اس پر لگا کر یا اشارہ کر کے اس کو چومیں اس کو استلام کہتے ہیں۔

اللہ و رسول نے طواف کے لیے کوئی خاص دعا مقرر نہیں کی ہے،

www.abulhasanalinadwi.org

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھوٹی چھوٹی یہ دعائیں طواف میں پڑھنا ثابت ہیں "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ" اے اللہ میں تجھ سے گناہوں کی معافی اور عافیت مانگتا ہوں دنیا و آخرت میں، رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ، اے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی اچھی حالت نصیب فرما اور آخرت میں بھی اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا"

یہ دوسری دعا جو قرآن مجید کی ایک آیت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم طواف میں کثرت سے پڑھتے تھے، یہ اور جو ذکر و تلاوت میں سے سہولت ممکن ہو طواف میں پڑھا جا سکتا ہے۔

رمل و اضطباع

جس طواف کے بعد سعی کرنا ہوتا ہے خواہ حج کا طوافِ زیارت ہو یا عمرہ کا طوافِ فرض یا نفل طواف جس کے بعد بھی سعی کرنا ہو رمل کیا جاتا ہے، رمل اس کو کہتے ہیں کہ طواف کے پہلے تین چکروں میں پہلوانوں کی طرح سینہ تان کر شانے ہلاتے ہوئے اور ذرا تیز چلا جائے اور قدم قریب قریب رکھے جائیں اس وقت احرام کی اوپری چادر اس طرح اوڑھی جائے کہ اس کا داہنا حصہ داہنے ہاتھ کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیا جائے عربی میں اس کو اضطباع کہتے ہیں، رمل و اضطباع دونوں صرف سنّت ہیں، اور وہ پہلے تین چکروں میں ان کا نہ کرنا سنّت ہے، کسی سنّت کے ترک سے عبادت تو ادا ہو جاتی ہے، لیکن ثواب میں کمی آجاتی ہے، آپ کا یہ طواف اگر عمرہ کا ہے

www.abulhasanalinadwi.org

تو آپ کو اس کے بعد سعی بھی کرنا ہوگا، لہٰذا آپ رمل واضطباع دونوں کیجئے۔

رکعتین طواف

طواف سے فارغ ہونے کے بعد دو رکعات طواف ادا کرنا واجب ہے بہتر یہ ہے کہ یہ مقام ابراہیم پر ادا کی جائیں ورنہ حرم شریف میں کسی جگہ پر ادا کی جاسکتی ہیں، ان کی ادائیگی کے بعد دعا کرنا چاہیئے، پھر زمزم شریف کے کنوئیں پر آکر زمزم شریف پینا چاہیے، اور دعا کرنا چاہیئے، پھر ملتزم شریف پر آکر لپٹ کر خوب دعا مانگنا چاہیئے، قبولیت دعا کے لیے یہ بہترین جگہ ہے۔

ملتزم شریف سے فارغ ہوکر سعی کی غرض سے باب الصفا کا رخ کرنا چاہیئے اور اگر یہ طواف قدوم یا کوئی ایسا طواف ہے، جس کے ساتھ سعی نہیں ہے تو اب حرم شریف کے کام سے فراغت ہوگئی ہے، ورنہ اب سعی کے لیے مسعیٰ پر جانا ہے، مسعیٰ کا تذکرہ آپ پڑھ چکے ہیں۔

سعی کا مسئلہ

یاد رکھیئے کہ عمرہ ہو یا حج، سعی بھی اس کے فرائض میں ہے، اور وہ بھی طواف کی طرح ایک عبادت ہے، البتہ نفل سعی نہیں ہوتی صرف عمرہ یا حج کے لیے ہوتی ہے، سعی کے بھی، شروط ہیں، ان میں سے چار فرض ہیں، اور بقیہ شروط واجب ہیں، سعی کے واجبات میں (۱) پیدل سعی کرنا بشرطیکہ معذوری نہ ہو (۲) سعی کی پوری

www.abulhasanalinadwi.org

مسافت مکمل کرنا (۳) صفا و مروہ دونوں جگہ ایڑیاں ملا کر لوٹنا ہے۔

سعی کرنے کے لیے آپ کو صفا پہاڑی کی جگہ پر جانا چاہیئے، اس کے لیے باب الصفا سے نکلنا ہوگا یہ حجر اسود کے بالکل سامنے کے رخ پر ہے، باب الصفا سے نکلتے ہی مقام صفا کی سیڑھیاں اور پتھر کا ایک ٹیلہ ملتا ہے، باب الصفا سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھنا چاہیئے "بسم اللہ والصلوٰۃ علیٰ رسول اللہ اللّٰھم اغفرلی ذنوبی وافتح ابواب فضلک" اور پہلے بایاں پیر نکالنا چاہیئے، جب صفا کے قریب پہونچنا ہو تو یہ پڑھیئے "ابدأ بما بدأ اللہ بہ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ" اور صفا پر اتنا چڑھ جانا چاہیئے کہ دروازہ کے اندر سے کعبہ شریف نظر آنے لگے پھر قبلہ رو ہو کر دونوں ہاتھوں کو شانوں تک اس طرح اٹھائیے جس طرح دعا کی جاتی ہے، اور تین بار بلند آواز سے اللہ اکبر تین بار لا الہ الا اللہ کہہ کر یاد ہو تو یہ دعا پڑھیئے "لا الہ الا اللہ وحدہٗ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علیٰ کل شیٔ قدیر لا الہ الا اللہ وحدہٗ انجز وعدہٗ ونصر عبدہٗ وھزم الاحزاب وحدہٗ" پھر پست آواز سے حمد و ثنا اور درود کے بعد اپنے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا کیجیے اس طرح تین بار کیجیے جلد بازی نہ کیجیے بلکہ جی لگا کر اطمینان کے ساتھ دعا کیجیے یہ بھی دعا مقبول ہونے کی جگہ ہے۔

اس کے بعد اتر کر مروہ کی طرف دعا اور ذکر کرتے ہوئے سنجیدگی سے

www.abulhasanalinadwi.org

چلئے کچھ دور کے بعد میلین اخضرین یعنی دو سبز ستون نظر آئیں گے وہاں سے دوڑ کر یا تیزی کے ساتھ چلئے، پھر جب آگے ایسے ستون دوبارہ نظر آئیں تو وہاں پہنچ کر دوڑنا بند کر کے حسب معمول رفتار سے چلئے، میلین اخضرین کے درمیان دعاؤں میں اضافہ کر دینا مناسب ہے یہاں کے لیے ایک دعا یہ بھی بتائی گئی ہے، "رب اغفر وارحم واعف وتکرم وتجاوز عما تعلم انك تعلم ما لا نعلم انك انت الاعز الاکرم"[1]

مروہ پر پہنچ کر دو ایک سیڑھی چڑھ کر قبلہ رو ہو کر دعا کیجئے، یہ ایک چکر ہوا وہاں سے پھر صفا پر آئیے، یہ دوسرا پھیرا ہوا، اسی طرح سات پھیرے کیجئے اور ہر پھیرے میں صفا و مروہ پر دعا کیجئے اور دونوں سبز ستونوں کے درمیان دوڑیئے جب سات پھیرے پورے ہو جائیں تو سر کے بال منڈوائیے یا کتروا لیجئے یہ اگر عمرہ کی سعی تھی تو اب احرام ختم ہو گیا اور عمرہ سے فراغت بھی ہو گئی۔

اور یہ یاد رکھئے کہ شرائط اور فرض خواہ طواف کے ہوں خواہ سعی کے اگر ان میں سے کوئی چھوٹ جائے گا، تو طواف یا سعی ادا نہ ہوگی، باطل ہو جائے گی، البتہ واجب کے چھوٹ جانے سے بہت زیادہ ناقص شکل میں ادا ہوگی، اس لیے اس کے چھوٹنے پر بھی اعادہ کر لینا چاہیئے، اور اگر اس وقت پتہ چلے

---

[1] اے میرے رب مغفرت اور رحم فرما اور معاف فرما اور کرم فرما، اور درگزر فرما اس بات سے جو تیرے علم میں ہے، بیشک تو وہ جانتا ہے جو میں نہیں جانتا بے شک تو بڑی برتری اور عزت والا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

جب اعادہ کا وقت نکل چکا ہو تو اگر فرض ہے تو اس کا دم یعنی ایک جانور کی قربانی ہوگی۔ طواف وسعی کے متعلق بعض باتیں جن پر عمل کرنے سے طواف وسعی مسنون طریقہ سے ادا ہوتی ہے درج ذیل ہیں۔

(۱) طواف کی حالت میں جو ذکر یا دعا آنحضرتؐ یا صحابہؓ سے منقول ہے، اس کو پڑھنا افضل ہے کچھ نہ یاد ہو تو "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" ہی کی تکرار بالخصوص رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کر لینا چاہیئے۔

(۲) خشوع وخضوع کے ساتھ طواف کرنا چاہیئے۔

(۳) طواف میں چلا کر دعا پڑھنا، پڑھانا کہ نمازیوں یا طواف کرنے والوں کا ذہن منتشر ہو سخت منع ہے، ایسی حالت میں پست آواز سے پڑھنا واجب ہے۔

(۴) طواف کی حالت میں نظر نیچی کیے ہوئے اپنے چلنے کی جگہ نظر جمائے ہوئے چلنا چاہیئے، اِدھر اُدھر نہ دیکھنا چاہیئے، بلکہ اس حالت میں کعبہ مکرمہ کی طرف بھی نہ دیکھنا چاہیئے۔

(۵) طواف کی حالت میں نہ کمر پر ہاتھ رکھ کر چلنا چاہیئے اور نہ اس طرح ہاتھ باندھنا چاہیئے جس طرح نماز میں باندھتے ہیں۔

(۶) طواف میں "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" کے ساتھ مزید ان دعاؤں کی بھی فضیلت وارد

www.abulhasanalinadwi.org

ہوئی ہے۔

(الف) اللّٰھمّ انّی اسألك العفو والعافیة فی الدنیا والآخرة۔

(ب) سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ۔

(ج) اللّٰھمّ انّی اعوذ بك من الکفر والفاقة ومواقف الخزی فی الدّنیا والآخرة۔

(د) اللّٰھمّ قنّعنی بما رزقتنی وبارك لی فیه واخلف علی کل غائبة لی بخیر۔

(۷) سعی کے ہر شوط میں میلین اخضرین کے درمیان دوڑنا مستحب ہے، برخلاف رمل کے کہ طواف کے صرف تین چکروں میں مسنون ہے۔

(۸) طواف اور سعی کے دوران ضرورت پر کسی سے بات کر لینا، وہ جسمانی حرکت جو نماز میں منع ہیں کر لینا طواف و سعی کو باطل نہیں کرتا، اس طرح کی پابندیوں کے لحاظ سے طواف و سعی نماز سے مختلف ہے۔

(۹) معذور یا وہ بوڑھے اشخاص جو کمزوری یا کسی دوسرے سبب سے اپنے پیروں پر طواف یا سعی نہیں کر سکتے وہ کرسی یا اس جیسی کسی چیز پر بیٹھ یا لیٹ کر یہ فریضہ ادا کر سکتے ہیں۔

وہ مقامات جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی

(۱) خانہ کعبہ کے اندر (۲) مقام ابراہیم کے پیچھے (۳) کعبہ کے دروازہ

www.abulhasanalinadwi.org

کے نزدیک (۴) مطاف میں حجر اسود کے بالمقابل (۵) رکن عراقی کے قریب جو کہ حطیم اور باب کعبہ کے درمیان واقع ہے (۶) الحجر (ایک چھوٹا گڑھا جو باب کعبہ اور رکن عراقی کے درمیان دیوار کعبہ سے قریب تھا کچھ عرصہ سے بھر دیا گیا ہے) پر (۷) تمام جوانب جو بیت اللہ کے سامنے ہیں (۸) حطیم میں خصوصاً میزاب کعبہ (چھت کی نالی) کے نیچے (۹) رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان (ہجرت سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم عموماً اسی جگہ نماز پڑھتے تھے، اسی طرف سے کعبہ اور بیت المقدس دونوں سامنے پڑتے ہیں)۔ (۱۰) رکن شمالی کے نزدیک بایں صورت کہ باب العمرہ پیچھے پڑتا ہو (۱۱) رکن یمانی کے جانب (کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام کا بھی مصلّٰی تھا)

اندرون کعبہ حاضری

باب کعبہ معظمہ کی کرسی وہی ہے جو بیت اللہ کے اندر کے فرش کی کرسی ہے، اور یہ کرسی بیت اللہ کے بیرونی صحن کی کرسی سے قدِ آدم سے زیادہ بلند ہے اندر جانے کے لیے سیڑھی لگانی پڑتی ہے، بیت اللہ کے اندر اگر کسی کو جانے کا موقع حاصل ہو جائے تو ادب کے ساتھ مسجد میں داخلہ کی دعا پڑھتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھتے ہوئے داخل ہونا چاہیئے اور اندر جا کر دو رکعت نفل ادا کرنا چاہیئے اور دعا کر کے ادب کے ساتھ واپس آجانا چاہیئے، اندر سیر و تفریح نہ کرنا چاہیئے، اور اندر جانے کے لیے نامناسب اور ناجائز ذرائع بھی نہ

www.abulhasanalinadwi.org

اختیار کرنا چاہیئے خواہ اندر جانا نہ ہو سکے کیونکہ بیت اللہ کے اندر جانا ضروری نہیں ہے، صرف مستحب فعل ہے، اور ایک مستحب فعل کے لیے ناجائز طریقہ اختیار کر کے اپنے سر گناہ لینا عقلمندی نہیں، اور بیت اللہ کا ایک حصہ حجر اسمٰعیل میں حطیم بھی ہے، اندرون کعبہ حاضری کی سعادت وہاں جا کر بھی حاصل ہو جاتی ہے، کیونکہ یہ اصلاً کعبہ بیت اللہ کے اندر کا حصہ ہے، قریش کی تعمیر میں باہر رہ گیا تھا، تب سے باہر ہے۔

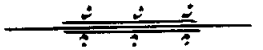

www.abulhasanalinadwi.org

مکّہ مکرّمہ کے تاریخی اور مذہبی مقامات

(شہر کے اندر کے مقامات)

مولد النّبی صلّے اللہ علیہ وسلّم

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والد ماجد کے مکان کا محل وقوع جس میں حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم پیدا ہوئے، اور اس دنیا کو اپنی تشریف آوری سے منوّر فرمایا، صفا سے معلاۃ جانے والے راستہ پر داہنی طرف شعب بنی عامر میں لب سڑک بتایا جاتا ہے۔ اب اس کی جگہ مکّہ مکرمہ کا کتب خانہ ہے۔ اس کے مشرقی جانب کا خطہ بنو ہاشم کی آبادی تھی، اس کی ایک گلی حضرت علیؓ کے نام پر اب بھی موسم ہے، اس کے متصل اب محلہ الغزہ ہے۔

دار النّبی صلّے اللہ علیہ وسلّم

جس گھر میں حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے نبوّت کے تیرہ ۱۳ سال گزارے

www.abulhasanalinadwi.org

اور جس میں آپ کی محبوب صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہوئی، وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا گھر تھا۔ اس کا محل وقوع مروہ سے جنوب میں بتایا جاتا ہے، اب اس میں ایک مدرسہ ہے۔

مولد سیدنا علی کرم اللہ وجہہ

جس گھر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ پیدا ہوئے، وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش کے قریب بتایا جاتا ہے۔

دار الارقم بن الارقم

آج کل اسے دار خیزراں کہا جاتا ہے وہ صفا سے متصل تھا اب وہاں پختہ میدان و راستہ ہے جو قصر شاہی اور مسعی کے درمیان ہے۔ یہی وہ گھر ہے جس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور جو لوگ آپ پر ایمان لائے تھے، بعثت کے شروع دور میں چھپ کر پوشیدہ طور پر نمازیں پڑھا کرتے تھے، یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا اس وقت سے سب علی الاعلان مسجد میں نماز کے لیے جانے لگے، اس جگہ صحابہ کرامؓ اکٹھا ہوتے تھے، اور یہی وہ جگہ ہے، جہاں حضرت عمرؓ اسلام لائے اور پھر اسلام پر کھلے طریقہ سے عمل ہونے لگا۔

---

www.abulhasanalinadwi.org

دار ابی سفیان

اس کا محل وقوع شارع مدعیٰ پر بتایا جاتا ہے، مروہ کے جنوب میں ایک کھلی جگہ ہے، اس گھر کی خصوصیت یہ تھی کہ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو امن قرار دیا تھا، اور فرمایا تھا کہ "من دخل دار ابی سفیان فھو امنٌ ومن دخل المسجد فھو امنٌ"، (ترجمہ: جو ابوسفیان کے گھر میں چلا جائے گا، وہ مامون ہے، اور جو مسجد الحرام میں چلا جائے گا وہ مامون ہے) یہ حرم شریف کے جنوب مشرق میں واقع ہے، دار ابی سفیان اس محلہ سے متصل تھا جس میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مکان ہے۔

صفا و مروہ

صفا و مروہ کی پہاڑیاں جن کے درمیان سعی کی جاتی ہے، اور جن کے درمیان حضرت ہاجرہؑ نے پانی کی تلاش میں چکر لگائے تھے، حرم شریف سے بالکل متصل ہیں، اور آبادی میں تقریباً چھپ گئی ہیں، لیکن ان کے نشانات نظر آتے ہیں، اور انہی کے درمیان سعی ادا کی جاتی ہے، صفا پہاڑی حرم سے جنوب مشرق میں جبل بوقبیس کے دامن میں اور مروہ پہاڑی حرم کے مشرقی رخ پر حرم کی دیواروں سے متصلاً واقع ہیں، دونوں کو نمایاں طریقہ سے تعمیر میں دکھایا گیا ہے۔ لیکن اصل پہاڑیاں کٹ کر آبادی میں تبدیل ہو چکی ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

جبل بوقبیس

جبل صفا سے بالکل متصل حرم کے جنوب مشرقی کنارے پر جبل بوقبیس ہے، اور وہ مسجد حرام کے باہر ہے، اس پہاڑ پر چڑھ کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش کے سامنے دعوت اسلام رکھی تھی، اس پہاڑ پر مسجد بلال ہے، کہتے ہیں کہ اسی پر معجزہ شق القمر ہوا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس پر حضرت آدم علیہ السلام کی قبر ہے۔ اب اس پہاڑ پر قصر شاہی ہے جو حرم سے تقریباً متصل ہے لیکن بلندی پر ہے

جبل ہندی (قعیقعان)

مسجد حرام کے شمالی جانب جبل بوقبیس کے عین مقابل ایک دوسرا پہاڑ ہے جس کا نام جبل قعیقعان ہے، ان دونوں پہاڑوں کے درمیان وادی کے نشیب میں ہی حرم و کعبہ واقع ہیں اور اوپر سے حرم اور کعبہ بہت صاف نظر آتے ہیں، اور ان کے اوپر سے شہر کا بڑا حصہ دکھائی دیتا ہے، لیکن آبادی جبل قعیقعان کے اوپر تک پہنچ چکی ہے۔ اس پہاڑ کو جبل ہندی بھی کہتے ہیں

جبل عمرؓ اور اس کے شمالی محلے

مسجد حرام کے مغربی جانب ایک اور پہاڑ ہے جو جبل عمرؓ کہلاتا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

اس کے پہلو میں حضرت عمرؓ کا مکان تھا شہر کی آبادی اب اس سے متجاوز ہو کر دوسری طرف دور تک چلی گئی ہے، جہاں اب کئی محلے اور سڑکیں ہیں ان میں ایک شارع منصور اور ہندراویہ ہے، جبل عمر سے شمال میں الشبیکہ اور الباب نامی محلے ہیں، یہاں مدرسہ صولتیہ ہے۔

شعب ابی طالب اور الغزہ

یہاں بنو ہاشم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تین سال محصور رہے یہ مسجد حرام کے مشرق میں واقع ہے۔ اس سے ملا ہوا محلہ الغزہ ہے جہاں شاندار دوکانیں اور بازار ہے۔

دار الندوہ

دار الندوہ اب مسجد حرام کے اندر شامل ہو گیا ہے، اس کا جائے وقوع باب الزیادہ کے حصہ میں ہے، دار الندوہ اسلام کے غلبہ سے پہلے قریش کی دار الشوریٰ تھی، اس میں بیٹھ کر قریش کے سردار اپنے مسائل پر غور کرتے تھے، اور فیصلے کرتے تھے۔ دراصل یہ اسلام سے قبل قریش کے ایک جد قصی کا گھر تھا قصی قریش کے بڑے لیڈر تھے، انھوں نے مکہ کا انتظام سنبھالا تھا قریش ان کی بڑی عظمت مانتے تھے ان کے بعد ان کے مکان کو دار الشوریٰ بنا لیا تھا، قصی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی اجداد میں تھے۔

www.abulhasanalinadwi.org

دار سیدنا عبّاس بن عبد المطلب

حضرت ابن عباس کے مکان کی جگہ مسعیٰ میں مروہ جانے والے کے دائیں طرف ہے۔

مکّہ مکرمہ کی بڑی اور مرکزی سڑک

مکہ مکرمہ کی بڑی اور اہم سڑک وہ ہے جو مکہ مکرمہ کے مغربی حصّہ سے شروع ہو کر پورے شہر کو قطع کرتی ہوئی اور حرم شریف کے پاس سے ہو کر شہر کے مشرقی سمت سے ہوتی ہوئی باہر نکل جاتی ہے۔ یہ ایک طرف جدہ کی جانب اور دوسری طرف منیٰ، عرفات، اور طائف کو جاتی ہے، یہ سڑک مکہ مکرمہ کے شہر کو جنوبی شمالی حصّوں میں منقسم کر دیتی ہے، درمیان شہر میں حرم شریف تک اسی سڑک سے وابستہ محلّے جرول، الباب الشبیکہ ملتے ہیں، پھر حرم شریف کے جنوبی پہلو سے یہ سڑک گزرتی ہے، اس وقت اس کے محلّے سوق الصغیر، جیاد اور مسعیٰ اور حرم شریف کے بعد القشاشیہ سوق اللیل، العزہ، شعب، عامر اور معلاۃ ملتے ہیں، معلاۃ سے یہ سڑک کئی سمتوں میں منقسم ہو کر شہر سے باہر چلی جاتی ہے، ان میں سے ایک سڑک ایک طرف معابدہ ہو کر منیٰ، عرفات اور دوسری طرف طائف کی طرف جاتی ہے، دوسری سڑک جنۃ المعلاۃ پھر جبل حجون میں سے ہوتی ہوئی پہلے مغرب کی طرف

www.abulhasanalinadwi.org

مڑتی ہے پھر شمال کی طرف مدینہ منوّر کو چلی جاتی ہے۔

مکّہ مکرّمہ کے اہم محلّے

محلۃ الشامیہ

حرم شریف کے شمالی جانب کے علاقہ کو الشامیہ کہا جاتا ہے، یہ کئی سڑکوں اور محلّوں پر مشتمل ہے، اس کے قابل ذکر محلّے القرارہ، النقا، السلیمانیہ الجدریہ، البراضیہ ہیں،

محلّہ جیاد

مکّہ مکرّمہ کا بڑا اور ممتاز محلہ ہے، یہاں متعدد سرکاری دفاتر ہیں، یہ حرم شریف کے جنوبی جانب الشامیہ سے بالکل مخالف سمت واقع ہے۔

مسفلہ

مکّہ مکرمہ کا نشیبی محلہ مسفلہ کہلاتا ہے، یہ مکہ مکرمہ کے جنوبی سرے پر واقع ہے اسی حصّہ سے گزر کر حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے ہجرت فرمائی تھی، مسفلہ کے نشیب میں ہونے کی وجہ سے یہاں پورے شہر کا مستعمل اور غیر مستعمل پانی بہہ کر پہنچتا ہے، اس پانی کی مدد سے یہاں کے لوگوں نے کھیت بنا لیے ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

اب مسفلہ میں بہت آبادی ہوگئی ہے، یہاں یمنی عرب نسل کے خصوصاً بنگالی زیادہ آباد ہیں۔

معلاۃ

مسفلہ کے بالمقابل شہر کا دوسرا آخری سرا معلاۃ کہلاتا ہے، یہ شہر کے شمال مشرقی سرے پر ہے، یہیں شہر کا بڑا قبرستان ہے، جس کو جنۃ المعلاۃ کہتے ہیں، اسی میں مکہ مکرمہ کے تمام وفات پانے والے عہد اول سے آج تک دفن کئے جاتے رہے ہیں، حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے عم محترم ابوطالب زوجہ معظمہ امّ المومنین حضرت خدیجہؓ کی قبریں یہیں ہیں، حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ نیز مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے مزارات بھی یہیں ہیں، معلاۃ ہی سے گزر کر منیٰ، مزدلفہ اور عرفات کو راستہ جاتا ہے، اب مکہ مکرمہ کی آبادی معلاۃ سے بھی آگے دور تک پھیل چکی ہے۔

معلاۃ کے شمالی جانب محلہ معابدہ ہے، اس محلہ میں پرانا شاہی قصر ہے، معلاۃ کے مغربی جانب جبل حجون ہے۔

شہر کے باہر کے مقامات

غار ثور جبل ثور وہ مشہور پہاڑ ہے، جس کے ایک غار میں حضورؐ نے تین

www.abulhasanalinadwi.org

راتیں بسر فرمائی تھیں، مکّہ کے جنوبی سمت تقریباً ساڑھے تین میل کے فاصلے پر واقع ہے، اس پہاڑ تک مسفلہ سے نکل کر راستہ جاتا ہے، پہاڑ اس علاقہ کے بلند پہاڑوں میں سے ہے، بعض لوگ اس کی بلندی ایک میل بتاتے ہیں، مذکورہ غار اس کی چوٹی پر ہے۔

جبل النور، غار حرا

غار حرا جہاں حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نبوّت سے پہلے بطور عبادت چند دن گزارا کرتے تھے، جبل النور نامی پہاڑی کے اوپر واقع ہے، یہ پہاڑ مکّہ کے شمالی سمت جدھر سے طائف کو راستہ جاتا ہے، تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلے پر ہے، مکّہ کے پہاڑوں میں سے جبل نور صاف طور پر اور جبل ثور فاصلے سے دکھائی دیتا ہے۔

التنعیم

مکہ مکرمہ سے شمالی مغربی جانب تقریباً ڈھائی میل کے فاصلے پر ایک جگہ ہے، یہاں بھی حدود حرم ملتے ہیں، اور مکہ مکرمہ سے براہ راست مدینہ منورہ جانے والے بھی کبھی کبھی ادھر سے راستہ اختیار کرتے ہیں، حجاج عام طور پر عمرہ کا احرام باندھنے یہاں آجاتے ہیں، اور حدود حرم سے باہر نکل کر احرام باندھتے ہیں، کیونکہ میقامات حج کے اندر رہنے والوں کے لیے حدود حرم

www.abulhasanalinadwi.org

ہی میقات ہیں، مکہ مکرمہ کے ہر چہار جانب میں سے اس جانب حدود حرم سب سے زیادہ قریب ہیں، اسی لیے یہاں سے عمرہ کا احرام باندھنے پر حجاج چھوٹے عمرہ کا نام دیتے ہیں، اب مکہ مکرمہ کی آبادی اس کے آگے تک پھیل ہے۔ اور یہ مقام اندرون شہر میں آگیا ہے۔

مکہ مکرمہ کے باشندے

مکہ کی آبادی دنیا کی مختلف نسلوں سے مخلوط آبادی ہے، اگر قدیم مکی تلاش کیے جائیں تو شاید مکہ کے باشندوں میں نہ مل سکیں، صرف ایک گھرانا خالص النسب قدیم گھرانا ہے، اور وہ کعبہ کے کلید بردار شیبیوں کا خاندان ہے، وجہ یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کے لوگ عام طور پر تلاش معاش اور دوسرے مقاصد کے پیش نظر باہر جاتے رہے، اور باہر کے لوگ مکہ میں آکر آباد ہوتے رہے، اس طرح پر وہاں پرانے خاندانوں کا فقدان ہوگیا، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہاں کی آبادی غیر مکی ہے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں کے باشندے عام طور پر وہ ہیں، جن کے آباء واجداد مختلف وقتوں میں یہاں آکر بسے اور وہ وہاں کے قدیم ترین باشندے نہیں ہیں، لیکن زبان، اخلاق اور تمام دوسری چیزوں میں یہ مکیوں ہی کے مساوی ہیں، اور مکی کہلاتے اور سمجھے جاتے ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

مقاماتِ حج

منیٰ

منیٰ مکہ مکرمہ سے تقریباً ڈھائی میل کے فاصلہ پر واقع ہے یہاں تین جمرات ہیں جن کو حجاج اپنے قیام منیٰ کے درمیان کنکریاں مارتے ہیں، منیٰ ہی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے حکم سے اپنے محبوب بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کرنے کے لیے گئے تھے، راستہ میں تین جگہ شیطان نے بہکایا تھا، ان تین جگہوں پر حجاج شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں، اس علامت کی بنا پر ان جگہوں کو جمرات ثلاثہ یا تین شیطان کہا جاتا ہے، ان میں سے بڑا جمرۃ العقبہ اور بقیہ دو الجمرۃ الوسطیٰ اور الجمرۃ الصغریٰ کہلاتے ہیں، ان جمرات کے دو رویہ عمدہ سڑکیں بنی ہوئی ہیں۔ علامت کے طور پر وہاں پتھر کا ایک چھوٹا ستون ہے اور اس کے ارد گرد حلقہ بنے ہیں، کنکریاں گر کر جمع ہو جاتی ہیں بعد میں پھینک دی جاتی ہیں۔

مقام منیٰ حج کے تین چار دنوں میں بہت آباد ہو جاتا ہے، ۸ ذی الحجہ

www.abulhasanalinadwi.org

کو حجاج صبح سے یہاں پہنچ جاتے ہیں، اور یہیں سے درحقیقت حج کے شعائر شروع ہوتے ہیں، اور یہیں پر ختم بھی ہوتے ہیں، حجاج اولاً یہاں آٹھویں کو پھر دسویں، گیارہویں، بارہویں کو اور کبھی کبھی تیرہویں ذی الحجہ بھی قیام کرتے ہیں، درمیان میں نویں ذی الحجہ کا دن عرفات میں اور نویں اور دسویں کی درمیانی شب مزدلفہ میں گزارتے ہیں، یہ دونوں موخرالذکر مقامات منیٰ کے مشرق میں چند میل کے فاصلہ سے واقع ہیں، منیٰ میں سب سے اہم جگہ مسجد خیف ہے، یہ بہت وسیع دالان صحن کی چوکور مسجد ہے، اس میں ایک قبہ بنا ہوا ہے، یہ اسی جگہ واقع ہے، جہاں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی، حجاج اپنے حج کے جانوروں کو منیٰ کی اسی جگہ میں جس کو اب منحر کہتے ہیں ذبح کرتے ہیں، اسی تعلق سے منیٰ کا نام منیٰ پڑا ہے کہ جس کے معنی خون بہانے کے ہیں، منیٰ دو طرفہ پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے، ان کو خشبین یا اخاشب کہتے ہیں منیٰ یوں تو غیر آباد جگہ تھی لیکن اس میں بہت سی عمارتیں بن گئی ہیں جن میں سے کچھ تو حجاج کے آرام و مصالح کے لیے، اور کچھ وہ ہیں جو مکہ مکرمہ کے امراء نے اپنی تفریح و آرام کے لیے بنا رکھی ہیں، اب مکہ مکرمہ کی آبادی اس قدر پھیل گئی ہے کہ منیٰ کا علاقہ مکہ مکرمہ سے تقریباً مل گیا ہے، منیٰ کے حدود شرعی طور پر بطن محسر سے جمرۃ العقبہ تک ہیں، جمرۃ العقبہ کے بعد منیٰ میں شمار نہیں کیا جاتا، بطن محسر بجانب مشرق مزدلفہ کے رخ پر ایک وادی ہے اور جمرۃ العقبہ بجانب مغرب مکہ مکرمہ کی سمت ایک گھاٹی ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

عرفات

مکہ مکرمہ سے تقریباً اکیس ۲۱ کیلومیٹر کے فاصلہ پر بجانب مشرق شہر طائف کے رخ اور راستہ پر ایک بڑی وسیع وادی یا میدان ہے، جس میں نہ کوئی آبادی ہے، اور نہ کوئی عمارت یہ میدان اپنے تین اطراف سے پہاڑی سے گھرا ہوا ہے، درمیان میں اس کے شمالی جانب جبل الرحمۃ ہے، یہی وہ جگہ ہے، جہاں حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا، اور خطبہ ارشاد فرمایا تھا، اسی لیے حاجی کے لیے افضل ہے کہ جبل الرحمۃ کے پاس دوران وقوف عرفہ میں جاکر دعا کرے، کہا جاتا ہے کہ حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا عرفات میں ملے تھے، اسی لیے اس کا نام عرفہ پڑا اور یہ جگہ عرفات کہلائی، عرفات کی وجہ تسمیہ کے متعلق اور بھی باتیں کہی جاتی ہیں، نویں ذی الحجہ کو خاص کر زوال کے وقت سے یہاں حجاج جمع ہوتے ہیں، جس کے بغیر حج ادا نہیں ہوتا، یہاں حاضری کو وقوف عرفہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ نویں ذی الحجہ کو عرفات میں وہ میدان جو سال کے بقیہ حصّوں میں ہر متنفس سے خالی ہوتا ہے، ایک بڑے شہر میں تبدیل ہوجاتا ہے، نویں ذی الحجہ عصر و مغرب کے درمیان اس میدان میں لکھوکھا انسان موجود ہوتے ہیں، جو دعا و عبادت میں مصروف ہوتے ہیں، مغرب کا وقت آتے ہی نماز مغرب پڑھے بغیر مزدلفہ کے لیے واپسی شروع ہوجاتی ہے، مزدلفہ اس کے اور منیٰ کے درمیان

www.abulhasanalinadwi.org

www.abulhasanalinadwi.org

ایک مقام ہے، لہٰذا دوسرے دن صبح کو یہ میدان پہلے کی طرح سنسان اور خالی ہوجاتا ہے، میدان عرفات کی مسجد، مسجد نمرہ کہلاتی ہے، مسجدہ نمرہ سے متصل بجانب مغرب مکہ مکرمہ کے رخ پر ایک چھوٹی وادی بطن عرنہ واقع ہے، مسئلہ کے رو سے وہ عرفات کی مغربی سرحد ہے، وقوف عرفات یہاں تک صحیح ہے، عرفات میں بشرط جماعت اور امام وقت کی موجودگی کے ظہر و عصر ملاکر پڑھنے کا حکم ہے، نماز عصر کو مقدم کرکے نماز ظہر میں ملایا جاتا ہے امام خطبہ دیتا ہے، اور ظہر و عصر پڑھاتا ہے، عرفات کی مسجد کی تعمیر جدید بڑی وسعت کے ساتھ چند سال قبل ہوئی ہے، اور مکہ سے عرفات تک کئی نفیس سڑکیں بن گئی ہیں، جو جبل الرحمۃ تک جاتی ہیں، جبل الرحمۃ کے نیچے ایک قہوہ خانہ بھی ہے، عام دنوں میں لوگ سیر کے لیے یہاں جاتے ہیں، مکہ مکرمہ سے طائف کو نیا راستہ اب اسی طرف سے گیا ہے، اس کے لیے ایک عمدہ سڑک بنادی گئی ہے، اس سڑک راستہ میں ایک کافی اونچا پہاڑ ملتا ہے جو جبل کرا کہلاتا ہے، کہا جاتا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم دعوت اسلام کے لیے طائف تقریباً اسی راستہ سے تشریف لے گئے تھے، سڑک بل کھاتی ہوئی کرا پہاڑ کے اوپر سے گزرتی ہے۔

مزدلفہ

منیٰ اور عرفات کے درمیان یہ ایک وادی ہے، اس کو مشعر حرام کہتے

www.abulhasanalinadwi.org

ہیں، قرآن مجید میں ہے کہ "فَاِذَا اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ"

یہاں بھی ایک مسجد ہے، جہاں حجاج مغرب اور عشا کی نمازیں پڑھتے ہیں، عرفات میں مغرب ہونے کے باوجود حکم یہی ہے کہ مغرب مؤخر کی جائے اور عشا کے ساتھ مشعر حرام میں پڑھی جائے، صبح ہونے سے پہلے یہاں سے روانگی ہوتی ہے، منیٰ میں جمرات کو مارنے کے لیے کنکریاں بھی یہیں سے لی جاتی ہیں، یہاں سے روانہ ہو کر حجاج منیٰ آجاتے ہیں، اور دسویں کی صبح سے حج کے بقیہ دن منیٰ میں گزارتے ہیں۔

بطن محسّر

مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان راستہ میں ایک گھاٹی بطن محسّر ملتی ہے، جس کے متعلق شریعت کا حجاج کو یہ حکم ہے کہ وہاں تیزی سے گزریں، کہا جاتا ہے کہ اصحاب فیل پر یہیں عذاب آیا تھا۔

www.abulhasanalinadwi.org

www.abulhasanalinadwi.org

الحجاج يزورون البعثة الرسمية الحادي عشر في الثاني عشر من ذي الحجة

البعثة الرسمية

www.abulhasanalinadwi.org

حج کا طریقہ

حج کا احرام

اگر آپ قران یا افراد کا احرام باندھ کر مکّہ مکرمہ پہونچے ہیں، تو آپ کا احرام برابر قائم رہے گا، اور آپ کو اب حج کے لیے کوئی نیا احرام باندھنا نہ ہوگا اپنے اسی بندھے ہوئے احرام پر آپ حج کریں گے، لیکن اگر آپ تمتع کا احرام باندھ کر مکّہ مکرمہ آئے تھے تو آپ عمرہ پورا کر کے احرام کھول دیں گے، اور آٹھویں تاریخ کی صبح کے وقت آپ کو حج کا احرام باندھنا ہوگا، اس کا طریقہ اور نیت اسی طرح کرنا ہوتی ہے جیسی تمتع کی صورت میں کہ عمرہ کے احرام میں آپ منیٰ روانہ ہونے کے دن آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھیں گے، اگر فجر کی نماز کے بعد دن نکلنے سے پہلے باندھنا ہو تو احرام کی نفل نماز پڑھے بغیر باندھ لیجئے، اور اگر دن نکلنے کے بعد باندھنا ہو تو دو رکعت نفل پڑھ کر باندھئے نماز سے قبل احرام کی ایک چادر لنگی کی طرح باندھئے اور ایک چادر اوڑھ لیجئے سلام پھیرنے پر فوراً حج کی نیت کیجئے اور ساتھ ہی تین دفعہ لبیک پڑھئے،

www.abulhasanalinadwi.org

"لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ وَلَاشَرِیْکَ لَکَ"، اس کے بعد جو جی چاہے دعا کیجئے۔

منیٰ روانگی

حتی الامکان کوشش کیجئے کہ آپ کا معلّم سویرے ہی آپ کو روانہ کردے منیٰ مکہ سے تقریباً تین میل ہے، عموماً لوگ موٹر سے جاتے ہیں، طاقت ہو اور کوئی رکاوٹ نہ ہو تو پیدل بھی بہ آسانی جا سکتے ہیں، آج منیٰ پہنچ کر کوئی خاص کام نہیں کرنا ہے بلکہ صرف وہاں رہنا ہے، یہ سنّت ہے کہ وہاں آٹھویں کا دن اور آٹھویں، نویں کی درمیانی رات گزاری جائے، پانچ نمازیں (آٹھویں کی ظہر، عصر، مغرب، عشا اور نویں کی فجر) منیٰ میں پڑھی جائیں، لیکن بے کار رہنا مناسب نہیں، ذکر اور تلاوت میں وقت گزارنا چاہیئے۔

عرفات روانگی

نویں کو سورج نکلنے کے بعد عرفات کے لیے روانہ ہونا ہے، عرفات منیٰ سے ۱۵ کیلو میٹر ہے، لوگ پیدل بھی جاتے ہیں، لیکن تکان کا اندیشہ ہو تو پیدل جانا ٹھیک نہیں ہے، موٹر سے جانا چاہیے، حج کی اس سب نقل وحرکت میں لبیک پڑھنے کا اہتمام رکھنا چاہیئے، عرفات پہنچ کر زوال کے

www.abulhasanalinadwi.org

پہلے جی چاہے تو آرام کر لیجئے اور کھانے وغیرہ کی ضروریات سے فارغ ہو جائیے، زوال ہوتے ہی وضو کر لیجئے، غسل کرنا مستحب ہے، ضروری نہیں ہے، وضو کے بعد اگر کوئی بڑی دشواری نہ ہو تو مسجد نمرہ میں پہنچ جانا چاہیئے، امام کی اقتداء میں پہلے ظہر پھر اسی سے متصل عصر کی نماز پڑھنا ہوگا، اور اگر آپ کا مکہ مکرمہ میں قیام پندرہ روز سے کم ہو، تو آپ امام کے ساتھ قصر کر سکتے ہیں، بشرطیکہ امام مسافر ہو اور اگر امام مسافر نہ ہو اور قصر کرے تو خود چاہے مسافر ہو یا مقیم امام کی اقتدا میں نہ پڑھئے بلکہ دونوں نمازوں کو الگ الگ ان کے خاص وقتوں میں چاہے اکیلے یا جماعت کے ساتھ پڑھئے، ظہر پڑھنے کے بعد کوشش کیجئے کہ ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہو، شام تک پورا وقت دعا و استغفار میں، الحاح وزاری اور رونے گڑگڑانے میں صرف کیجئے، ظہر کے بعد فوراً امام کے ساتھ جبل رحمت کے قریب وقوف کے لیے جانا اور دھوپ میں ہی قبلہ رو کھڑے ہو کر دعا کرنا افضل ہے، مگر دھوپ میں کھڑے ہونے سے ضرر یا تکلیف ہو تو جبل رحمت ہی کے قریب سایہ میں یا اپنے خیمہ ہی میں دعا وغیرہ کرتے رہیئے، جب دھوپ کی تیزی کم ہو تو لبیک لبیک پکارتے ہوئے جبل رحمت کے پاس جائیے، جبل رحمت عرفات میں وہ جگہ ہے، جہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں وقوف (قیام) فرمایا تھا، یہاں خوب رو رو کر دعائیں کیجئے اور اگر ضرر کے اندیشہ یا کمزوری کی وجہ سے اپنے خیمہ ہی میں رہ گئے اور بیٹھے ہی بیٹھے دعا و استغفار کرتے رہے تو

www.abulhasanalinadwi.org

کوئی مضائقہ نہیں ہے، کھڑے ہوکر وقوف کرنا مستحب ہے واجب نہیں ہے اور اگر جبل رحمت تک جانے میں گم ہونے، دھوپ کی شدت سے بیمار ہونے یا ہجوم میں دل جمعی کے ساتھ دعا نہ کرسکنے کا اندیشہ ہو تو یہی اچھا ہے کہ خیمہ ہی میں پورا وقت جی لگاکر دعا و استغفار اور درمیان درمیان میں لبیک پڑھنے میں گزار دیجئے، دوسری کتابوں میں نیز ان چھوٹے چھوٹے جیبی رسالوں میں جو حاجیوں کو بمبئی سے مفت مل جاتے ہیں، لمبی لمبی دعائیں لکھی ہیں، لیکن اگر اتنا بھی کرلیں کہ قبلہ رو کھڑے ہوکر سو بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، پھر سو بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ، پھر سو بار نماز میں جو درود پڑھی جاتی ہے پڑھ کر اپنے اور متعلقین اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا کرتے رہیں، تو کافی ہے، کسی سے اتنا بھی نہ ہوسکے تو برابر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، آخر تک اور رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ، پڑھتا رہے اور جو بن پڑے دعا کرے آج ہی کا دن اس سارے سفر کا حاصل اور لب لباب ہے، اس کی قدر پہچاننا چاہیئے اور ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرنا چاہیئے۔

مزدلفہ روانگی

آفتاب ڈوبنے کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ روانہ ہوجائیے مزدلفہ عرفات سے چھ میل ہے، وہاں پہنچ کر مغرب اور عشا ایک ساتھ عشاء

www.abulhasanalinadwi.org

کے وقت میں پڑھئے، آج اس جگہ دونوں نمازوں کا جمع کرنا واجب ہے، یہ رات بڑی مبارک ہے، یہاں تک کہا گیا ہے کہ حاجیوں کے حق میں یہ رات شب قدر سے بڑھ کر ہے، اس لیے جس قدر شب بیداری، ذکر و دعا، توبہ و استغفار، تلاوت و درود کا ورد کر سکیں کیجئے، اچھا یہ ہے کہ مغرب و عشاء سے فارغ ہو کر کچھ دیر ذکر و دعا وغیرہ کر کے سو جائیے اور بہت سویرے جاگ کر تہجد پڑھئے اور برابر تلاوت اور ذکر و دعا میں مشغول رہیئے، اس کے بعد آج یہ افضل ہے کہ فجر کی نماز صبح صادق ہونے کے بعد خوب اندھیرے میں پڑھئے، پڑھ کر جبل قزح پر یا اس کے آس پاس آکر وقوف کیجئے، اس وقوف میں بھی درود شریف، تکبیر، تہلیل، استغفار، تلبیہ اور اذکار کی کثرت کیجئے اور اگر کوئی بتانے والا نہ ہو یا وقت نہ ہو تو جہاں قیام ہے وہیں مشغول رہیئے۔

منیٰ واپسی

جب سورج نکلنے میں بقدر دو رکعت نماز پڑھنے کے (یعنی تقریباً ۲۰ منٹ) رہ جائے تو منیٰ کے لیے روانہ ہو جائیے، چونکہ حجاج کی کثرت کی وجہ سے معلمین کو بروقت موٹریں روانہ کرنے میں دشواری ہوتی ہے اس لیے عام طور پر حاجیوں کو مزدلفہ سے نکلنے میں بہت دیر ہو جاتی ہے اور دن خاصا نکل آتا ہے، یہ مجبوری کی صورت ہے بہرحال کوشش ہونا چاہیئے کہ حتی الوسع تاخیر نہ ہو، روانہ ہونے سے قبل اچھا یہ ہے کہ مزدلفہ ہی سے جمرات

www.abulhasanalinadwi.org

کو مارنے کے لیے کنکریاں لے لی جائیں منیٰ پہونچنے پر اب حاجی کا قیام کم از کم تین روز تک یہیں رہے گا صرف طواف کے لیے ایک بار مکہ جانا ہوگا، منیٰ میں قیام کے یہ دن ایام معلومات کہلاتے ہیں، ان میں حاجی کو روزانہ جمرات پر کنکریاں مارنا ہوتی ہیں، اور پہلے ہی روز قربانی کے بعد بال بنوا کر احرام کھول دینا پھر مکہ جاکر فرض طواف جو کہ طوافِ زیارت کہلاتا ہے ادا کرنا ہوتا ہے، دسویں تاریخ کو پہلے دن اگر نہ کر سکے تو گیارہویں بارہویں تک بھی گنجائش ہے۔

دسویں تاریخ کے کام

منیٰ میں پہونچ کر پہلا کام یہ کیجئے کہ جمرہ عقبہ (کنکری مارنے کی آخری جگہ) جس کو عوام بڑا شیطان کہتے ہیں، سات کنکریاں ماریئے، اس کے بعد قربانی کرکے بال منڈوالیجئے یا کتروالیجئے، اب آپ احرام سے باہر ہوگئے۔

۱۔ جمرہ عقبہ کو پہلی کنکری مارنے کے ساتھ لبیک کہنا موقوف ہوجائے گا، اس کے بعد لبیک نہ کہیئے، کنکری مارتے وقت یہ دعا پڑھیئے۔

بسم اللہ اللہ اکبر رغماً للشیطان ورضیً للرحمٰن، اللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجّاً مَبْرُوراً وَذَنْباً مَغْفُوراً وَسَعْیاً مَشْکُوراً" یہ یاد نہ ہو تو کوئی دوسرا ہی ذکر کیجئے۔

۲۔ قربانی ہو تو قربانی کے بعد اپنے بال بنوانا ہوگا، بال خود اپنے ہاتھ سے

www.abulhasanalinadwi.org

بھی بنا سکتے ہیں دوسرے حاجی کے بال بھی کاٹ سکتے ہیں۔

۳۔ اگر کسی کا حج، حج اِفراد ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے، جس کو قربانی کرنی ہے وہ قربانی کے بعد بال بنوائے گا، اور پھر اس کا احرام کھلے گا، قربانی نہ ہو تو رمی کے بعد ہی بال بنوائے جا سکتے ہیں۔

۴۔ دسویں تاریخ کو اگر آسانی ممکن ہو تو منیٰ سے ایسے وقت چلے کہ طواف زیارت اور سعی سے فارغ ہو کر مسجد حرام میں باجماعت نماز ظہر پڑھے تو بہتر ہے بعض حضرات نے اسی کو مسنون لکھا ہے۔ اور بعض نے واپس آکر منیٰ میں ظہر پڑھنے کو مسنون بتایا ہے، لیکن آج کل مزدلفہ سے منیٰ آنے میں اتنی دیر ہو جاتی ہے کہ رمی اور ذبح پھر حلق سے فارغ ہوتے ہوتے موقع ہاتھ سے جاتا رہتا ہے، اس لیے جب موقع ملے اسی وقت طوافِ زیارت کے لیے مکہ آنا چاہیئے مگر مکہ سے لوٹ کر منیٰ ہی میں رات گزارنی چاہیئے۔

۵۔ اس طواف اور سعی کا بھی وہی طریقہ ہے جو عمرہ کے طواف میں بتایا گیا ہے لیکن چونکہ اس میں احرام کی حالت نہ ہوگی، اس لیے اس میں اضطباع نہیں ہے، اور نہ اس سعی کے بعد سر منڈوانا یا بال کترانا ہے۔

منیٰ میں تین روز

۱۔ دسویں تاریخ کو کنکری مارنے کا وقت صبح صادق سے گیارہویں کی صبح

www.abulhasanalinadwi.org

صادق تک ہے، اگر گیارہویں کو صبح صادق ہوگئی اور دسویں کی کنکری نہیں ماری تو دم واجب ہے۔ یعنی اس کے تاوان میں قربانی کرنا ہوگی۔

اس دن کا مسنون وقت سورج نکلنے کے بعد سے زوال تک ہے، اور زوال سے غروب تک مباح ہے، اور غروب کے بعد صبح صادق تک مکروہ ہے۔

۲۔ دسویں کو صرف آخری جمرہ پر کنکری مارنا ہے۔

۳۔ گیارہویں کو تینوں جمروں پر کنکری مارنا واجب ہے، پہلے جمرۂ اولیٰ پر جو مسجد خیف کے قریب ہے، پھر وسطی پر، اس کے بعد جمرۂ عقبہ پر جو آخر میں ہے۔

۴۔ گیارہویں کو زوال کے بعد ظہر کی نماز پڑھ کر تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں مارنا ہے، بارہویں کو بھی ایسا ہی کرنا ہے۔

۵۔ گیارہویں اور بارہویں کو رمی کا وقت زوال سے شروع ہوتا ہے، اس سے پہلے رمی جائز نہیں ہے۔

۶۔ اگر تیرہویں کو بھی ٹھہر کر رمی کر کے واپس آنا ہے تو بہت اچھا ہے، تیرہویں کو صبح صادق سے غروب تک وقت رہتا ہے، مگر زوال کے بعد مسنون ہے، اس کے پہلے مکروہ وقت ہے۔

۷۔ اگر تیرہویں کو رکنا نہ ہو تو بارہویں کو غروب سے پہلے منیٰ سے نکل جانا چاہیئے۔

www.abulhasanalinadwi.org

۸۔ ہجوم کے خوف سے عورت کی طرف سے دوسرے کا رمی کرنا جائز نہیں ہے، اگر اس سبب سے عورت نے رمی نہیں کی تو فدیہ واجب ہے۔[1]

۹۔ عورت دسویں کو سورج نکلنے سے پہلے اور گیارہویں، بارہویں کو سورج غروب ہونے کے بعد کنکری مارے تو مکروہ نہیں ہے، بلکہ عورت کو رات میں رمی کرنا افضل ہے۔

۱۰۔ بارہویں یا تیرہویں کو منیٰ سے مکہ آتے ہوئے محصّب (جس کو آج کل معابدہ کہتے ہیں، اور وہ شہر کا ایک محلّہ ہے) میں تھوڑی دیر اتر کر خواہ سواری روک کر ٹھہرنا اور دعا کرنا چاہیئے، اگر نہ کر سکے تو گناہ نہیں، مکہ مکرّمہ لوٹنے پر حج کے ضروری اعمال پورے ہو گئے، اب صرف ایک طواف، طواف وداع باقی رہ گیا ہے، جو وطن واپسی پر کرنا ہوگا۔

مکّہ مکرّمہ واپسی

منیٰ سے واپسی کے بعد جتنے دن مکّۂ معظمہ میں قیام ہو اس کو غنیمت سمجھنا چاہیئے اور جتنا ہو سکے طواف، عمرے، نماز، روزے، صدقات اور نیک کام کرنا چاہیئے، اپنے والدین و اقارب کی طرف سے بھی کرے، معلوم نہیں پھر یہ موقع نصیب ہو نہ ہو۔

---

[1] غنیۃ الناسک ص۱۱۱

www.abulhasanalinadwi.org

حج سے واپسی

حج کے بعد جب مکّہ سے وطن واپس ہونے کا ارادہ ہو تو طواف وداع واجب ہے، اس طواف میں نہ رمل ہے، نہ اس کے بعد سعی حاجی کو چاہیئے طواف کے بعد دوگانۂ طواف پڑھ کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر خوب پیٹ بھر کر کئی سانس میں آبِ زمزم پیئے، ہر سانس میں بیت اللہ کی طرف دیکھے، پھر ملتزم کے پاس جا کر جس طرح پہلے طواف کے بعد دیوار کعبہ سے لپٹا تھا، اسی طرح لپٹے اور خوب روئے، گڑگڑائے اور بیت اللہ کی جدائی پر افسوس کرے پھر حجر اسود کو بوسہ دے اور روتا ہوا مسجد سے نکلے اور دروازہ پر کھڑا ہو کر دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بار بار حاضری نصیب فرمائے، یاد رہے تو یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی الْعَوْدَ بَعْدَ الْعَوْدِ الْمَرَّۃَ بَعْدَ الْمَرَّۃِ اِلٰی بَیْتِکَ الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمَقْبُوْلِیْنَ عِنْدَکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ، اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنْ بَیْتِکَ الْحَرَامِ وَاِنْ جَعَلْتَہٗ اٰخِرَ الْعَھْدِ فَعَوِّضْنِیْ عَنْہُ الْجَنَّۃَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

حائضہ عورت طوافِ وداع نہ کرے صرف دروازہ پر کھڑی ہو کر دعا پڑھ لے۔

www.abulhasanalinadwi.org

مکّہ مکرّمہ سے طائف تک

(۱) وادی حنین وغیرہ

مکّہ سے جو سڑک شمالی رخ سے ہوتے ہوئے طائف کو جاتی ہے، اس پر کئی اہم جگہیں ملتی ہیں، ان میں وادی حنین، شرائع، زیمہ، سیل صغیر، سیل کبیر نامی مقامات ہیں، اس راستہ میں پہلی منزل شرائع ملتی ہے، یہ ایک چھوٹی سی بستی ہے، کچھ باغات بھی ہیں، اس منزل سے متصلاً قبل ایک وسیع میدان ملتا ہے، یہ وادی حنین یا وادی اوطاس ہے، کہا جاتا ہے کہ اسی جگہ حنین کا معرکہ ہوا تھا جس میں مسلمانوں کو تھوڑی شکست کے بعد فتح حاصل ہوئی تھی، شرائع کے بعد اس راستہ کی اہم منزل زیمہ ملتی ہے، یہاں ایک چھوٹی سی نہر اور کچھ باغات ہیں یہ ایک خوشنما اور شاداب جگہ ہے۔

سیل کبیر (قرن المنازل)

یہ ایک وادی ہے یہاں سے ایک راستہ نجد کو جاتا ہے اور ایک طائف

www.abulhasanalinadwi.org

کو یہاں سے اطراف کا سیلابی پانی بھی اکٹھا ہو کر گزرتا ہے اسی لیے سیل نام پڑا۔ کہتے ہیں کہ یہی وہ جگہ ہے جہاں عرب کا مشہور میلہ عکاظ لگا کرتا تھا، یہ میلہ عرب جاہلیت کا سب سے بڑا بازار تھا، یہ سال میں ایک بار اور آخر ذی قعدہ میں لگتا تھا اور پندرہ روز تک رہتا تھا، اس میں عرب جزیرہ نما کے مختلف حصّوں سے آکر اکٹھا ہوا کرتے تھے، ان لوگوں میں شاعر، ادیب اور خرید و فروخت کرنے والے اور مختلف طبقوں کے لوگ شریک ہوتے تھے، شعراء اپنی شعر و سخن کی مجلسیں جمایا کرتے تھے، حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم بھی دعوت اسلام کے سلسلہ میں اس بازار میں تشریف لے گئے ہیں، اسلام کے آنے کے بعد یہ بازار ختم ہو گیا، سیل کبیر سے طائف تک اسی سڑک کو پہاڑوں پر سے گزرنا پڑتا ہے۔ تقریباً اسی جگہ قرن المنازل واقع ہے جو اہل نجد کے لیے میقات ہے۔

الجعرانہ

مکّہ معظمہ سے شمال مشرق راستہ پر ایک اہم منزل جعرانہ ہے، یہاں میوؤں اور پھلوں کے باغ ہیں، اس منزل پر حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے غزوۂ حنین سے فراغت کے بعد رک کر مالِ غنیمت تقسیم فرمایا تھا، یہ حدودِ حرم سے باہر ہے، اور حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے اپنے ایک عمرہ کا احرام بھی یہاں سے باندھا تھا، اسی لیے بہت سے لوگ اب بھی مکّہ مکرّمہ سے یہاں موٹروں پر بیٹھ کر آتے ہیں، اور عمرہ کا احرام باندھ کر مکّہ مکرمہ جا کر عمرہ کرتے ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

(۲) کرا اور الہدیٰ

طائف کا مذکورہ بالا یہ راستہ شرائع ہوتا ہوا جاتا ہے لیکن اس کے علاوہ ایک دوسرا راستہ بھی ہے جو عرفات ہو کر طائف جاتا ہے، اس راستہ میں مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان بالکل وسط میں کرا نامی ایک بلند پہاڑ ہے یہ راستہ اسی پر سے گزرتا ہے، اور بہت پیچ وخم کے ساتھ بلند ترین پہاڑیوں سے گزرتا ہے، بڑے مصارف کے ساتھ اس راستہ پر عمدہ سڑک بنادی گئی ہے، اس پر اور مکہ مکرمہ سے چل کر منیٰ پھر مزدلفہ پھر عرفات واقع ہیں، وہ سڑک اور جن مقامات سے گزرتی ہے وہ تقریباً وہی ہیں جن پر دعوت دینے مکہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم طائف تشریف لے گئے، اس راستہ کے ایک بلند سطح مقام پر الہدیٰ نامی بستی ہے یہ ایک شاداب مقام ہے، اور اس کی سطح طائف سے بھی بلند سطح ہے، اس راستہ سے مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان کا فاصلہ ۵۰،۴۵ میل رہ جاتا ہے جبکہ اوّل الذکر راستہ سے ایک سو میل سے زیادہ فاصلہ ہے۔

طائف

طائف مکہ مکرمہ سے مشرقی جنوبی سمت ۸۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے، یہ شہر جبل السراۃ کے سلسلہ پر آباد ہے، یہ پہاڑی شہر ہے، جس کی سطح سمندر سے بلندی ۵ ہزار فٹ ہے، جس پہاڑ پر یہ آباد ہے وہ عزوان کہلاتی ہے، یہ اپنے

www.abulhasanalinadwi.org

قدرتی حالات اور پیداوار کے لحاظ سے حجاز کے مقابلہ میں یمن سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے، شہر ایک ریتلے میدان میں ہے، جو وادیٔ وَجّ کہلاتا ہے اس میدان یا وادی کو چاروں طرف سے پہاڑ کی چوٹیاں گھیرے ہوئے ہیں۔

طائف کی آب وہوا سرد وخشک ہے، پانی خوب پایا جاتا ہے، اور برستا بھی ہے، یہاں کے باغات سارے جزیرہ نما میں اپنے پھلوں کی عمدگی میں مشہور ہیں، سردی کی شدّت کی وجہ سے یہاں کھجور کا درخت نہیں ہوتا، اپنی ٹھنڈک کی وجہ سے یہ جگہ اپنے قرب وجوار کے تمام نشیبی علاقوں کے لیے موسم گرما کی قیام گاہ ہے، خصوصاً مکہ مکرمہ کے لیے یہ شہر خاص اہمیت رکھتا ہے، عہد اوّل میں بھی یہ شہر بڑی اہمیت رکھتا تھا، مکہ مکرمہ کا ہمسر سمجھا جاتا تھا، قرآن مجید میں قریش کی زبان سے نقل کیا گیا ہے، "وَلَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ"، قریتین سے مراد مکہ اور طائف بتائے جاتے ہیں (ترجمہ: کیوں نہیں قرآن مجید ان دو بستیوں میں کے کسی بڑے آدمی پر اتارا گیا)

مکہ مکرمہ کے دولت مند اُس زمانہ میں بھی گرمی یہیں گزارنے آیا کرتے تھے، اور یہ دلچسپ بات ہے کہ مکہ مکرمہ میں موسم سرما زیادہ سردی کا نہیں ہوتا معمولی سردی ہوتی ہے، لہٰذا دولت مند لوگ عموماً گرمی طائف میں اور جاڑا مکہ میں گزارتے تھے۔

عہد اول میں طائف کا سب سے بڑا اور غالب قبیلہ ثقیف تھا، ان کا وہاں

www.abulhasanalinadwi.org

ایک بڑا بت بھی تھا، جس کا نام لات تھا، قرآن مجید میں ہے، "اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی"

طائف کو مکہ کا باغ کہتے ہیں، کیونکہ مکہ میں سارے پھل طائف ہی سے لائے جاتے ہیں، اس وقت طائف کی آبادی ۶۰، ۷ ہزار ہے، شہر طائف کے وسط میں یہاں کی سب سے بڑی مسجد، مسجد ابن عباسؓ ہے، اس کے دائیں طرف ایک حجرہ میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی قبر ہے، اور اس کے بالکل سامنے جنوب مغرب میں مسلمان شہداء کی قبریں ہیں، جو غزوۂ طائف میں شہید ہوئے۔

موجودہ طائف سے ڈھائی تین میل کے فاصلہ پر جنوب مغرب کی طرف ایک چھوٹی بستی منشاۃ ہے، یہ طائف ہی کا حصہ سمجھی جاتی ہے، یہ بستی اسی جگہ بتائی جاتی ہے جس کے قریب نبی صلے اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں اصل طائف آباد تھا۔

یہاں دو باغوں میں دو چھوٹی چھوٹی مسجدیں بنی ہوئی ہیں ان میں سے ایک کو مسجد علی کہتے ہیں، اور دوسری کو مسجد الحبشی کہتے ہیں، ان دونوں مسجدوں میں سے ایک مسجد اس جگہ بنائی گئی ہے، جہاں چوٹیں لگنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے آرام فرمایا تھا، اور جہاں عتبہ وشیبہ کے نصرانی غلام حضرت عدّاس رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں انگور لاکر پیش کئے تھے، ان دونوں مسجدوں کے درمیان ایک وادی ہے جو وادیِ وَجّ کہلاتی ہے، خیال ہے کہ حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم اور مسلمانوں نے غزوۂ طائف میں طائف کا محاصرہ

www.abulhasanalinadwi.org

یہیں فرمایا تھا۔

طائف سے ایک راستہ اس کے جنوب مشرقی جانب شہر تُربہ کو جاتا ہے، اور تربہ سے عسیر و یمن ہوتا ہوا، عدن تک چلا جاتا ہے، دوسرا راستہ العُشیرہ ہو کر ایک طرف نجد و احسا کے شہروں ریاض و ظہران اور دوسری طرف اندرون حجاز ہوتا ہوا مدینہ منوّرہ تک جاتا ہے، لیکن یہ راستے پہاڑوں پر سے گزرنے کی وجہ سے دشوار گزار ہیں، کیونکہ طائف کے ارد گرد اور خاص طور پر اس کے مشرق و جنوب رخ پر خاصے بلند پہاڑ ملتے ہیں، اسی لیے یمن کے لیے سمندر اور مدینہ منوّرہ کے لیے تہامہ یعنی ساحل کے قریب کے میدانی خطوں کے راستوں کو ترجیح دی جاتی ہے، ان کے علاوہ ہوائی جہاز سے سفر ممکن ہے، کیونکہ جزیرہ نمائے عرب میں سوائے مکّہ مکرّمہ کے ہر شہر میں ہوائی مستقر بنے ہوئے ہیں، مکّہ مکرمہ والے جدہ کے ہوائی مستقر کو استعمال کرتے ہیں، وہ ان سے صرف ۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے اور مکّہ مکرّمہ میں پہاڑیوں کی قربت کی وجہ سے کوئی وسیع میدان بھی نہیں ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

مدینہ منوّرہ کی حاضری

سیدنا (حضور) محمد رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کی زیارت بالاجماع قربات اور افضل طاعات میں ہے، اور ترقی درجات کے لیے کامیاب ترین وسیلہ ہے۔ خود رسالت مآب صلّے اللہ علیہ وسلّم نے زیارت کی ترغیب دی ہے، اور باوجود قدرت کے زیارت نہ کرنے والوں کو بے مروّت اور ظالم فرمایا ہے، خوش نصیب ہے، وہ شخص جس کو اس دولت سے نوازا جائے اور بدبخت ہے وہ شخص کہ باوجود قدرت و وسعت کے اس نعمت عظمیٰ سے محروم رہ جائے۔

قال النبی صلے اللہ علیہ وسلّم من زارنی متعمدا کان من جواری یوم القیامۃ۔ (مشکوٰۃ)

رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص بامقصد میری زیارت کرے گا، قیامت کے دن وہ میرے پڑوس میں ہوگا۔

من حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیاتی۔ (مشکوٰۃ ص ۲۳۳)

جس نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت (میری وفات) میرے مرنے کے بعد

www.abulhasanalinadwi.org

کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

مدینہ منوّرہ کے راستے

مدینہ منوّرہ کا شہر اور حرم مکّہ مکرمہ اور جدہ دونوں سے شمالی رُخ پر تقریباً ۴۲۵ سوا چار سو کیلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے، مکّہ مکرّمہ سے مدینہ منوّرہ جانے کے لیے متعدد راستے ہیں، ایک اندرونی حجاز کا راستہ جو العُشیرۃ سے ہوتا ہوا پہاڑی منطقہ سے گزرتا ہے، یہ قدیم راستہ ہے، اور یہ راستہ خاصا دشوار گزار اور اب تقریباً متروک ہے، دوسرا تہامہ کا، اور تیسرا سمندر کا راستہ، ایک مدّت پہلے حجاج کی ایک تعداد سمندری راستہ سے مدینہ منوّرہ کو جاتی تھی، کیونکہ تہامہ کے راستہ میں اچھی سڑکیں نہ تھیں، لیکن ایک عرصہ سے تہامہ میں اچھی سڑک بن گئی ہے اور ادھر چند سالوں سے ایک اور مزید سڑک تعمیر کی گئی ہے، جو پہلی سڑک سے کہیں بہتر ہے، لہٰذا جب سے یہ سڑکیں بنی ہیں تمام حجاج ان ہی سڑکوں کے راستے مدینہ منورہ جاتے ہیں، سڑکوں کی تعمیر سے پہلے قدیم طرز کے راستے تھے، اور ان راستوں کے ذریعہ حجاج کی بڑی تعداد سفر کرتی تھی۔

سمندر کے ذریعہ مدینہ منوّرہ جانے والے عموماً ینبوع کی بندرگاہ پر اترا کرتے تھے، یہ بندرگاہ مدینہ منوّرہ سے تقریباً ۱۴۰ میل کے فاصلہ پر مغربی جانب ایسی ہی ہے جیسے جدہ مکہ مکرمہ کے مغربی جانب، البتہ جدہ مکّہ مکرمہ سے قریب ہے، اور ینبوع مدینہ منوّرہ سے دور ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

ینبوع

یہ بستی دو حصّوں میں منقسم ہے، ایک ینبوع البحر اور دوسری ینبوع النخل کہلاتی ہے، دونوں میں فاصلہ کچھ زیادہ نہیں، اس کا فاصلہ مدینہ منوّرہ سے ۴۵ میل ہے، یہ اس علاقہ کی بڑی بستی ہے۔

ینبوع النخل وجبل رضویٰ

ینبوع النخل، ساحل سمندر سے متصل واقع ہے، یہاں کی اصل خصوصیت یہاں کے باغات اور چشمے ہیں، یہاں کھجور اچھی خاصی پیدا ہوتی ہے، اور اسی کے تعلق سے وہاں کی آبادی ہے، اس کے مشرقی جانب رضویٰ نامی پہاڑ ہے، یہ اس علاقہ کا اونچا اور بڑا پہاڑ ہے، اس کے آس پاس اہل تشیع کی آبادی ہے، ان کا عقیدہ ہے کہ امام غائب محمد بن الحنیفہ اس میں تشریف رکھتے ہیں، کسی روز یہاں سے نکلیں گے۔

ینبوع البحر

ینبوع البحر، ینبوع النخل سے متصل ساحل سمندر پر واقع ہے، اور یہ ایک بڑی بندرگاہ ہے، مدینہ منوّرہ کے سامنے یہ بڑی بندرگاہ ہونے کی وجہ سے یہ مدینہ منوّرہ کی بندرگاہ کہلاتی ہے، ایک زمانہ میں حجاج اسی بندرگاہ سے اُترا

www.abulhasanalinadwi.org

کرتے تھے، لیکن اب اس کو دوسرے کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے، اور عرب حکومت کے سامنے اس کی توسیع کا بھی منصوبہ ہے، اس کی آبادی تقریباً دس ہزار ہے۔

الوَجْہ

ینبوع سے بھی شمال میں حجاز کی ایک اور بندرگاہ ہے، جس کا نام الوجہ ہے، اس بندرگاہ کو بھی مدینہ منورہ کی بندرگاہ کی حیثیت سے بہت دنوں تک استعمال کیا گیا ہے، یہ شمالی حجاز کی ایک بندرگاہ ہے، اور تقریباً خیبر کے مغربی جانب ساحل سمندر پر واقع ہے، جائے وقوع خوبصورت ہے، آبادی تقریباً تین چار ہزار ہے۔

تہامہ کے راستے متعدد رہے ہیں، ایک راستہ مکہ مکرمہ سے رابغ ہوتے ہوئے مدینہ منورہ گیا ہے، اس راستہ کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے عہد میں عام طور پر اختیار کیا جاتا تھا، اس زمانہ میں جدہ کوئی ممتاز اور قابلِ ذکر بستی نہ تھی، لیکن اب تہامہ کے تقریباً تمام راستے جدہ ہو کر جاتے ہیں، اور یہ راستے بھی جدہ کے بعد رابغ سے گزرتے ہیں، البتہ رابغ کے بعد ایک راستہ براہِ راست مدینہ منورہ چلا جاتا ہے، اور دوسرا بدر ہو کر جاتا ہے، اوّل الذکر کچھ عرصہ قبل تک استعمال کیا جاتا تھا، اور اس پر مسجد سے پہلے کوئی اہم منزل نہیں ملتی تھی، اب چند سال سے مؤخر الذکر یعنی بدر والا راستہ اختیار کیا جا رہا ہے،

www.abulhasanalinadwi.org

یہ راستہ پہلے راستہ سے مسجد میں جاکر مل جاتا ہے۔

مکہ مکرمہ اور جدہ کے درمیان کے راستے اور منزلوں کا تذکرہ آپ شروع میں پڑھ چکے ہیں، یہاں جدہ سے آگے کا راستہ بتایا جاتا ہے۔

موجودہ راستہ اور اس کے مقامات

جدہ سے رابغ تک راستہ ساحل سمندر سے گزرتا ہے، راستہ میں کچھ چھوٹی چھوٹی منزلیں ملتی ہیں، جن میں ذہبان، تول، اور قضیمہ قابل ذکر ہیں، قضیمہ کو قدیمہ بھی کہا جاتا ہے، ان منزلوں پر قہوہ خانے اور ہوٹل ملتے ہیں، ضرورت پر حاجی یہاں ٹھہر کر کھانا پکا جائے حاصل کر لیتے ہیں۔

رابغ

جدہ سے مدینہ منورہ کے راستہ کی یہ سب سے بڑی منزل اور بستی ہے، جدہ سے اس کا فاصلہ تقریباً ۹۰ میل ہے، یہاں مکانات دوکانیں اسکول اور آبادی کے دو سرے شعبے پائے جاتے ہیں، بستی سے سمندر تقریباً ایک میل دور ہے، اس کا ساحل جہازوں کو ٹھہرنے کے لیے ایک حد تک سازگار ہے، اس میں اچھی بندرگاہ بننے کی پوری صلاحیت پائی جاتی ہے، آبادی تقریباً سات آٹھ ہزار ہے، اور جدہ سے اس کا فاصلہ ۱۵۵ کیلو میٹر یعنی تقریباً ۹۰ میل ہے، اس بستی سے تقریباً دس میل جنوب مشرق میں الجحفہ نامی جگہ ہے، یہ اب غیر آباد ہے، یہ اہل شام و

www.abulhasanalinadwi.org

مدینہ منوّرہ اور اس کے قرب وجوار کے مقامات اور راستے

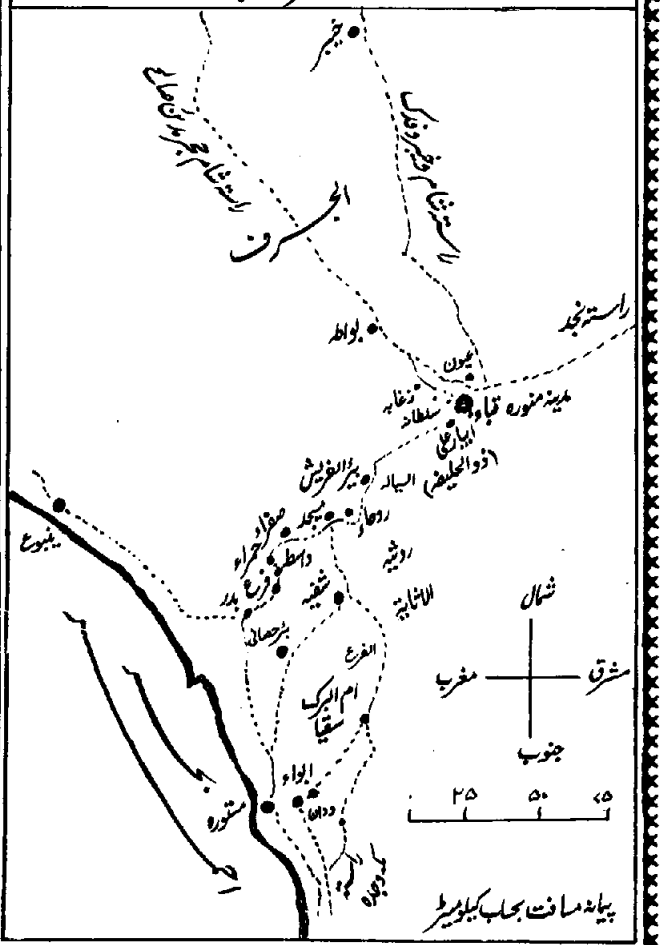

www.abulhasanalinadwi.org

ومصر کی میقات ہے۔

مستورہ

رابغ کے بعد کی منزلوں میں ایک بڑی منزل مستورہ ہے یہ بھی ساحل سمندر پر واقع ہے جو اس سے شمال میں اور اس سے کچھ چھوٹا مقام ہے، اس کا جائے وقوع قدیم مقام وَدان سے قریب ہے، چھ میل کے فاصلہ پر الابواء واقع ہے الابواء قدیم راستہ کی ایک منزل اور بستی رہی ہے اور اس کے چھ میل مشرق میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا وہاں سے گزرتے ہوئے انتقال ہوا تھا، اور وہیں ان کی قبر بنی۔

مستورہ کا فاصلہ رابغ سے ۴۰ کیلو میٹر ہے، یہاں تک راستہ ساحل سمندر سے قریب گزرا ہے، مستورہ سے یہ راستہ شمال مشرق جانب مڑ جاتا ہے، مڑنے کے بعد تقریباً ۱۰ کیلو میٹر کے فاصلہ پر ایک جگہ مفرق آتی ہے (مفرق کے معنی دوراہا یا چوراہا ہے) یہ وہ جگہ ہے، جہاں ینبوع سے مدینہ منورہ جانے والا راستہ آکر ملتا ہے، اس سے گزر کر سات کیلو میٹر کے فاصلے پر بدر آتا ہے۔

بدر

بدر پہاڑیوں سے اور وادیوں سے بھرے ہوئے ایک ایسے خطہ میں واقع ہے، جو حجاز کی ساحلی اور میدانی پٹی سے کچھ زیادہ دور نہیں ہے، یہاں

www.abulhasanalinadwi.org

ایک تھوڑی چوڑی وادی میں اسلام کا معرکۂ اوّل ہوا تھا، اس کا مدینہ منورہ سے فاصلہ تقریباً ڈیڑھ سو کیلو میٹر اور مکہ مکرمہ سے تقریباً تین سو کیلو میٹر ہے، عہد اول میں یہاں صرف ایک کنواں تھا، جنگ بدر کے بعد سے اس مقام کو بڑی اہمیت حاصل ہوئی، یہ اسلام کی سب سے پہلی لڑائی تھی، مسلمان تین سو تیرہ اور کفار ایک ہزار تھے، لیکن فتح مسلمانوں کو حاصل ہوئی تھی، کفّار کو سب سے پہلا اور بڑا دھکا اسی وقت پہونچا، اس دن کو قرآن مجید میں "یوم الفرقان" کہا گیا ہے، اس لڑائی میں شریک ہونے والے مسلمان بدری کہلاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے تھے، یہاں اب ایک اچھے درجہ کی آبادی قائم ہے، مسجد ہے، اور ایک بستی کی ضرورت کے شعبے ہیں، بدر کا میدان جنگ یہاں سے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر ہے، یہ میدان ایک ریتیلا میدان ہے، جو کئی اطراف سے پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہے، میدان کے ایک کنارے ایک بلند پر مسجد بنی ہوئی ہے، یہ اسی جگہ بنائی گئی ہے، جہاں حضور صلے اللہ علیہ وسلّم نے جنگ سے قبل دعا فرمائی تھی، وہیں قریب ہی حضرات شہداء بدر کا مدفن ہے، جو احاطہ سے گھرا ہوا ہے، اب اس سے متصل آبادی ہو گئی ہے جو بدر کا ایک محلّہ ہے۔

مسجد وغیرہ بدر کے بعد چند چھوٹے چھوٹے مقامات ملتے ہیں، جو الواسطہ الحمراء، مسجد کہلاتے ہیں، مسجد سے مدینہ منورہ کا فاصلہ صرف ۱۸ کیلو میٹر رہ جاتا ہے۔ اس کا نام سیرت کی کتابوں میں ملتا ہے، حضور صلے اللہ علیہ وسلم یہاں

www.abulhasanalinadwi.org

سے گزرے ہیں۔

ذوالحُلَیفہ

مسجد کے بعد ذوالحلیفہ جس کا اب ایک حصّہ ابیارِ علی ہے، یہ اس راستہ کی آخری بڑی منزل اور اہل مدینہ کی میقات ہے، اس کا تذکرہ مواقیت حج میں گزر چکا ہے، یہ مدینہ منوّرہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے، غزوۂ بدر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلّم جاتے ہوئے یہاں سے بھی گزرے تھے۔ اب یہاں بھی نمایاں طور پر آبادی ہوگئی ہے۔

عہد اوّل کا راستہ

اس راستہ پر مکّہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان عہد صحابہ اور عہد جاہلیت میں لوگ سفر کرتے تھے، کبھی مرالظہران کو اور کبھی سرف کو پہلی منزل بناتے تھے۔

مَرُّالظَّہران

یہ مکّہ مکرمہ سے ۲۲ میل کے فاصلہ پر شمالی جانب ایک نخلستان ہے جس کو اب وادی فاطمہ کہا جاتا ہے، یہاں باغات، اور زیر کاشت زمینیں اور آبادیاں ہیں جو کہ کئی میل کے رقبہ میں پھیلی ہوئی ہیں، ان میں سے ایک گاؤں جموم ایک مَرّ ہے پورے علاقہ کو اسی کی نسبت سے مرالظہران کہا گیا، بعد میں ترکی دور حکومت میں

www.abulhasanalinadwi.org

یہاں ایک ترکی خاتون کی کاشت اور زمینیں تھیں انہی کی نسبت سے اس کا نام ان کے نام پر وادیٔ فاطمہ ہوگیا جو اب تک رائج ہے، مرالظہران یا وادیٔ فاطمہ مکّہ سے براہ راست مدینہ جانے والے راستہ کی پہلی منزل ہے بھی اس راستہ کی یہ پہلی منزل تھی، مکہ کے شمال سے آنے والے اور عہد اول میں پیدل یا اونٹوں سے سفر کرنے والے بھی مکّہ مکرّمہ پہونچنے سے قبل اس منزل سے گزرتے تھے مکّہ مکرّمہ کے لوگوں کو وادی فاطمہ کے کھیتوں سے ان کی ضرورت کی تازہ ترکاریاں اور پھل حاصل ہوتے ہیں۔

تنعیم وسرف

مرالظہران جاتے ہوئے پہلے تنعیم پھر سرف کے مقامات ملتے ہیں، حرم اور مدینہ منوّرہ جانے والے کی راہ میں پرانی والی اوّلین جگہیں ہیں اور تنعیم تو حرم کی شمالی سرحد بھی ہے، بیت اللہ شریف سے اس کا فاصلہ تقریباً تین میل ہے، اور اب شہر پھیل کر اس کے آگے تک پہونچ گیا ہے لہٰذا اب وہ شہر کا ہی محلّہ ہے مکّہ مکرمہ میں رہنے والوں کے لیے حرم کے حدود ہی میقات ہیں، اس لیے مکّہ میں مقیم لوگ عمرہ کا احرام باندھنے کے لیے تنعیم جاکر احرام باندھ لیتے ہیں۔ اس سے چھ میل آگے مقام سَرِف ہے، جہاں ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی قبر ہے، اور حجۃ الوداع میں حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم یہاں سے گزرے تھے۔

عُسفان: رابغ اور مکّہ مکرمہ کے درمیانی راستہ پر تقریباً وسط میں ایک بستی ہے

www.abulhasanalinadwi.org

جس میں پانی کا ایک چشمہ بھی ہے، اور مرالظہران سے شمالی جانب تقریباً ۴۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے، حضور صلے اللہ علیہ وسلم سفر ہجرت میں یہاں سے گزرے تھے، اس کے علاوہ حجۃ الوداع اور بعض دوسرے مواقع پر بھی یہاں سے آپ کا گزرنا ہوا ہے۔ یہاں اب قابل ذکر آبادی ہوگئی ہے۔

قُدَید

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے راستہ میں یہ ایک قصبہ تھا، جو رابغ سے چند میل کے فاصلہ پر جنوب میں واقع تھا، یہیں پر مشہور بُت مناۃ نصب تھا اس بُت کی پرستش خاص طور پر اہل مدینہ کیا کرتے تھے، قرآن مجید میں ہے اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى "حضور صلے اللہ علیہ وسلم سفر ہجرت میں اس مقام سے بھی گزرے تھے، اب قُدَید نام کی بستی موجود نہیں ہے۔

الجُحفہ

الجحفہ ساحل سمندر پر واقع رابغ سے تقریباً ۱۰ میل مشرق میں ایک بستی تھی، جہاں سے قریش کے تجارتی قافلے گزرتے تھے، مکہ مکرمہ سے اس کا فاصلہ تقریباً ۱۱۰ میل تھا، اب یہ غیر آباد ہو چکی ہے، یہ اہل شام و مصر کی میقات حج بھی ہے، ادھر کے حجاج یہاں سے احرام باندھتے ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

اَلاَبْوَا

یہ علاقہ الفُرع[1] کا ایک قصبہ تھا اور ساحل سمندر پر واقع مقام مستورہ سے مشرق میں ۱۵ کیلومیٹر اور رابغ سے تقریباً ۵۰-۵۵ کیلومیٹر کے فاصلہ پر اور رابغ سے ۴۰-۴۵ کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں بھی مسلمان ایک غزوہ کے سلسلہ میں آئے تھے، اور یہی وہ مقام ہے جہاں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا تھا، اور یہیں ان کی تدفین عمل میں آئی، قریش کے قافلے اس کے قریب واقع وَدّان سے بھی گزرتے تھے، حجۃ الوداع میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں یہ مقام ملا تھا، ودّان اس جگہ کے قریب ہے جہاں ساحل سمندر پر اب مستورہ واقع ہے۔

اَلسُّقْیَا

یہ بھی علاقہ الفُرع میں ایک قصبہ تھا اور الابواء کے شمال مشرق میں واقع تھا، یہاں مختلف باغات تھے، یہ جگہ اب اُمّ البُرک کے نام سے موسوم ہے۔

---

[1] الفرع مدینہ منورہ سے تقریباً ۱۰۰ میل جنوب میں ایک علاقہ تھا، اس میں متعدد بستیاں اور گاؤں شامل تھے، اس کا ذکر تاریخ کی کتابوں میں بار بار آیا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

اَلعَرج

اسی راستہ پر السقیا کے بعد ملنے والی ایک گھاٹی ہے، جہاں قافلے منزل کرتے تھے، حضور صلے اللہ علیہ وسلم سفر ہجرت اور حجۃ الوداع میں یہاں سے گزرتے تھے

الاِثابَہ

العرج کے بعد ملنے والی ایک جگہ تھی حجۃ الوداع میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس سے گزرے تھے۔

الرُّوَیثہ

العرج کے بعد کی ایک منزل تھی، یہاں پانی بھی ہے قافلے العرج کے یہاں قیام کرتے تھے۔

الرَّوحاء

یہ ایک جگہ تھی، جو علاقۃ الفرع کا جزو شمار کی جاتی تھی، اس کا مدینہ منورہ سے فاصلہ تقریباً ۷۲ کیلو میٹر ہے، حجۃ الوداع میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس جگہ سے بھی گزرے تھے، یہ جگہ اس راستہ کی مشہور منزل مسجد سے ۵۰ کیلو میٹر

www.abulhasanalinadwi.org

شمال میں بتائی جاتی ہے، یہاں اب آبادی بھی ہے اور باغات بھی۔

السیالہ

مدینہ منوّرہ کے جانے والوں کی یہ سب سے بڑی منزل ہوا کرتی تھی، یہ ایک وادی ہے، حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم اور مسلمان غزوۂ بدر کے لیے بدر جاتے ہوئے یہاں سے گزرے تھے، مدینہ منوّرہ جانے والے راستہ پر یہ مقام اب بھی ملتا ہے۔

ذوالحُلیفہ

مدینہ منوّرہ سے جنوب کی طرف آنے والے یا جنوب کی طرف سے مدینہ منوّرہ جانے والے تمام قافلوں کے لیے مدینہ منورہ سے ذرا پہلے یہ منزل ہوتی تھی، اس کا مدینہ منوّرہ سے فاصلہ ۶ میل ہے۔ اس کا اب ایک نام ابیارِ علی بھی ہے۔ مدینہ منوّرہ سے حج کرنے والوں کی یہ میقات بھی ہے۔

حجۃ الوداع کا راستہ اور مقامات

حج الوداع میں حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم مکہ مکرمہ سے آتے ہوئے حسب ذیل مقامات سے گزرے تھے۔

پہلی منزل ذوالحلیفہ یہاں آپؐ نے عصر سے ظہر تک پانچ وقت کی

www.abulhasanalinadwi.org

نمازیں ادا فرمائیں اور احرام باندھا، یہ آپ کے سفر کی پہلی منزل تھی، خیال رہے کہ ذوالحلیفہ ہی کو اب ابیارِ علی کہا جاتا ہے۔

ذوالحلیفہ کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم الروحاء، پھر الاثابہ، پھر العرج پھر الابواء، پھر عسفان، پھر سَرِف سے گزرے۔ ان تمام مقامات کا ذکر گذشتہ صفحات میں آچکا ہے۔

سَرِف کے بعد آپ ذی طوی سے گزرے، یہاں آپ نے ایک شب گزاری۔

ذی طوی

مکہ مکرمہ میں حرم کے مشرقی رُخ پر یہ ایک کنواں ہے، پہلے شہر کے باہر تھا مکہ آنے والے مکہ داخل ہونے سے قبل نہا دھو کر تیار ہو لیتے تھے پھر اب شہر بڑھ کر اس جگہ سے بھی بہت آگے چلا گیا ہے، حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر قدرے قیام کر کے مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تھے۔ یہاں سے روانہ ہو کر آپ مکہ مکرمہ کے بلند حصہ معلاۃ کی طرف سے شہر میں داخل ہوئے۔

www.abulhasanalinadwi.org

مدینہ منوّرہ

جائے وقوع

مدینہ منوّرہ مکہ مکرمہ کے شمال میں پونے تین سو میل کے لگ بھگ فاصلہ پر واقع ہے، اس کے مغربی جانب تقریباً سو میل کے فاصلہ پر سمندر ہے، مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے شام جانے والے راستہ ایک بڑے اور مشہور مقام کی حیثیت سے واقع ہے، اس کا طول البلد تقریباً وہی ہے، جو مکہ مکرمہ کا یعنی ۳۹ درجہ مشرقی، البتہ اس کا عرض البلد ۲۴ درجہ شمالی ہے۔

نام اور خصوصیات

یہ شہر مدینۃ الرسول یعنی رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کا شہر کہلاتا ہے، کیونکہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے آپ نے اسی کو اپنا وطن بنایا، اور یہیں آپ کی قبر مبارک اور آپ کی بنائی ہوئی مسجد ہے، اس کے علاوہ مدینہ منوّرہ کو حضورؐ نے اللہ کے حکم سے حرم قرار دیا ہے، یہ شہر بھی دنیا کے تین مقدس ترین شہروں میں

www.abulhasanalinadwi.org

مدینہ منوّرہ ومضافات شہر

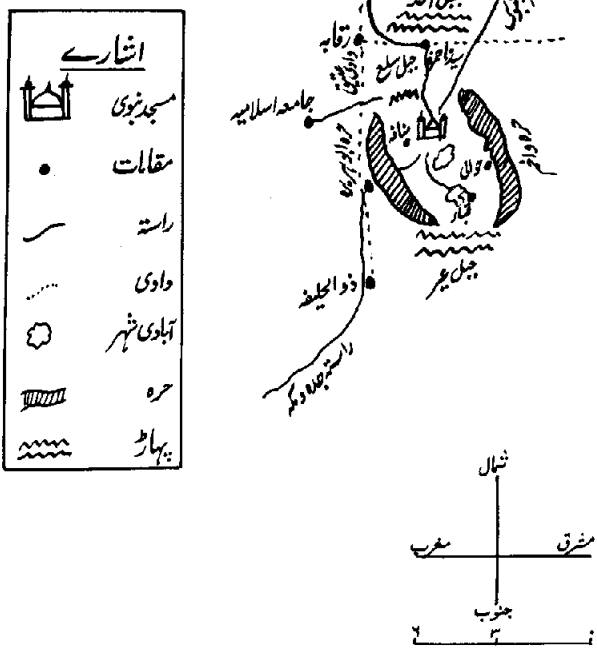

www.abulhasanalinadwi.org

شمار کیا گیا، اس کے متعدد نام ہیں، طابہ، طیبہ زمانہ جاہلیت میں اس کو یثرب کہتے تھے اسلام آنے پر وہ نام المدینہ سے بدل گیا ہے۔

شادابی اور آب و ہوا

مدینہ منورہ مکہ مکرمہ کے برعکس سرسبز و شاداب اور ایک زراعتی شہر ہے، اس کے مغربی جانب کو چھوڑ کر اس کے مختلف اطراف میں باغات ملتے ہیں، جن میں کھجور، انگور، انار، سیب اور دوسرے پھل کافی مقدار میں پیدا ہوتے ہیں، اس کی زمینوں میں کھیتی باڑی کی جاتی ہے، یہ کاشت کئی کئی میل پھیلی ہوئی ہے، اس کی آب و ہوا مکہ کی آب و ہوا کے مقابلہ میں قدرے مختلف ہے، ایک تو وجہ یہ ہے کہ وہ مکہ مکرمہ کی طرح پہاڑیوں سے بہت گھرا ہوا نہیں ہے، دوسرے یہ کہ اس کو مختلف سمتوں سے باغ گھیرے ہوئے ہیں، تیسرے یہ کہ وہ سطح سمندر سے تقریباً دو ہزار فٹ بلند ہے، جبکہ مکہ مکرمہ کی سطح سمندر سے زیادہ بلند نہیں ہے۔

یہ حجاز کا صحت پرور شہر سمجھا جاتا ہے، یہاں جاڑا، گرمی دونوں سخت ہوتے ہیں، یہ شہر ایک ایسے میدان میں واقع ہے، جس میں شمال کی طرف ایک ہلکی سی ڈھال ہے، یہ اپنی مشرقی و مغربی سمتوں سے دو حرّوں[1] اور شمالی و جنوبی سمتوں سے

---

[1] حرہ ایک طرح کی پہاڑی زمین ہوتی ہے، جو سیاہ چٹانوں کی شکل کی ہوتی ہے، اور وہ میلوں تک ناہمواری کے ساتھ پھیلی ہوتی ہے، اس پر چلنا دشوار ہوتا ہے، مدینہ منورہ کے شمال و جنوب دونوں سمتوں میں بہت سے حرّے ہیں بعض بعض چالیس مربع میل میں پھیلے ہوئے ہیں، اور ان میں بعض سطح سمندر سے ہزاروں فٹ بلند ہیں، خود شہر مدینہ منورہ دو حرّوں سے گھرا ہوا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

ڈیہاڑوں سے گھرا ہوا ہے، مشرقی جانب حرّۃ واقم ہے، اور مغربی جانب حرّۃ الوبرہ حرّۃ الوبرہ، حرۃ الواقم کے مقابلہ میں شہر سے قریب ہے، جنوبی جانب جبل عیر اور شمالی جانب جبل اُحد واقع ہے، حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ منوّرہ کو حرم قرار دیا تو انھیں پہاڑی مقامات کے مابین حدود بتائے۔

جبل احد

جبل اُحد وہی پہاڑ ہے، جس کے پاس اُحد کا معرکہ پیش آیا تھا، اور وہاں متعدد صحابہ کرامؓ اور حضرت حمزہؓ شہید ہوئے، وہاں ان کی قبریں ہیں، جبل احد شہر مدینہ سے تقریباً ڈھائی میل کے فاصلہ پر واقع ہے، اور تقریباً تین میل کے رقبہ میں شرقاً غرباً پھیلا ہوا ہے، اس پہاڑ کے متعلق حضورؐ نے فرمایا تھا کہ اُحد جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ وَھُوَ عَلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ، (اُحد ایسا پہاڑ ہے، جو ہم سے محبّت کرتا ہے اور ہم اس سے محبّت کرتے ہیں، اور وہ جنّت کے ایک دروازہ پر ہے،) اُحد کی پشت پر وہ مشہور جگہ ہے، جو غابہ کہلاتی ہے، یہ پانی اور زرخیزی کی زمین ہے، یہ اُحد پہاڑ کے پیچھے مدینہ منوّرہ سے تقریباً آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے، شہر سے اُحد جاتے ہوئے شہر سے متصل بائیں طرف ایک چھوٹا پہاڑ جبل سَلْع ہے، یہ وہی ہے، جس پر کھڑے ہو کر ایک شخص نے حضرت کعب بن مالک کو ان کی توبہ کی مقبولیت کی خوشخبری سنائی تھی، جبل سَلْع سے جنوبی جانب متصلاً ایک چھوٹی پہاڑی جبل سُلَیع ہے، اس پہاڑی

www.abulhasanalinadwi.org

بر خاندان بنی اسلم کے مکانات اور آبادی تھی، مدینہ منورہ کے جنوبی جانب جبل عیر ہے، یہ سرخ رنگ کے دو ملے ہوئے پہاڑ ہیں، ایک کو عیر الوارد اور دوسرے کو عیر الصادر کہتے ہیں، حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مابین عیر یعنی عیر سے احد تک کے علاقہ کو حرم قرار دیا۔

گذشتہ تفصیل کے مطابق مدینہ منوّرہ اپنے چاروں جانب سے گھرا ہوا ہے، اس کے شمال مشرقی جانب حرّہ واقم کا کنارہ ہے اور شمال مغربی جانب حرہ الوبرہ کا سرا ملتا ہے، ان دونوں کے درمیان، لیکن علیٰحدہ جبل سَلَع ہے، یہی وہ جگہ ہے جہاں ۵ھ میں مسلمانوں نے خندق کھودی تھی، اور کفّار کا راستہ بند کر دیا تھا، یہ واقعہ غزوۂ احزاب اور غزوۂ خندق کہلاتا ہے، یہ خندق حرۃ الوَاقم سے حرّۃ الوبرہ تک ہلالی شکل میں کھودی گئی تھی، اور جبل سَلَع کے پیچھے سے گزری تھی، مسلمانوں کا لشکر جبل سَلَع کے دامن میں مقیم ہوا تھا

وادیاں

مدینہ منوّرہ کی سرزمین میں متعدد وادیاں ہیں، جن کی تعداد تقریباً چھ بتائی جاتی ہے، یہ عام طور پر اس کے جنوبی سمت سے دونوں حرّوں سے نکل کر شمالی رُخ کی طرف مدینہ منوّرہ شہر کے درمیان سے گزرتی ہوئی جاتی ہیں، اور آخر میں وادیِ اضم سے مل کر سمندر تک چلی جاتی ہیں، مشرق سے قناۃ، مہزور، اور مُذَینِب اور مغرب سے بُطحان، رانوناء اور العقیق آئی ہیں، ان میں سب سے

www.abulhasanalinadwi.org

مشہور وادی جو مدینہ کے پہلو میں ہے، وہ وادیٔ عقیق ہے، اسی وادی سے بہت سے تاریخی اور ادبی واقعات وابستہ ہیں، اس میں کسی زمانہ میں مدینہ کے متمولین کے مکانات اور محلات تھے، اس کا تذکرہ شعر و ادب میں خاصا ملتا ہے، ایک زمانہ میں یہاں خوش عیش اور تفریح پسند لوگ آکر رہتے اور پکنک کیا کرتے تھے، حضور صلے اللہ علیہ وسلم بدر جاتے ہوئے اس وادی سے گزرے تھے۔

زُغابہ اور ثنیۃ الوداع

اسی وادی میں بیر رومہ اور مقام زُغابہ اور بعض دوسری مشہور تاریخی جگہیں ہیں، بیر رومہ وادی عقیق میں میٹھے پانی کا ایک کنواں ہے، ایک یہودی کے ملک میں تھا، حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خواہش پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف فرما دیا تھا، اور زُغابہ وادی عقیق کے سرے پر قبر سیدنا حمزہؓ کے مغربی جانب ایک جگہ تھی، اس میں ساری وادیوں کا برساتی پانی پہنچتا ہے، غزوۂ خندق میں کفار کی فوج اس جگہ مقیم ہوئی تھی، اور اسی سے قریب جنوبی جانب حرۃ الواقم کے سرے پر ثنیۃ الوداع ہے، جہاں سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپسی پر شہر مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے، اور بچیوں نے ترانہ پڑھا تھا کہ "طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ" ثنیۃ الوداع شہر مدینہ سے شمالی رخ پر نکلتے ہی بائیں جانب ایک چھوٹے پہاڑی ٹیلے کی صورت میں اب بھی نظر آتی ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

یثرب اور دوسرے نام

اسلام کے آنے سے قبل مدینہ منوّرہ کو یثرب کہا جاتا تھا، یہاں قدیم زمانہ میں عمالقہ اور دوسری قومیں رہ چکی ہیں، یہ نام عمالقہ کا رکھا ہوا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ہجرت کے بعد اس کا نام بدل دیا، یثرب دراصل مدینہ منوّرہ کے ایک گاؤں کا نام تھا، وہی سارے شہر کے لیے استعمال کیا جانے لگا تھا، رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے یہاں تشریف فرما ہونے کی وجہ سے اس کو مدینۃ الرسولؐ یعنی رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کا شہر کہا گیا، یہ معنی المدینہ سے بھی ادا ہوتے ہیں لہٰذا عام طور پر المدینۃ کہا جاتا ہے، حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم سے اس کے متعدد نام منقول ہیں، مثلاً طَیْبہ، طابہ وغیرہ، البتہ جس نام نے زیادہ شہرت اور عمومیت حاصل کرلی، وہ مدینۃ النبیؐ یا المدینہ ہے، شہر کے تقریباً وسط میں قدرے مستطیل شکل کی رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کی پُرشکوہ مسجد ہے، اس مسجد کے مشرقی پہلو میں اس کے جنوبی سرے پر قبر شریف ہے، مسجد کے منبر اور قبر شریف کے درمیان میں مسجد کا جو حصّہ ہے اس کی بڑی فضیلت بتائی گئی ہے، اس کو آپؐ نے "رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ" جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ، فرمایا ہے، آپ کی قبر مبارک حضرت عائشہؓ کے حجرے میں ہے، جس کو مسلمان اب روضہ سے تعبیر کرتے ہیں، یہ حجرہ مسجد نبوی کے جنوب مشرقی پہلو سے بالکل وابستہ ہے، اس حجرے کے شمالی جانب دوسرا حجرہ، اور اس کے بعد اصحابِ صفّہ کا چبوترہ

www.abulhasanalinadwi.org

ہے، یہ سب چیزیں اب مسجد کے احاطہ کے اندر ہیں، مسجد کے حدود میں کئی بار اضافہ کیا جا چکا ہے، موجودہ مسجد حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے بہت زیادہ وسیع ہو چکی ہے، مسجد بہت زیادہ خوبصورت و پُرشکوہ ہے۔

مسجد نبوی شریف

مسجد نبوی مدینہ منورہ کی سب سے متبرک اور عظیم الشان تاریخی یادگار، اور اسلام میں دوسرے درجہ کی مسجد ہے، پہلی مسجد، مسجد حرام، دوسری مسجد مسجد نبوی ہے، حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد میں ایک نماز کی فضیلت ایک ہزار نمازوں کے مساوی بتائی ہے، فرمایا کہ "صَلٰوۃٌ فِی مَسْجِدِی ھٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ" (مسلم) یہ درمیان شہر میں واقع ہے، اس کے جنوب مشرق میں ایک شاندار گنبد بنا ہوا ہے، جس پر سونے کی پالش کی گئی ہے، اور اس میں بہت خوبصورت نقش و نگار ہیں، مسجد کی دیواریں آیتوں اور حدیثوں اور اللہ و رسول کے نام سے مزین ہیں۔

مسجد کا صحن بڑا وسیع اور کھلا ہوا ہے، اور سنگ مرمر کا ہے، اور مسجد کے سارے دالان بہت قیمتی اور عالی شان قالینوں سے آراستہ ہیں۔

اس مسجد کی اولین تعمیر ہجرت کے پہلے سال نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے ساتھ مل کر اپنے دست مبارک سے کی، اس کے لیے وہی جگہ معین فرمائی جس جگہ ہجرت کے موقع پر آپ کی اونٹنی بیٹھی تھی، آپ نے

www.abulhasanalinadwi.org

اس کو اسی پر چھوڑ دیا تھا کہ اللہ کے حکم سے یہ جہاں بیٹھ جائے گی وہیں آپؐ قیام فرمائیں گے، جب اس جگہ بیٹھی تو آپؐ وہاں مقیم ہوئے اور وہیں آپ نے مسجد تعمیر فرمائی یہ مسجد جس زمین پر تعمیر ہوئی وہ آپؐ نے اس کے مالکوں سے قیمت ادا کر کے حاصل کی۔

ہجرت کے ساتویں سال نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم نے اس مسجد میں کچھ اضافہ فرما کر مربع شکل میں کر دیا، اس کے بعد ۱۷ھ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی مرمت فرمائی اور کچھ اضافہ بھی فرمایا، اس وقت تک مسجد کے ستون کھجور کے تنوں کے اور چھت کھجور کے پتّوں کی بنائی گئی تھی، ۲۹ھ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی از سرِ نو تعمیر کروائی اور اس کی دیواریں اور کھمبے پتھر اور چونے کے بنوائے اور چھت ساکھو کی لکڑی کی کروائی، اور مسجد میں مزید اضافہ کروایا، یہ اضافہ قبلہ کی جانب اور دائیں طرف اور نمازیوں کی پشت کی جانب تھا، بائیں جانب حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم کا حجرہ شریف تھا جس میں قبر شریف ہے، اس لیے اضافہ نہیں کیا گیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ولید بن عبد الملک کے اضافوں میں کئی امہات المومنین کے مکانات مسجد نبوی میں شامل ہو گئے، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا مکان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان کے قبلہ جانب تھا، وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اضافہ میں جو انھوں نے قبلہ جانب کیا تھا، شامل مسجد ہوا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان کے دائیں جانب مسجد تھی اور بائیں جانب کے بعض مکانات

www.abulhasanalinadwi.org

ولید بن عبدالملک کے اضافے میں شامل مسجد نبوی ہوئے اور صرف یہی نہیں بلکہ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ جس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف ہے، مسجد نبوی کے اندر آگیا، اور اس کے قبلہ جانب اور بائیں جانب کے قطعے مسجد نبوی کے دالانوں میں تبدیل ہو گئے، اس کے بعد خلفاء اور بادشاہ اپنے اپنے دور میں اضافے اور مرمت کرتے رہے، لیکن ولید کے بعد کوئی خاص اضافے نہیں ہوئے تھے، ۱۲۶۵ھ میں سلطان عبدالمجید ثانی نے نئی تعمیر کرائی، اس تعمیر میں مسجد کے پانچ دروازے اور پانچ مینارے تھے، قبلہ کی جانب دائیں طرف باب السلام دائیں طرف وسط میں باب الرحمۃ بائیں طرف حجرہ نبوی کے قریب باب جبرئیل اور اس کے قریب باب النساء، نمازی کی پشت پر یعنی شمالی جانب، باب مجیدی، اور میناروں میں ایک مینار حجرہ شریف کے گوشے پر اور یہی صدر مینار ہے، جو قبۂ خضرا کے ساتھ نظر آتا ہے، دوسرا باب السلام پر، تیسرا باب الرحمۃ پر، چوتھا باب مجیدی پر، پانچواں سلیمانیہ کہلاتا ہے، جو شمالی مغربی گوشے پر تھا، اس تعمیر کی دوبارہ تجدید ۱۳۵۲ھ میں شاہ ابن سعود کے حکم سے کی گئی، جس میں مسجد کے شمالی جانب اضافہ بھی کیا گیا (یہ خیال رہے کہ مسجد نبوی کا جنوبی رُخ قبلہ ہے) اس تجدید و تعمیر میں حسب ذیل دروازوں کا اضافہ ہوا، دائیں جانب باب عزیزیہ اور باب السلام کے پاس خوخہ ابی بکر کی جگہ باب ابی بکر اور بائیں جانب باب سعود اور شمالی جانب باب عمر اور باب عثمان بنائے

www.abulhasanalinadwi.org

گئے، اس کے علاوہ مسجد نبوی کو چاروں جانب سڑکوں سے گھیر دیا گیا، اور مکانات سے علاحدہ کر دیا گیا۔

روضۂ جنّت (جنّت کی کیاری یا باغ)

یہ اس وقت مسجد نبوی میں قبلہ کی جانب دالانوں میں بائیں طرف ایک قطعہ ہے، جو حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم کی تعمیر کی ہوئی مسجد نبوی کا بڑا جزو ہے، اس کے بائیں جانب حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم کا حجرہ شریف، اور دائیں جانب مسجد نبوی کا منبر ہے، یہ مسجد نبوی کا نہایت بابرکت اور پُرعظمت قطعہ ہے، حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ "مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَ مِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ" (ترجمہ) میرے مکان اور منبر کے درمیان کا حصّہ جنّت کا ایک باغ ہے) پچھم سے پورب اس کی لمبائی ۳۷ فٹ اور چوڑائی ۵۰ فٹ ہے، اس قطعہ میں اہم جگہیں وہ ہیں، جن پر اسطوانۂ عائشہ، اسطوانہ حنانہ، اسطوانہ ابی لبابہ وغیرہ ہیں، اور اسی میں محراب نبوی شریف ہے، جہاں حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم کھڑے ہو کر امامت فرماتے تھے، اسطوانہ عائشہ کے متعلق بڑی فضیلت آئی ہے، یہاں حضور صلّے اللہ علیہ وسلم نفل ادا فرماتے تھے، اور آپؐ نے اس جگہ کی بہت اہمیت بتائی ہے، یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اس لیے منسوب ہوا کہ اس کی اہمیت اور فضیلت کا انکشاف انھوں نے ہی فرمایا تھا، اسطوانہ حنّانہ وہ ستون ہے کہ جس پر حضور

www.abulhasanalinadwi.org

صلے اللہ علیہ وسلم منبر کی تیاری سے قبل ٹیک لگاتے تھے، اور اس ٹیک کے ترک فرمانے پر اس سے رونے کی آواز آئی تھی، اسطوانہ ابی لبابہ وہ ہے، جس سے حضرت ابولبابہ نے اپنے کو بندھوالیا تھا، اور توبہ قبول ہونے پر اپنے کو کھلوایا، اُن سے ایک غلطی ہوگئی تھی، جس کے احساس وافسوس میں انھوں نے ایسا کیا تھا، ان جگہوں پر خاص طور پر اسطوانہ عائشہؓ پر نفل ادا کرنا بابرکت کام ہے، البتہ اس کی فکر رکھنی چاہیے کہ کسی دوسرے کو اذیت نہ ہو اس لیے کہ مسلمان کو تکلیف پہنچانے کا گناہ متبرک جگہ پر نفل پڑھنے کے ثواب سے زیادہ ہے۔

روضۂ نبوی شریف (قبر مبارک)

حجرہ نبوی شریف جس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے دو معزز رفیقوں سیدنا ابوبکرؓ اور سیدنا عمرؓ کی قبریں ہیں، مسجد نبوی میں قبلہ جانب بائیں حصہ میں روضۂ جنت سے متصلاً بائیں جانب ہے، یہ زرد رنگ کے پیتل کا بنا ہوا ہے، اور اس کے قبلہ رُخ اور بائیں جانب مسجد نبوی کے دالان ہیں، البتہ شمالی جانب ایک اور حجرہ ہے، جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ کہلاتا ہے۔

حجرہ نبوی شریف کی لمبائی ۵۳ ہاتھ اور چوڑائی ۵۰ فٹ ہے، اور اس کے اوپر ایک سبز گنبد بنا ہوا ہے، جو پوری مسجد نبوی کے اوپر سب سے ممتاز اور

www.abulhasanalinadwi.org

www.abulhasanalinadwi.org

نمایاں گنبد معلوم ہوتا ہے، حجرہ شریف کی سب سے پہلی تعمیر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے کروائی تھی، بعد میں دشمنوں سے اس کا خطرہ ہوا تھا کہ وہ سرنگ کر کے قبر مبارک تک پہنچنے کی کوشش کریں گے، لہٰذا قبر شریف کے چاروں جانب گہرائی تک سیسے کی دیواریں گلا دی گئی ہیں، حجرہ شریف اصلاً چھوٹا کمرہ ہے اس کے اردگرد جالی دار دیواروں کا اس سے بڑا حجرہ بنا دیا گیا ہے، اسی کے وسط میں حجرہ شریف ہے حجاج بڑے حجرہ کے باہر سے سلام پیش کرتے ہیں۔ حجرہ شریف کے چار دروازے ہیں، مغرب میں باب الوفود جو اب میں باب التوبہ (یہ قبلہ رُخ ہے، اور اسی کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض کیا جاتا ہے) شمال میں باب فاطمہؓ اور مشرق میں باب تہجد (یہ مسجد کے رُخ پر ہے)

حجرہ مبارک جس میں قبر مبارک ہے اصل میں ام المومنین حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا کا مکان تھا، اور اسی میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی، اس حجرہ کو آپ کی آرام گاہ کے طور پر اس لیے اختیار کیا گیا کہ آپؐ نے فرمایا تھا کہ انبیاء جن جگہوں پر وفات پاتے ہیں وہیں ان کی تدفین عمل میں آتی ہے، اسی لیے آپ کی آرامگاہ یہی تجویز ہوئی، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے قبل وصیت کی کہ ان کو وفات کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں جگہ دی جائے، یہ حجرہ چونکہ ان کی صاحبزادی ہی کا تھا، اس لیے ان کی وصیت ان کی صاحبزادی حضرت عائشہ نے بخوشی پوری کی، ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے ذرا پہلے اپنے صاحبزادے کو

www.abulhasanalinadwi.org

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اسی حجرہ میں تدفین کی اجازت لینے کے لیے بھیجا اور یہ کہا کہ اگر وہ اجازت دیں تو وہاں ورنہ عامۃ المسلمین کے قبرستان میں تدفین کرنا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے صاحبزادے سے فرمایا کہ یہ جگہ میں نے اپنے لیے رکھی تھی، لیکن میں عمر کو ترجیح دیتی ہوں، لہٰذا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تدفین عمل میں آئی اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لیے جنۃ البقیع میں امہات المومنین کے ساتھ جگہ اختیار کی۔

حجرۂ مبارکہ کے قبلہ رُخ کھڑے ہونے والے کے مواجہ میں سب سے پہلے حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم ہیں، ان کے ذرا پیچھے بیتانے ہٹ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے پیچھے اور ذرا پیتانے ہٹ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، لہٰذا سامنے سے گزرنے والے کو پہلے حضور اکرم صلّے اللہ علیہ وسلّم کا مواجہہ شریف، پھر حضرت ابوبکرؓ کا، پھر حضرت عمرؓ کا مواجہہ ملتا ہے، ہر مواجہے کے سامنے کی جالی میں علامت کے طور پر ایک حلقہ بنا ہوا ہے، لیکن حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم کے مواجہے سے پہلے ایک حلقہ زائد ملتا ہے، سلام پڑھنے والا ہر مواجہے پر سلام پڑھتا ہوا بیتانے کے والان سے نکل جاتا ہے۔

صُفّۃ الاغوات حجرہ نبوی کے شمالی جانب میں واقع ہے، یہی وہ

www.abulhasanalinadwi.org

چبوترہ ہے، جس میں عہد نبوت میں غریب مہاجر رہا کرتے تھے، ان کو اصحاب صُفّہ کہا جاتا ہے، اب اس کی شکل چبوترہ کی ہے، اس کی لمبائی ۱۲ میٹر ۴۰ فٹ، اور چوڑائی ۸ میٹر ۲۶ فٹ ہے، زمین سے نصف میٹر بلند ہے، اور اس پر تانبے کا گھیرا بنا ہوا ہے، اور اس کے مشرق کی طرف گودام ہے، اور سامنے ہی ایک چبوترہ ہے، جو حرم نبوی کے شیخ "امام" کے بیٹھنے کے لیے بنایا گیا ہے۔

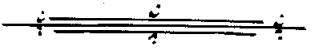

www.abulhasanalinadwi.org

زیارت مدینہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار کی حاضری بڑی سعادت ہے، حضورؐ کا ارشاد ہے، "جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہوگئی" اور فرمایا "جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے میرے ساتھ مغایرت برتی"، حضورؐ کی زیارت افضل مستحبات میں سے ہے جس شخص پر حج فرض ہو اس کے لیے حج سے پہلے زیارت کرنا جائز ہے بشرطیکہ حج فوت ہونے کا خوف نہ ہو مگر بہتر اس کے لیے پہلے حج کرنا ہے، اور حج نفل کرنے والے کو اختیار ہے کہ وہ چاہے پہلے حج کرے یا زیارت۔

درود شریف اور نماز

جب مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہو تو راستہ میں درود شریف کثرت سے پڑھے، بلکہ فرائض و ضروریات سے جو وقت بچے سب اسی میں صرف کرے اور خوب ذوق و شوق پیدا کرے اور اظہار محبت میں کوئی دقیقہ نہ رکھے، اگر خود یہ حالات پیدا نہ ہوں تو بہ تکلف پیدا کرے، راستہ میں جو مساجد

www.abulhasanalinadwi.org

روضة من رياض الجنة

المسجد النبوي

www.abulhasanalinadwi.org

www.abulhasanalinadwi.org

مخصوصہ حضور صلے اللہ علیہ وسلّم یا صحابہ کی طرف منسوب ہیں، (جیسے مسجد ذی الحلیفہ) ان میں نماز پڑھے محض تماشہ اور سیر و تفریح کی نیت سے مساجد میں نہ جائے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ "علامات قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی مسجد کے طول و عرض میں گزرے اور اس میں نماز نہ پڑھے" اس لیے جب کسی مسجد کی زیارت کرنے تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو، جو متبرک کوئیں راستہ میں ہیں، ان کا پانی تبرکاً پینا چاہیئے جیسے (وادی عقیق میں بیئر عروہ)

جتنا جتنا مدینہ منورہ قریب ہوتا جائے اتنا اتنا ذوق شوق بڑھنا چاہیئے اور شیفتگی و بے تابی میں اضافہ ہونا چاہیئے اور درود و سلام کی کثرت ہونی چاہیئے۔

شہر کے سامنے

ذوالحلیفہ (ابیار علی) سے روانگی کے بعد جب مدینہ منوّرہ کے آثار اور اس کے درخت نظر آنے لگیں تو سعادتِ دارین کی دعا مانگیئے اور درود و سلام پڑھیئے، اور بہتر یہ ہے کہ اگر رفقاء سے اختلاف اور نظام سفر میں خلل وغیرہ کا اندیشہ نہ ہو تو سواری سے اُتر جائیے ہو سکے تو ننگے پاؤں

www.abulhasanalinadwi.org

روتے ہوئے چلئے اور جس قدر ادب و تعظیم ممکن ہو بجالائیے۔

احتیاط کا تقاضہ ہے کہ ذوالحلیفہ ہی سے غسل کرکے داخلۂ مدینہ کے لیے تیار ہوجائیے ورنہ شہر میں داخل ہونے سے پہلے اگر ہوسکے غسل کیجئے اور اگر داخل ہونے سے پہلے نہ ہوسکے تو داخل ہونے کے بعد غسل کیجئے، غسل نہ ہوسکے تو وضو کیجئے مگر غسل افضل ہے، پھر پاک وصاف کپڑے پہنیے (نئے کپڑے افضل ہیں) اور خوشبو لگائیے۔

باب العنبریہ

اگر مدینہ منورہ ہوائی جہاز سے حاضر ہونے کی سعادت ملی ہے تو ہوائی اڈہ سے روانہ ہوکر شہر میں احد پہاڑ کے مشرقی سمت سے داخلہ ہوگا اور اگر موٹر کے ذریعہ حاضری ہوئی ہے تو شہر کا پہلا محلہ باب العنبریہ ملے گا یہ محلہ مدینہ منورہ شہر کا جنوب مغربی محلہ ہے، یہ شہر کا ایک پُرفضا حصّہ ہے۔ اس حصّۂ شہر کو البقاا اور حاجر کے ناموں سے موسوم کیا گیا ہے، باب العنبریہ ہی پر وہ ریلوے اسٹیشن ہے، جہاں سے ترکی عہد میں شام کے لیے ریل روانہ ہوتی تھی۔

جب باب العنبریہ سے شہر میں داخل ہونے لگئے تو یہ پڑھیے۔

بسم اللہ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ رب ادخلنی مدخل صدق وأخرجنی مخرج صدق وارزقنی حسن زیارۃ رسولک

www.abulhasanalinadwi.org

ما رزقت اولیاء واھل طاعتک وأنقذنی من النار واغفرلی وارحمنی یا خیر مسئول"

شہر میں پہونچنے کے بعد سیدھے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے بشرطیکہ بیوی، بچے یا سامان کے باب میں کسی قسم کا خطرہ نہ ہو، اگر کوئی خطرہ ہو تو اس کا بندوبست کر کے مسجد میں بلا تاخیر حاضر ہوئے۔

داخلہ مسجد

افضل یہ ہے کہ زائر پہلے باب السلام یا باب جبریل سے داخل ہو داخلے کے وقت پہلے داہنا پیر مسجد میں رکھے اور "بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک" پڑھے اس کے بعد حجرۂ شریفہ (جس میں مزار انور ہے) کے پیچھے سے "روضۃ من ریاض الجنۃ" (جنّت کی کیاری) میں تواضع و مسکنت کے ساتھ اس طرح آئے کہ معلوم ہو اُس پر اس مقام کی ہیبت طاری ہے۔

اور اس جگہ حق تعالیٰ کے حق کی ادائگی کے لیے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے پہلی میں "قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ" دوسری میں "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" پڑھنا بہتر ہے۔

افضل یہ ہے کہ تحیۃ المسجد مسجد نبوی میں پڑھے، مصلائے نبوی محراب کے پاس منبر نبوی کی طرف ذرا ہٹ کر ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

مصلائے نبوی میں نماز پڑھنے کے لیے کسی کو دھکا دینا جائز نہیں ہے، وہاں موقع نہ ہو تو پھر روضہ میں جہاں جگہ ملے پڑھ لے اور سلام پھیر کر خدا کی حمد و ثنا بجالائے، شکر ادا کرے، اور زیارت کے قبول ہونے کی دعا مانگے۔

اگر فرض نماز کی جماعت ہو رہی ہو یا نماز کے قضا ہو جانے کا اندیشہ ہو تو پہلے فرض نماز پڑھے، تحیۃ المسجد بھی اس سے ادا ہو جاتی ہے۔

زیارت و سلام

نماز تحیۃ المسجد سے فارغ ہو کر نہایت ادب کے ساتھ مزار انور کے پاس آئے اور دل سے تمام دنیاوی خیالات کو دور کر کے سرہانے کے قریب جو ستون ہے اس سے چار ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑا ہو جائے اور قبلہ کی طرف پشت کر کے ذرا بائیں طرف مائل ہو جائے تاکہ روئے انور کا سامنا حاصل ہو، اِدھر اُدھر نہ دیکھے، نظر نیچی رکھے اور کوئی حرکت خلاف ادب نہ کرے کہ اس قسم کی باتیں خلافِ ادب و احترام اور ناجائز ہیں، اور سجدہ کرنا شرک ہے، اور خیال رہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لحد شریف میں قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے آرام فرما ہیں۔

عظمت و جلال کا لحاظ کرتے ہوئے متوسط آواز سے سلام پڑھے، زیادہ زور سے نہ چیخے اور بالکل آہستہ بھی نہ پڑھے۔

سلام اس طرح پڑھے:۔ السلام علیک یا رسول اللہ، السلام

www.abulhasanalinadwi.org

علیك یاحبیب اللّٰہ، السّلام علیك یاخیر خلق اللّٰہ، السّلام علیك یاخیرۃ اللّٰہ من جمیع خلق اللّٰہ، السلام علیك یانبی اللّٰہ، السلام عَلَیْكَ ایّتُھا النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہٗ یارسول اللّٰہ انی اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لاشریك لہٗ واشھد انّك رسول اللّٰہ، قد بلّغت الرسالۃ وادّیت الامانۃ ونصحت الامۃ فجزاك اللّٰہ عنھا وعنا خیرا، وجزاك اللّٰہ الفضیلۃ والدرجۃ الرفیعۃ وابعثہ اللّٰھم المقام المحمود الذی وعدتہ انّك لاتخلف المیعاد، وانزلہ المنزل المقرب عندك، انّك سبحانك ذوالفضل العظیم۔

اس کے بعد آپ کے وسیلہ سے دعا کرے اور شفاعت کی درخواست ان الفاظ میں کرے "یارسول اللّٰہ اسألك الشفاعۃ وأتضرع الی اللّٰہ ان اموت مسلما علی ملتك وسنتك"۔

سلام کے الفاظ میں جس قدر چاہے زیادتی کرسکتا ہے، مگر سلف کا معمول اختصار تھا اور اختصار ہی کو مستحسن سمجھتے تھے، اور سلام میں کوئی لفظ ایسا نہ کہے جس سے ناز اور دعویٰ قرب مترشح ہو کر یہ بھی سوءِ ادب ہے۔

اور اگر کسی کو یہ الفاظ پورے یاد نہ ہوں یا زیادہ وقت نہ ہو تو جتنا یاد ہو، یا کہہ سکتا ہو کہہ لے کم سے کم مقدار "السّلام علیك یارسول اللّٰہ" ہے۔

اگر کسی شخص نے آپ سے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

www.abulhasanalinadwi.org

سلام عرض کرنے کے لیے کہا ہو تو اس کا سلام بھی اپنے سلام کے بعد اس طرح عرض کیجئے" السلام علیك یا رسول اللہ من فلان ابن فلان یستشفع بك الی ربك"، فلاں ابن فلاں کی جگہ اس شخص کا نام وولدیت لیجئے۔

اور بہت سے لوگوں نے اگر سلام عرض کرنے کو کہا ہے، اور نام یاد نہیں ہیں تو سب کی طرف سے اس طرح سلام عرض کیجئے، السلام علیك یا رسول اللہ من جمیع من اوصانی بالسلام علیك"

سلام پڑھنے کے بعد ایک ہاتھ داہنی طرف کو ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے چہرۂ مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر اس طرح سلام پڑھیئے" السلام علیك یا خلیفۃ رسول اللہ وثانیہ فی الغار و رفیقہ فی الأسفار وامینہ علی الاسرار ابابکر الصدیق جزاك اللہ عن امۃ محمد خیرا"

پھر ایک ہاتھ داہنی طرف کو ہٹ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چہرہ کے مقابل ہو کر ان الفاظ میں پڑھیئے" السلام علیك یا امیر المومنین عمر الفاروق الذی اعز اللہ بہ الاسلام امام المسلمین مرضیا حیا وصیتا جزاك اللہ من امۃ محمد خیرا"

ان دونوں حضرات پر سلام کے الفاظ میں کمی زیادتی کا اختیار ہے، اور کسی نے سلام پہونچانے کی فرمائش کی ہو تو اس کا بھی سلام پہنچا دیجئے اور

www.abulhasanalinadwi.org

بعض علماء نے کہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھنے کے بعد نصف ہاتھ کے قریب بائیں جانب ہٹ کر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان کھڑے ہو کر پھر اس طرح سلام پڑھنا چاہیئے: "السلام علیکما یا صاحبی رسول اللہ ووزیریہ جزاکما اللہ احسن الجزاء جئنا کما نتوسل بکما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیشفع لنا ویسئل ربنا ان یحیینا علی ملتہ وسنتہ ویحشرنا فی زمرتہ وجمیع المسلمین۔ آمین"

پھر اس کے بعد دوبارہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر حق تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کیجئے، اور درود شریف پڑھئے اور ہاتھ اٹھا کر اپنے لیے اور اپنے والدین، مشائخ، احباب اقارب اور سب مسلمانوں کے لیے دعا کیجئے، اور بہتر یہ ہے کہ سلام کے بعد یہ کہا جائے۔

"یا رسول اللہ قد قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ "وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا" وقد جئناک ظالمین لانفسنا مستغفرین من ذنوبنا فاشفع لنا الی ربنا واسئلہ ان یمیتنا علی سنتک وان یحشرنا فی زمرتک" اس کے بعد اپنے لیے اور سب کے لیے دعا مانگے،

مسجد شریف کے اندر:- زیارت کے بعد دعا سے فارغ ہو کر اسطوانہ

www.abulhasanalinadwi.org

ابی لبابہ کے پاس آکر دو رکعت نفل پڑھ کر دعا مانگنا چاہیئے، بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو اور روضۂ مبارک میں نماز، درود، دعا جس قدر ہو سکے کرنا چاہیئے، اس کے بعد منبر کے پاس آکر دعا و استغفار کرنا اور درود پڑھنا چاہیئے، پھر ستون حنانہ اور باقی ستونوں کے پاس دعا و استغفار کرنا مناسب ہے، یہ سب ستون روضۂ جنت کے اندر واقع ہیں جن کی فضیلت کا ذکر گزر چکا ہے، اور ایام قیام مدینہ کو غنیمت سمجھ کر، اکثر وقت مسجد نبوی میں بہ نیت اعتکاف گزارنا اور موقع غنیمت سمجھتے ہوئے مصلائے نبوی، ستون عائشہؓ ستون ابی لبابہؓ اور ستون سریر وغیرہ کے پاس نفل پڑھنے کو غنیمت سمجھنا چاہیئے، مگر اس کے لیے کوئی ناروا حرکت یا بے ادبی نہ کرنا چاہیئے، ستونوں کے پاس جگہ نہ ملے تو روضہ میں جہاں جگہ ملے وہاں نفل پڑھنا چاہیئے، پنجگانہ نماز جماعت سے مسجد نبوی میں اور تکبیر اولیٰ اور پہلی صف کا اہتمام بہت ضروری ہے، مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب بخاری و مسلم کی روایت کے مطابق ایک ہزار نماز سے زیادہ ہے۔

امام احمدؒ نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز اس کی فوت نہ ہو تو اس کے لیے دوزخ سے براءت لکھی جائے گی اور عذاب و نفاق سے براءت لکھی جائے گی"، اور اگر ممکن ہو تو مسجد نبوی میں مستقل طور سے اعتکاف بھی کیجیے، اور قرآن شریف ختم کیجیے اور صدقہ

www.abulhasanalinadwi.org

وخیرات حسب حیثیت، مساکین ومجاورین وباشندگان مدینہ کا خاص طور سے خیال رکھیئے، ان سے محبت سے پیش آیئے، اگر ان کی طرف سے کوئی زیادتی بھی ہو تو تحمل اور شریفانہ برتاؤ کیجئے، خرید وفروخت میں بھی ان کی امداد کی نیت رکھیئے، تاکہ ثواب ملے۔

www.abulhasanalinadwi.org

دیگر متبرک مقامات و مساجد

محلہ قباء

یہ مدینہ منورہ سے جنوب مغربی سمت تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ایک آبادی ہے، اس میں بڑی شادابی ہے اور مختلف پھلوں اور میوؤں کے باغات ہیں اور یہیں وہ مسجد ہے جو اسلام کی سب سے پہلی مسجد کہلاتی ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھنے کی بڑی فضیلت بتائی ہے، قرآن مجید میں بھی اس مسجد کا تذکرہ ہے فرمایا گیا ہے "لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ"، (ترجمہ) وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے روز سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے، اس بات کی زیادہ مستحق ہے کہ آپ اس میں نماز کے لیے کھڑے ہوں اور قباء کے رہنے والوں کے لیے فرمایا گیا ہے "فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ"، (ترجمہ) اس میں ایسے لوگ ہیں، جو دل سے عزیز رکھتے ہیں کہ پاک رہیں، اور اللہ پاکی رکھنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

سفرِ ہجرت میں حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم کی یہ سفر کی آخری منزل تھی اس کے بعد آپ مدینہ منوّرہ میں داخل ہوئے تھے، اس میں حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے شہر مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے دوشنبہ سے جمعہ تک چار روز قیام فرمایا تھا، جس جگہ آپؐ نے قیام فرمایا تھا، اسی جگہ یہ مسجد تعمیر ہوئی، قباء مدینہ سے باہر تھا، لیکن مدینہ منوّرہ کے بڑھنے سے اس کا تعلّق ایک طرح سے ایسا ہے، جیسا کسی محلّہ کا ہوتا ہے، یہاں خاصی آبادی ہے، عہدِ رسالت میں یہاں کئی قبیلے رہتے تھے، یہودیوں کی آبادی اس میں بھی تھی، اور اس کے قریب حرّہ کے کناروں پر بھی تھی، ان کے بعض محلّات کے کھنڈر ابھی تک موجود ہیں۔

شنبہ کے دن قباء جانا اور اس کی مسجد میں ۲ رکعت نفل ادا کرنا مستحب ہے، حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم شنبہ کے روز یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔

مسجد سے متصل قبلہ رُخ دو مکانوں کے نشانات ہیں ان میں سے ایک حضرت کلثوم بن ہدم کا مکان بتایا جاتا ہے، جس میں حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم قباء تشریف لانے پر مقیم ہوئے تھے، اور دوسرا مکان حضرت سعد بن خیثمہؓ کا بتایا جاتا ہے، جس کو حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے ملاقاتیوں سے ملنے کے لیے اختیار فرمایا تھا، قباء کی مسجد وسیع ہونے پر دونوں مکانات کی جگہیں مسجد کے اندر آگئی ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

بئر اریس

اسی قباء میں مسجد سے متصل مغربی جانب وہ کنواں ہے، جہاں حضورؐ نے چند صحابہ کو جنت کی بشارت دی تھی، اور اسی میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ انگوٹھی گر گئی تھی، جس سے آپ اور آپ کے بعد خلفائے راشدین مہر لگایا کرتے تھے، اس کنویں کا نام بئر اریس ہے، اور اس کو بئر خاتم بھی کہتے ہیں، اس کا پانی کھاری تھا کہتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا لعاب دہن شامل فرمایا جب سے اس کا پانی میٹھا ہے، یہ کنواں بعد میں خشک ہو گیا اور ابھی چند سال قبل وہ ختم بھی ہو گیا اور اس جگہ اب صرف کھلا میدان ہے۔

دیگر مساجد

مسجد جمعہ

یہ مسجد مدینہ منورہ سے قباء جاتے ہوئے راستے کے بائیں طرف وادی رانوناء میں بستان الجزع سے پہلے ملتی ہے، اس جگہ بنو سالم کا قبیلہ آباد تھا، حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا پہلا جمعہ اسی جگہ ادا فرمایا، اس کو مسجد العاتکہ اور مسجد الوادی کے ناموں سے بھی موسوم کیا گیا ہے، ہجرت

www.abulhasanalinadwi.org

کے موقع پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم قباء میں قیام کے بعد مدینہ منورہ تشریف لے جا رہے تھے جب اس جگہ پہونچے تو جمعہ کا وقت آچکا تھا، آپ نے وہیں نماز جمعہ ادا فرمائی یہ آپ کا پہلا باجماعت جمعہ تھا، اسی تعلق سے اس جگہ مسجد تعمیر کی گئی جو قائم ہے۔

مسجد فتح

یہ وہ مسجد ہے، جہاں غزوہ احزاب کے موقع پر جبکہ کفار نے مسلمانانِ مدینہ پر اکٹھا ہو کر نرغہ کیا تھا، اور شہر کو گھیرے میں لے لیا تھا، حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے خندق کھود کر اپنے کو محفوظ بنایا تھا، اور سامنے مقابلہ کے لیے کھڑے ہوئے تھے، حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تین روز دوشنبہ، منگل، بدھ کو مسلسل دعا فرمائی اور وہ دعا قبول ہوئی، قبولیت دعا فتح و نصرت کی یادگار کے طور پر اس جگہ بعد میں مسجد تعمیر ہوئی یہ مسجد جبل سَلَع کے مغربی پہلو میں پہاڑی کے ایک حصہ میں بنی ہوئی ہے۔

مسجد قبلتین

یہ وہ مسجد ہے جہاں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے حسب معمول نماز شروع فرمائی تھی کہ تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا اور اسی وقت آپ نے قبلہ کا رُخ بدل دیا اسی وقت سے یہ مسجد قبلتین

www.abulhasanalinadwi.org

یعنی دو قبلوں والی مسجد کہلائی، اس مسجد میں دونوں سمتوں پر قبلے بنے ہوئے ہیں۔

یہ مسجد وادی العقیق کے قریب حرۃ الوبرہ کے شمال مغربی کنارے پر ایک ٹیلے پر بنی ہوئی ہے، یہ مسجد مدینہ منوّرہ سے تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر مسجد فتح سے مغربی جانب واقع ہے۔

مسجد مصلی یا مسجد غمامہ اور مناخہ

مناخہ کے جنوب مغرب میں ہے، رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم اس جگہ عیدین کی نماز پڑھتے تھے، مناخہ مدینہ منوّرہ میں مسلمانوں کا بازار بنادیا گیا تھا، حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے خود تشریف لاکر اس جگہ کو بازار کے لیے متعین فرمایا تھا، اس سے قبل مسلمانوں کا اپنا کوئی بازار نہ تھا ان کو یہودی بازار میں جانا پڑتا تھا مناخہ اس سے قبل مسافروں کے اونٹوں کے قیام کی جگہ تھی مناخہ کے معنی بھی یہی ہیں۔

مسجد سقیا

باب عنبریہ کے قریب ریلوے اسٹیشن کے اندر ایک قبہ ہے، جس کو قبۃ الرؤس کہتے ہیں، اسی جگہ مسجد تھی، اسٹیشن کی عمارت سے جنوبی سمت ایک کنواں تھا، جس کو "بئر سقیا" کہتے ہیں اسٹیشن کی عمارت اور کنوئیں کے درمیان

www.abulhasanalinadwi.org

مکہ جانے والا راستہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کو تشریف لے جاتے ہوئے، اس جگہ نماز ادا فرمائی تھی اور اہلِ مدینہ کے لیے برکت کی دعا فرمائی تھی۔

مسجد ذباب

جبل احد کے راستہ میں ثنیۃ الوداع سے اتر کر احد کے راستہ کے بائیں جانب "جبل ذباب" ہے، اس پر یہ مسجد ہے، غزوۂ خندق میں اس جگہ خیمۂ نبوی نصب ہوا تھا، اور اس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز بھی پڑھی تھی۔

مسجد الفضیخ یا مسجد الشمس

عوالی کے مشرق میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ یہود بنی نضیر کے محاصرہ کے وقت نماز پڑھی تھی، فضیخ کھجور کی شراب کو کہتے ہیں، جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو بعض صحابہ نے اس حکم کی تعمیل میں بے تأمل وہاں پر مشکیزوں سے شراب گرادی تھی، اس لیے اس کو مسجد فضیخ کہتے ہیں، اس کا نام "مسجد شمس" بھی ہے، اس کی کوئی وجہ تسمیہ مروی نہیں ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

مسجد بنی ظفر یا مسجد البغلہ

بقیع سے مشرق کی جانب "حرہ واقم" کے کنارہ پر واقع ہے قبیلہ بنی ظفر اس جگہ رہتا تھا، ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہاں تشریف لائے اور مسجد بنی ظفر میں ایک پتھر پر بیٹھ کر ایک صحابی کو قرآن پڑھنے کے لیے ارشاد فرمایا، جب قاری اس آیت پر پہونچا۔

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا۔ (النساء۔ ۴۱)

"پھر کیا حال ہوگا (کفار کا) جب ہم بلائیں گے ہر اُمت میں سے ایک گواہ (یعنی ان کا رسول) اور (اے محمدؐ) تجھ کو لائیں گے ان لوگوں پر گواہ!"

تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر گریہ طاری ہوگیا، ریش مبارک ہلنے لگی اور روتے ہوئے فرمایا، "اے رب! جو لوگ میرے سامنے موجود ہیں، ان پر تو میں گواہ ہوں لیکن جن لوگوں کو میں نے نہیں دیکھا ان پر کیسے ہوں گا"

جس پتھر پر آپ تشریف فرما ہوئے تھے، اس کی نسبت شیخ رحمۃ اللہ سندی نے لکھا ہے کہ ہم نے اس کو دیکھا تھا، مگر جب مسجد کی عمارت کی تجدید ہوئی تو معلوم نہیں کیا ہوگیا۔ اس کو مسجد البغلہ بھی کہتے ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

مسجد الاجابہ

بقیع سے شمال کی جانب "بستان سنان" کے پاس ہے، اس جگہ بنو معاویہ بن مالک "ابن عوف" رہتے تھے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز اس جگہ تشریف لائے اور نماز پڑھ کر دیر تک دعا میں مشغول رہے اس کے بعد فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین درخواستیں کیں ایک تو یہ کہ میری اُمّت کو قحط سالی کے عذاب سے بالکلیۃ تباہ نہ فرمائیے، دوسری یہ کہ میری اُمّت کو غرق عام سے ہلاک نہ فرمائیے، یہ دونوں دعا مقبول ہوگئیں تیسری یہ کہ باہم اختلاف اور خانہ جنگی نہ ہو، یہ منظور نہ ہوئی۔

اس مسجد میں جہاں حضرتؐ نے نماز پڑھی وہ محراب مسجد سے داہنی طرف دو ہاتھ ہٹ کر ہے۔

مسجد سجدہ یا مسجد البحیر

بستان بحیری اور بساتین صدقہ کے درمیان ہے، اس جگہ حضورؐ نے دو رکعت نماز پڑھی تھی، اور بہت طویل سجدہ کیا تھا، اس مسجد کا ذکر "لباب" وغیرہ میں ایک چھوٹی مسجد کے عنوان سے ہے، عبدالقدوس انصاری نے آثار المدینہ میں ان دونوں ناموں سے ذکر کیا ہے اور یہ نام انھیں کے تجویز کئے ہوئے ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

مسجد ابیؓ

بقیع سے متصل ہے، اس جگہ حضرت ابیؓ بن کعب رضی اللہ عنہ کا مکان تھا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہاں بار بار تشریف لائے ہیں اور نماز پڑھی ہے۔

مسجد بنی حرام

مسجد فتح کو جاتے ہوئے جبل سلع کی گھاٹی میں داہنی طرف ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ بھی نماز پڑھی ہے، اس کے قریب ایک غار ہے، اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے، اور ایام غزوۂ خندق میں اس غار میں آپؐ رات کو آرام فرما ہوتے تھے، اس غار کی بھی زیارت کرنی چاہیئے، مدینہ سے مسجد الفتح کو جاتے ہوئے داہنے ہاتھ پر ہے۔

مسجد ابوبکر

یہ مسجد مصلّی کے قریب ہے۔

مسجد ابراہیم بن محمد رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم

عوالی میں بنی قریظہ سے شمال کی جانب واقع ہے، یہ سیدنا ابراہیم کی جائے پیدائش ہے اور حضورؐ نے اس جگہ نماز پڑھی ہے۔ (ارشاد الساری ص ۳۴۶)

www.abulhasanalinadwi.org

متبرک کنویں

بئر اریس

اس کا ذکر قباء کے تذکرہ کے ساتھ کیا گیا ہے۔

بئر عرس

موضع "قربان" میں مسجد قبا سے تقریباً چار فرلانگ شمالی شرقی رُخ پر واقع ہے، اس کے پانی سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ہے اور پیا بھی ہے، اور لعاب مبارک اور شہد بھی اس میں ڈالا ہے۔

بئر بضاعہ

شامی دروازہ سے باہر نکل کر پہلے باغ جمل اللیل میں تھا اب ایک پختہ عمارت کے اندر آگیا ہے، مگر اندر جانے کی اجازت مل جاتی ہے، اس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب مبارک ڈالا ہے، اور برکت کی

www.abulhasanalinadwi.org

دعا فرمائی ہے، حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب کوئی بیمار ہوتا تھا تو لوگ اس کو اس کنویں کے پانی سے غسل دیتے تھے، اللہ تعالیٰ شفا عطا فرما دیتے تھے، اس کنویں کا تذکرہ فقہ کی کتابوں میں پانی کی طہارت کے مسئلہ کے بیان میں خاص طور پر آیا ہے۔

بئر بضہ

قباء کے راستہ میں بقیع کے متصل ہے، ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کنویں پر سر مبارک دھویا اور جو پانی بچ رہا اس کو اس کنویں میں ڈال دیا اس جگہ دو کنویں ہیں، صحیح بات یہ ہے کہ بڑا کنواں بئر بضہ ہے۔

بئر حاء

باب مجیدی کے سامنے اصطفا منزل سے متصل ہے، یہ حضرت ابو طلحہ رضؓ کا باغ تھا، رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اکثر اس جگہ جلوہ افروز ہوتے تھے، اور اس کا پانی پیتے تھے، جب آیت شریفہ "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ" نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے دربار رسالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ سب سے محبوب مال مجھے بیئر حاء ہے، لہٰذا یہ خدا کے لیے صدقہ ہے، جہاں آپ چاہیں صرف کریں،

www.abulhasanalinadwi.org

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مشورہ دیا کہ اس کو اپنے اعزہ پر وقف کردو، بعد میں یہ کنواں بہاء الدین مزور کے مکان کے پیچھے ایک مکان کے گوشہ میں آگیا تھا اور آس پاس مکانات بن گئے تھے۔ اب مسجد نبوی کی جدید توسیع کے بعد مسجد نبوی کے شمالی صحن میں آگیا ہے اور اس کے اوپر نام کندہ ہے۔

بئر عہن

عوالی میں مسجد قباء سے مشرق میں مسجد شمس کے قریب ہے، اس سے بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ہے، اب اس کا پانی شور ہے، اس کو بئر الیسیرہ بھی کہتے ہیں۔

بئر رومہ

مدینہ کے شمال مغرب میں وادی عقیق کے کنارے پر مدینہ سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے، یہ کنواں ایک یہودی کا تھا، اس کا پانی بہت شیریں اور صاف تھا، یہودی اس کا پانی فروخت کرتا تھا، مسلمانوں کو پانی کی تکلیف تھی، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اس کے خریدنے کی ترغیب دلائی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیس ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں پر وقف کر دیا۔

یہ سب سات کنویں ہیں جن کا پانی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے استعمال فرمایا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

بقیہ آثار و مقامات

فصیل شہر

۲۶۳ھ میں مدینہ منوّرہ کی حفاظت کے طور پر اس کی ایک شہر فصیل بنائی گئی تھی، جو برابر قائم رکھی گئی، اور آخری بار ۹۴۶ھ میں سلطان عثمانی نے اس کو بنوایا، وہ فصیل ٹوٹی پھوٹی ابھی کچھ عرصہ قبل تک پائی جاتی تھی، اس کے آٹھ دروازے تھے، باب المصری، باب الشامی، باب قبا باب مجیدی، باب الجمعہ باب الحمام، باب جدید، ایک دروازہ باب صغیر بھی تھا، جو کچھ عرصہ ہوا منہدم ہوگیا۔ اب مدینہ منوّرہ کی توسیع کے بعد فصیل تقریباً ختم ہوگئی ہے۔

مشہور سڑکیں اور بازار

مدینہ منوّرہ کی مشہور سڑکیں، شارع عینیہ، اور شارع غربیہ رہی ہیں، اور شہر کے مشہور حصّے سوق القماشہ اور المناخہ رہے ہیں، سوق القماشہ میں کپڑوں اور زیورات کی دکانیں تھیں، المناخہ ایک کھلی ہوئی جگہ ہے، جو گویا مدینہ منوّرہ

www.abulhasanalinadwi.org

کا ایک طرح کا بس اسٹیشن ہے، حجاج اور دوسرے مسافروں کی موٹریں یہیں آکر رکتی اور یہیں سے روانہ ہوتی ہیں، اس کا نام سوق المدینہ بھی ہے اس کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا بازار قرار دیا تھا، آپ نے وہاں تشریف لاکر زمین پر پیمانہ مارا تھا، اور فرمایا تھا کہ تم لوگوں کا بازار ہے ــــ سوق القماشہ کے محلہ کو توڑ کر اب میدان بنا دیا ہے۔

عین الزرقاء و عین الشہداء

شہر میں پانی شہر کے کنوؤں سے اور پانی کے ایک قدیم ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے، جو عین الزرقاء کے نام سے موسوم ہے، یہ نہر حضرت معاویہ کے حکم سے ان ہی کے عہد میں مدینہ منورہ سے دو ڈھائی میل کے فاصلہ سے قباء کے عین ازرق سے نکالی گئی تھی، اس کا پانی بہت زیادہ ٹھنڈا اور شیریں ہوتا ہے، ہوا لگنے پر بہت جلد ٹھنڈا ہو جاتا ہے، صراحی میں بھر کر دو چار گھنٹوں کے لیے کھلی ہوا میں رکھ دیا جائے تو برف کے مانند ٹھنڈا ہو جاتا ہے، ٹھنڈک کے ساتھ غیر معمولی حد تک شیریں بھی ہوتا ہے، یہ نہر ۱۱-۱۲ سو توں سے تیار کی گئی ہے، اس کے علاوہ ایک نہر عین الشہداء تھی، جو خشک ہو چکی ہے، یہ مدینہ منورہ کی دو قدیم اور تاریخی نہریں ہیں، ان کے علاوہ مدینہ منورہ میں ۲۲ چشمے اور ہیں، جن کو یہ حیثیت حاصل نہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

کھجور

مدینہ منورہ میں پھلوں کے درختوں میں سب سے وافر تعداد میں کھجور کا درخت پایا جاتا ہے، یہاں کھجور کی تقریباً سو قسمیں ہوتی ہیں، جزیرہ نمائے عرب میں سب سے بہتر کھجور یہیں کی ہوتی ہے، یہاں اس کی کاشت کا خاص اہتمام ہے حجاج مکہ مکرمہ سے زمزم اور یہاں سے کھجوریں لاتے ہیں، حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی تعریف فرمائی ہے اور اس کے درخت کو افادیت اور عمدگی کے لحاظ سے مومن سے مثال دی ہے، کھجور کی قسموں میں آپ کو عجوہ زیادہ پسند تھی، آپ نے اس کو سحر کے لیے مفید بتایا ہے۔ یہ زیادہ تو جون جولائی میں ملتی ہے، لیکن خشک اور نیم خشک کی ہوئی ہر موسم میں ملتی ہے۔ کھجور کی یہ اعلیٰ قسم ہے۔

اُحد اور سیّدنا حمزہ

جبل اُحد کے پورے علاقہ کو اب اُحد کہا جاتا ہے، یہ مدینہ منورہ سے تقریباً ڈھائی میل کے فاصلہ پر واقع ہے، اُحد کا پہاڑ مشرق سے مغرب تقریباً تین میل کے رقبہ میں پھیلا ہوا ہے، یہ دور سے دیکھنے میں کئی پہاڑوں کا مجموعہ معلوم ہوتا ہے، اس پہاڑ کے لیے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے تعلق کے اور اس کی فضیلت کے الفاظ فرمائے ہیں، فرمایا ہے کہ یہ

www.abulhasanalinadwi.org

پہاڑ ہے جس کو مجھ سے محبت ہے اور مجھے اس سے محبت ہے اور یہ جنت کے دروازہ میں سے ایک دروازہ ہے، اس پہاڑ تک پہونچنے سے قبل ایک چھوٹی سی پہاڑی ملتی ہے، جس پر غزوۂ اُحد کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر اندازوں کو کھڑا کیا تھا تاکہ وہ کفار کی نقل وحرکت دیکھتے رہیں، اس کو جبل الرماۃ کہتے ہیں، اسی پہاڑی کے دامن میں ایک وادی ہے، جس سے کفار کی فوج کا ایک دستہ چھپ کر آگیا تھا، یہ وادی وادیٔ قناۃ کہلاتی ہے، اس کے اور احد پہاڑ کے درمیان احد کا معرکہ پیش آیا تھا، اس میں غزوۂ اُحد میں شہید ہونے والوں کا ایک چھوٹا سا قبرستان ہے، سیدنا حضرت حمزہؓ کی قبر اور بعض دوسرے آثار ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے تھے، اور ان شہداء کرام کو سلام ودعا سے نوازتے تھے، آپ بھی کم از کم ایک آدھ دفعہ ضرور جائیں اور مسنون طریقہ سے سلام عرض کریں اور دعا کریں، شہدائے اُحد اور جبل اُحد کی زیارت جمعرات کے روز فجر کی نماز کے بعد سویرے مستحب ہے تاکہ واپس آکر ظہر کی نماز مسجد نبوی میں مل سکے، حضرت حمزہؓ کے پاس عبداللہ بن جحشؓ اور مصعب بن عمیرؓ ہیں، ان پر بھی سلام عرض کرنا چاہیئے، پھر بقیہ شہداء پر سلام پڑھنا چاہیئے۔ اب یہاں بھی آبادی ہوگئی ہے جس کو سیدنا حمزہ کہتے ہیں۔

جبل سلع مدینہ منورہ کے شمال سرے پر ایک پہاڑی ہے، اس کے

www.abulhasanalinadwi.org

سامنے غزوۂ خندق میں خندق کھودی گئی تھی، اس کے علاوہ سیرت کے متعدد واقعات اس سے وابستہ ہیں، اس پر کچھ آثار بھی پائے جاتے ہیں، اس کے جنوب میں ایک غار ہے، جس کو کہف بنی حرام کہا جاتا ہے، غزوہ احزاب کے موقع پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم شب میں یہاں قیام فرمایا کرتے تھے، جبل سلع سے متصل ایک چھوٹی پہاڑی سُلیع کے نام کی ہے، اس قبیلہ پر بنو اسلم کے مکانات تھے۔

دارابی ایوب انصاری

زقاق الحبشہ میں ایک مسجد کے چبوترے پر بتایا جاتا ہے، یہ جگہ مسجد نبوی کے جنوب مشرقی گوشہ پر ہے، یہی وہ جگہ ہے جہاں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ پہنچ کر قیام فرمایا تھا، آپ مکان کی زمینی منزل میں تشریف رکھتے تھے، اور آپ کے میزبان حضرت ابوایوب انصاری مکان کی دوسری منزل میں رہتے تھے۔

سقیفہ بنی ساعدہ

سقیفہ بنی ساعدہ، باب شامی کے قریب ہے، اور مدینہ کے اہم آثار میں شمار کیا جاتا ہے، اس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافت کے متعلق غور وخوض ہوا تھا، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت طے ہوئی

www.abulhasanalinadwi.org

تھی۔ اس جگہ اب پارک ہے۔

بقیع شریف

اس کا نام بقیع الغرقد بھی ہے، غرقد ایک پودے کو کہتے ہیں جو یہاں بکثرت ہوتا تھا، اس کا سیرت کی کتابوں میں ذکر آتا ہے، یہی مدینہ منورہ کا قبرستان ہے، جو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اب تک اہل مدینہ کا مدفن ہے، اس میں تقریباً ۱۰ ہزار صحابہ کرام مدفون ہیں اور حضرت خدیجہؓ و حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما کے علاوہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری بیویاں مدفون ہیں، ان کے علاوہ حضورؐ کی لخت جگر سیدہ فاطمہ زہراؓ اور دوسری صاحبزادیاں اور آپؐ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم اور چچا حضرت عباسؓ نواسے حضرت حسن بن حضرت علیؓ ان کے علاوہ حضرت عثمان بن عفانؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت سعد بن وقاصؓ و حضرت ابوسعید الخدریؓ، حضرت نافع رضی اللہ عنہ اور حضرت امام مالک رضی اللہ عنہم جمیعاً بھی مدفون ہیں، لمبائی ۵۰۰ فٹ اور چوڑائی ۳۳۳ فٹ ہے۔ اب اس کو وسیع کرکے دور تک پھیلا دیا گیا ہے۔

بقیع کی زیارت مستحب ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کی زیارت کیا کرتے تھے، اور جب وہاں تشریف لے جاتے تھے تو حسب ذیل دعا فرماتے تھے:۔

www.abulhasanalinadwi.org

السلام علیکم دار قوم مؤمنین، انتم السابقون وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون، سلامٌ علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار، اللّٰھم لا تحرمنا اجرھم ولا تفتنا بعدھم واغفر لنا ولھم، اللّٰھم اغفر لاھل البقیع وارحم۔

آپ بھی مدینہ طیبہ کی حاضری کے زمانہ میں وہاں حاضری دیں، اور مسنون طریقہ پر سلام عرض کریں پھر ان کے لیے مغفرت و رحمت کی اور اُن کے ساتھ اپنے لیے بھی دعا کریں۔

چند دیگر مساجد

مذکورہ بالا مسجدوں کے علاوہ حسب ذیل مساجد قابل تذکرہ ہیں:۔

مسجد الشمس یہ قبا سے مشرق کی طرف ہے، مسجد المنارتین وادی عقیق کی راہ میں ہے مسجد سلمان فارسیؓ، مسجد علیؓ، تینوں مسجد الفتح کے پاس ہیں، مسجد بنی حرام، وہاں ایک غار ہے، اس کی بھی زیارت کرنا چاہیئے، مسجد صفیر یا مسجد الفتح، اُحد کی راہ میں حضرت حمزہؓ کے مزار سے پورب میں ہے، مسجد البقیع، حضرت عقیل بن ابی طالب کے مزار سے پچھم جانب واقع ہے۔

بعض دیگر مزارات

مزار مالک بن سنان مدینہ کی مغربی دیوار کے پاس دروازہ کے قریب ہے

www.abulhasanalinadwi.org

مزار محمد بن عبداللہ ابن حسن مثنیٰ، مدینہ کے باہر جبل سلع سے پورب رُخ پر ہے، مزار حضرت اسماعیل بن جعفر صادق بقیع سے کچھ جانب ہے۔

مزارات بقیع کی کچھ تفصیل

مزار حضرت عثمانؓ بقیع کے مشرقی کنارے ہے، مزارات اہلِ بیت کرام حضرت عباسؓ و حضرت فاطمہ بقیع کے مرکزی دروازے سے داخل ہونے کے بعد دائیں طرف ایک کھلی جگہ ایک حلقہ میں ہیں، اور امام حسنؓ، امام زین العابدین، امام محمد باقر، امام جعفر صادق و حضرت فاطمہ زہراؓ صحیح روایت کے مطابق یہیں مدفون ہیں، مزارات ابراہیم بن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس میں سات صحابہ اور مدفون ہیں، مزارات ازواج مطہرات حضرت میمونہ و حضرت خدیجۃ الکبریٰ (رضی اللہ عنہا) کے علاوہ سب ازواج یہیں مدفون ہیں، کیونکہ حضرت میمونہؓ کا مزار سَرِف میں ہے اور حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کا جنت المعلّٰے میں ہے، مزار بنات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تینوں صاحبزادیاں ایک حلقہ میں مرکزی دروازے سے داخل ہونے پر بالکل سامنے ہیں، مزار حضرت عقیل ابن ابی طالب جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بھائی تھے، نافع مولی عبداللہ بن عمر جو اجلّۂ تابعین میں سے تھے، امام مالک جو مشہور صاحب مذہب امام ہیں، انہی سے متصل جگہوں پر حلیمہ سعدیہ ہیں، جنھوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا، فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت علیؓ بقیع

www.abulhasanalinadwi.org

کے اندر مشرقی کنارے کے قریب واقع ہیں۔ ابوسعید خدری مشہور صحابی، حضرت صفیہؓ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں، یہ سب مزارات بقیع میں ہیں، باقی تمام اہل بقیع بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی ہیں، قابل زیارت ہیں۔

مدینہ منورہ کی زیارت کے بعد آپ حج و زیارت دونوں سے فارغ ہو گئے ہیں، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے تعلق رکھنے والے آثار و متبرک مقامات کا تذکرہ بھی آپ نے پڑھ لیا اور شاید آپ ان کی زیارتوں سے بھی فارغ ہو گئے ہوں گے، اس کے بعد آپ کا سفر کا مقصد پورا ہو گیا، اب آپ اپنی واپسی کے پروگرام کے مطابق وطن مراجعت کر سکتے ہیں، زمزم اور کھجور اور دیگر متبرکات آپ ساتھ لانا چاہیں تو وہ بھی حاصل کر لیں، اور وطن واپسی کا نظام بنائیں۔

اگر آپ کے پاس قیام کا مزید وقت ہو اور حجاز کے دیگر مقامات کو دیکھنے کے وسائل بھی آپ کو حاصل ہوں تو آپ درج ذیل قابل ذکر مقامات میں سے جن کو دیکھنا آسان ہو دیکھ سکتے ہیں۔

---

www.abulhasanalinadwi.org

حجاز کے بعض دوسرے اہم مقامات

حجاز کے مشہور اور بڑے شہروں مکہ مکرمہ، مدینہ منوّرہ، طائف، جدہ اور ان کے بعد رابغ اور ینبوع کا بھی تذکرہ گذشتہ صفحات میں ہو چکا ہے، باقی قابل ذکر مقامات میں سے خاص خاص درج ذیل ہیں۔

خیبر

یہ شمالی حجاز کی ایک بستی ہے، مدینہ منوّرہ سے تقریباً ۱۰۸ میل شمال میں ایک بڑے حرے کے درمیان واقع ہے، یہاں کھجوروں کے باغات ہیں۔ عہد اوّل میں ایک مشہور مقام رہ چکا ہے، لیکن اب صرف چند گاؤں کا مجموعہ ہے، اس کی آب و ہوا اچھی نہیں ہے، اسی لیے لوگ یہاں اقامت اختیار کرتے ہوئے گھبراتے ہیں، اس کے علاقہ میں کھجور وغیرہ کی کاشت زیادہ ہوتی ہے، آبادی تقریباً تین ہزار ہے۔ حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے ۷ھ میں اس کو فتح فرمایا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی خیبر کی جنگ میں بڑی بہادری کا ثبوت دیا تھا۔

www.abulhasanalinadwi.org

فدک

خیبر کے شمالی سمت میں یہ ایک شاداب بستی تھی، جہاں باغات بھی تھے، جو حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم کی ذاتی ملکیت میں تھے آپ اس کا غلّہ اپنی ازواج مطہرات میں تقسیم فرما دیتے تھے۔ اب اس کو حائط کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

حنّاکیہ

مدینہ منوّرہ سے تقریباً سو میل مشرق میں یہ ایک مشہور نخلستان ہے، شمالی نجد وعراق کے قافلے مدینہ کے سفر میں اس کو منزل بھی بناتے ہیں

العلا

خیبر ہی کی طرح اور اسی کے خط پر شمالی جانب یہ ایک نخلستانی بستی ہے اس کا جائے وقوع وہی ہے، جو دیار ثمود کا ہے، آبادی تقریباً تین ہزار ہے۔

تبوک

یہ دمشق اور مدینہ منوّرہ کے درمیانی راستہ پر خیبر اور العلاء کے پر واقع ہے، ۹ھ میں حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم یہاں فوج لے کر تشریف لے گئے تھے، اسی غزوہ میں حضرت کعب بن مالکؓ صحابی کے نہ جانے اور پھر توبہ

www.abulhasanalinadwi.org

قبول ہونے کا عظیم الشان تاریخی واقعہ پیش آیا جس کا حدیث شریف میں تفصیل سے ذکر ہے، مدینہ منورہ سے یہاں کا فاصلہ ۲۵۴ میل ہے یہاں تین چشمے ہیں، جن سے یہاں کے باغات سیراب کیے جاتے ہیں۔

الحجر

وادی القریٰ (علاقہ قوم ثمود) میں العلاء سے تقریباً چار میل کے فاصلہ پر یہ مقام ہے، یہاں قوم ثمود کی بستیاں تھیں، قرآن میں فرمایا گیا ہے "ولقد کذب اصحاب الحجر المرسلین"، اس کو مدائن صالح بھی کہتے ہیں۔

تیماء

تبوک سے مشرقی جانب کچھ فاصلہ پر صحرائے نفود کے کنارے پر ایک نخلستانی بستی ہے، عہد رسالت میں یہاں یہودی خاصی تعداد میں آباد تھے انہی کی نسبت سے اس کو تیماء الیہود بھی کہا جاتا رہا ہے، اس بستی میں ایک مشہور یہودی دولت مند سموئل بن عادیاء تھا، اس کا الأبلق الفرد نامی محل تھا، تیماء میں کچھ کھجور وغیرہ کے باغات ہیں، آبادی دو ہزار سے زیادہ ہے، یہ صوبہ نجد میں شمار کیا جاتا ہے، اس کا فاصلہ خیبر سے ۲۴۹ کیلومیٹر ہے۔

مہد ذہب: مدینہ منورہ سے مشرقی جانب ۲۲ میل کے فاصلہ پر ہے،

www.abulhasanalinadwi.org

یہاں سونے کی اور دوسری معدنیات کی کانیں ہیں۔

وادی القریٰ

یہ حجاز میں مدینہ منوّرہ سے شمالی رخ پر واقع منطقہ میں ایک طویل خلا کی صورت میں پھیلی ہوئی ہے، یہ وہ وادی ہے جس کا قرآن مجید میں قوم ثمود کے سلسلہ میں ذکر کیا گیا ہے "وثمود الذین جابوا الصخر بالواد" (اور ثمود جنھوں نے وادی میں پتھر کو قطع کیا) یہ وادی حضرت صالح علیہ السّلام کی قوم کا مسکن رہی ہے، اور یہیں اس پر عذاب آیا، اس کی قابل ذکر بستیاں جو اب اُجاڑ ہیں مدائن صالح اور حجر کہی جاتی ہیں۔ اس کے قریب کے پہاڑوں سے قوم ثمود کاٹ کاٹ کر مکانات اور عمارتیں بناتی تھی، یہیں ایک اثالث نامی پہاڑ ہے جو کئی حصّوں میں کٹا ہوا ہے، اس کے علاوہ وادی القریٰ میں عجیب عجیب شکلوں اور رنگ برنگ کے پہاڑ ملتے ہیں، جن کے متعلق دیکھنے والے کہتے ہیں کہ دنیا میں کسی اور جگہ ایسے متنوع پہاڑ نہیں نظر آتے، یہ وادی شام اور مدینہ منوّرہ آنے والے قافلوں کی گزرگاہ رہی ہے، اس گزرگاہ پر شمالی حجاز کے موجودہ قابل ذکر شہروں میں العلاء، تبوک اور مدائن صالح پڑتے ہیں، چونکہ یہ علاقہ پہاڑوں پہاڑیوں سے بھرا ہوا ہے، اسی لیے لوگوں کا خیال ہے کہ یہاں کے بسنے والے ثمودی لوگوں پر جو عذاب آیا تھا، وہ بھی اس علاقہ کے مزاج سے مطابقت رکھتا تھا، یعنی زلزلہ اور آتش فشانی قسم کا۔

www.abulhasanalinadwi.org

وادی الصفراء

حجاز کی وادیوں میں ایک وادی الصفراء ہے، یہ حجاج کے راستے میں پڑتی ہے، حضور صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس میں کئی مرتبہ چلے ہیں، یہ بدر سے تقریباً ایک منزل کے فاصلے پر ہے، اس میں کھجور کے باغات اور دوسری کھیتیاں ہیں، اس وادی میں مقام ربذہ ہے۔

ربذہ

وادی الصفراء میں واقع مقام ربذہ وہ جگہ ہے، جہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دوران خلافت میں انہی کے مشورے سے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ چھوڑ کر گوشہ گیری اختیار کر لی تھی، پھر یہیں ان کی وفات ہوئی، حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا اشارہ پہلے سے دے دیا تھا، یہ مقام حجاج کے راستہ میں پڑتا ہے۔

شمالی حجاز کا ساحل

حجاز کا شمالی حصہ عام طور پر پہاڑوں پہاڑیوں سے بھرا ہوا، اور ان کے مغربی پہلو میں ایک مختصر سا ساحل ہے، یہاں کے زیادہ تر مقامات ساحلی ہیں جن میں قابل ذکر حسب ذیل مقامات یا بندرگاہیں ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

موبلیح، مقنا، حفل، ضبا، الوجہ، اُم لج۔

مدین

مدین حجاز کے شمالی ساحلی خطے کو کہا جاتا ہے، یہی وہ جگہ ہے، جہاں قوم مدین آباد تھی، ان میں حضرت شعیب علیہ السّلام مبعوث ہوئے تھے، اور ان کی نافرمانی پر قوم مدین کو اللہ تعالیٰ نے عذاب میں مبتلاء کیا مدین کی قدیم سرحدیں قدیم شامی سرحدوں سے ملی ہوئی ہیں، دوسری طرف اس کے قریب اور بالمقابل جزیرہ نمائے سینا کا جنوب مشرقی ساحل واقع ہے، اور ان دونوں کے درمیان سمندر کی ایک پتلی پٹی ہے، جو خلیج عقبہ کہلاتی ہے، اس خلیج کے کنارے عقبہ ہے جس کو قدیم زمانہ میں ایلہ کہتے تھے، جس میں بنی اسرائیل کے اصحاب السبت کا واقعہ پیش آیا تھا، یعنی انھوں نے سنیچر کے روز باوجود منع کیے جانے کے مچھلیوں کا شکار کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب بھیج کر ان کی صورتیں مسخ کر دی تھیں۔

مواقیت حج

(۱ و ۲ و ۳) یلملم، پہاڑ، سعدیہ نامی بستی نیز ذوالحلیفہ اور الجحفہ کو شامل کر کے جن کا ذکر تذکرہ گذشتہ صفحات میں گزر چکا ہے، تمام حجاج کے لیے

www.abulhasanalinadwi.org

کل پانچ مواقیت حج ہیں، جن میں یلملم یمنی و ہندوستانی حجاج کے لیے اور ذوالحلیفہ اہل مدینہ کے لیے اور الجحفہ اہل مصر کی میقاتیں بنائی گئی ہیں۔

۴- قرن المنازل

یہ ایک پہاڑی ہے، اور مکہ مکرمہ سے تیس میل کے فاصلہ پر مشرقی جانب نجد جانے والے راستے پر واقع ہے، اور اہل نجد کی میقاتِ حج ہے۔

۵- ذات عرق

یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۴۰ میل کے فاصلہ پر عراق جانے والے راستے پر واقع ہے، اور اہلِ عراق کی میقات ہے۔

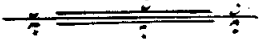

www.abulhasanalinadwi.org

ماخذ کتاب

۱۔	الحج المبرور	مولانا سعید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی مظاہر العلوم سہارنپور
۲۔	رہبر حجاج	مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی، شیخ الحدیث مؤ اعظم گڈھ
۳۔	زیارۃ الحرمین	مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ
۴۔	کتاب الحج	جناب عبد المجید خاں صاحب فیروز سنس لاہور
۵۔	اطلاعات حج	مرتبہ یو۔پی اسٹیٹ حج کمیٹی لکھنؤ
۶۔	تحفۃ الحجاج	مرتبہ انفارمیشن سروس انڈیا
۷۔	آثار المدینۃ المنوّرہ	شیخ عبد القدوس الانصاری
۸۔	ارشاد الساری	ملّا علی قاری
۹۔	دلیل الحجاج المصور	الشیخ احمد محمد جمال
۱۰۔	مصنف کے ذاتی مشاہدات و شخصی معلومات	

نوٹ:۔ جزیرہ نمائے عرب کے متعلق زیادہ اور تفصیلی معلومات مطلوب ہوں تو دیکھئے مصنف کی کتاب "جزیرۃ العرب" شائع کردہ مجلس تحقیقات ونشریات اسلام پوسٹ بکس ۱۹ لکھنؤ۔

www.abulhasanalinadwi.org

www.abulhasanalinadwi.org

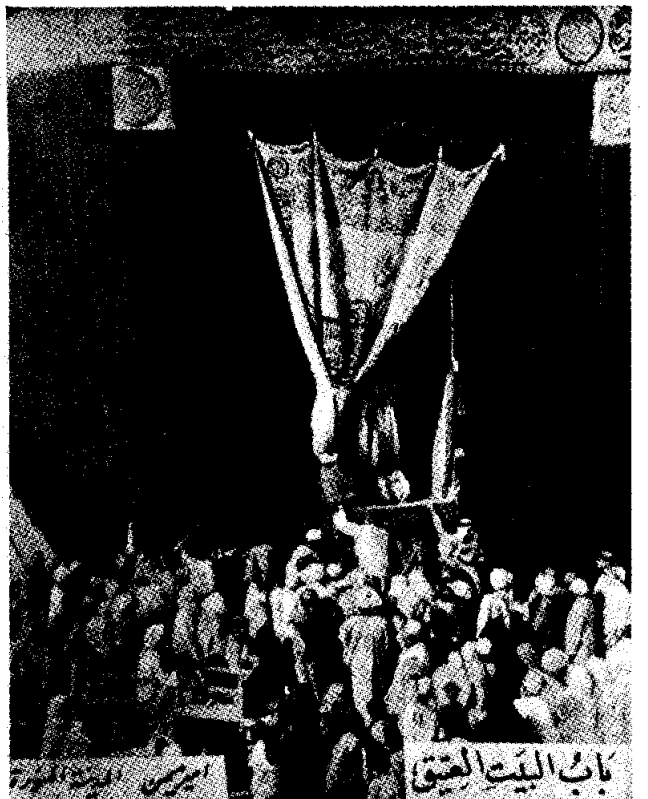

www.abulhasanalinadwi.org